اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

مرتب: عامر سہیل

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

مرتب: عامر سہیل

عرض مرتّب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ الْكَرِيْمُ

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (آمین)

اس دنیا میں اللہ سے مانگنے والی اصل چیز ہدایت ہے۔ میرا رب مجھ سے کسطرح راضی ہوگا؟ کن کاموں سے وہ ناراض ہوجاتا ہے؟ میں دنیا کی زندگی کیسے بسر کروں۔ آخرت میں کامیابی کیسے حاصل ہوگی۔ سیدھا راستہ کونسا ہے؟ مجھے راہنمائی چاہیئے۔ ان سوالوں کا جواب قرآن دیتا ہے کہ یقیناً اللہ کی راہنمائی ہی حقیقی راہنمائی ہے اور بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔

قرآن کی زبان عربی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ کی زبان عربی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے ہیں اور اسکو سکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا "قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا" پھر ہمیں یہ دعا بھی سکھا دی "اے اللہ ہم پر اس قرآن کے ذریعے رحم فرما اور اِسے ہمارے حق میں دلیل بنا"۔

قرآن اور آپ ﷺ کے فرامین کو سمجھنے کے لیئے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی زبان کا ترجمہ اُس زبان کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر ہے کہ اُس نے اِس بندے کو اپنے کلام، اپنے محبوب ﷺ کی زبان سیکھنے کی توفیق دی۔ اتنی بڑی نعمت کا شکر کیسے ادا کروں؟ یہی بات سمجھ میں آئی کہ جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا اسے آگے پہنچانا شروع کر دوں۔ جس کلام نے میری زندگی بدل کے رکھ دی، ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دوسروں کی زندگیاں تبدیل نہ کرے۔ اللہ نے ہی ہمت دی، قرآن فہمی کے لیئے عربی گرامر پڑھانا شروع کر دی۔ اللہ نے برکت عطا فرمائی اور بہت سارے ساتھی عطا کر دیے جو اس کام میں شریک ہیں۔

اپنے تمام اساتذہ کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جو کچھ ان سے حاصل کیا اسی کو آگے بیان کر دیا۔ اساتذہ کرام کی فہرست طویل ہے جس سے ایک قاعدہ بھی سیکھا اس کو اِس فہرست میں شامل کرتا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب میرے پہلے استاد ہیں۔ ان ہی کے ذریعے میں قرآن سے جڑا۔ میرے دل میں انکا کیا مقام ہے؟ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

میں نے جہاں سے جو کچھ حاصل کیا ان نوٹس میں اکٹھا کر دیا یہاں تک کہ اکثر جگہ کسی قاعدے کے طریقے کے علاوہ الفاظ بھی اپنے اساتذہ کرام کے ہی استعمال کیئے۔ بہاؤالدین صدیقی صاحب اور انکے سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان نوٹس کی کمپوزنگ میں خصوصی کردار ادا کیا۔

اپنی اس کاوش کو ان تمام افراد کے نام کرتا ہوں جنہوں نے قرآن فہمی کے لیئے عربی سکھانے کی کوشش کی یا اس کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ اللہ تعالی ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

عامر سہیل

۱۲ جون ۲۰۰۸

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

عربی زبان جو قرآن مجید کی زبان ہے انتہائی آسان ہے۔ بالخصوص اردو بولنے اور سمجھنے والوں کے لئے تو یہ زبان اور بھی زیادہ آسان ہے کیونکہ اردو زبان میں بولے جانے والے 80 فیصد الفاظ عربی ہی کے ہیں۔ صرف ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہوتے ہوئے ان میں کچھ تغیر واقع ہوگیا ہے۔ لہٰذا اگر ہم صرف اس تبدیلی کو سمجھ لیں تو نصف سے زائد عربی زبان کے بارے میں آگاہی حاصل ہوجاتی ہے۔

عربی زبان مین بنیادی حیثیت حروف الھجاء کو حاصل ہے۔ جنہیں ہم اردو میں حروف تہجی اور انگریزی میں Alphabet کے نام سے جانتے ہیں۔

حروف الھجاء درج ذیل ہیں۔

ا ب ت ث ج ح خ

د ذ ر ز س ش ص

ض ط ظ ع غ ف ق

ک ل م ن و ہ ی

عربی زبان میں دوسری اہم چیز حرکات ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

☆ ......َ زبر جسے عربی میں فتحہ کہتے ہیں۔

☆ ......ِ زیر جسے عربی میں کسرہ کہتے ہیں۔

☆ ......ُ پیش جسے عربی میں ضمہ کہتے ہیں۔

جس حرف پر زبر ہو اس حرف کو مفتوح کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر زیر ہو اس حرف کو مکسور کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر پیش ہو اس حرف کو مضموم کہا جاتا ہے۔

دوہری (ڈبل) حرکت کو تنوین کہتے ہیں مثلاً

......ً ......ٍ ......ٌ

حرکات کے علاوہ ایک اور اہم علامت سکون کی علامت ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

......ْ یا ......ۡ

عربی حروف الھجاء کی تعداد 28 یا 29 ہے۔ اس فرق کی وجہ الف اور ھمزہ ہے۔ جو لوگ الف اور ھمزہ کو ایک ہی حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک ان حروف کی تعداد 28 ہے اور جو ان دونوں حروف کو علیحدہ علیحدہ حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک حروف الھجاء 29 ہو

جاتے ہیں۔

الف اور ھمزہ کا فرق:

جب الف پر تینوں حرکات (زبر۔زیر۔پیش) میں سے کوئی حرکت آجائے یا علامتِ سکون آجائے تو وہ ھمزہ کہلاتا ہے۔

ا = الف

أ إ = ھمزہ

حروف اور حرکات کے ملنے سے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔ جو بے معنی بھی ہو سکتے ہیں اور با معنی بھی۔

ہر با معنی لفظ کَلِمَۃ کہلاتا ہے۔ مثلاً

ق ل م ...... قلم

ا ن س ا ن ...... اِنسَان

ک ت ا ب ...... کِتَاب

جب بھی کسی زبان کے قواعد مرتب کئے جاتے ہیں تو اس زبان میں استعمال ہونے والے تمام با معنی الفاظ کی گروپنگ کر لی جاتی ہے۔ انگریزی میں یہ گروپنگ آٹھ کی تعداد میں ہے جسے آپ (Parts of Speech) کے نام سے جانتے ہیں۔ جبکہ اردو اور عربی میں یہ تقسیم تین کی تعداد میں ہے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم

۲۔ فعل

۳۔ حرف

۱۔ **اِسم:** کسی شخص، چیز، جگہ، صفت یا کام کا نام اسم کہلاتا ہے۔

کام کے نام سے مراد ''مصدر'' ہے۔ مثلاً مارنا۔ جانا۔ پینا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ **فعل:** وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا واقع ہونا زمانے کی قید کے ساتھ پایا جائے۔ مثلاً مَارا ایک فعل ہے جس میں مارنے کا کام زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے جبکہ مارنا ایک اسم ہے جس میں کام کا مفہوم تو موجود ہے لیکن زمانے کی قید نہیں ہے۔

۳۔ **حرف:** وہ کلمہ ہے جس کے معنی ہوتے تو ہیں لیکن جب تک یہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ استعمال نہ ہو اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا جیسے اردو میں ''پر'' ایک با معنی لفظ ہے لیکن 100 مرتبہ بھی ''پر پر پر'' کی رٹ لگائی جائے تو کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آتا جبکہ ایک ہی مرتبہ ''کرسی پر'' کہنے سے مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔

﴿اِسم﴾

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کسی اسم کے بارے میں چار باتوں کا علم ضروری ہے۔اس کے بغیر نہ وہ اسم سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ اس کو جملے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اسم کے بارے میں وہ چار باتیں درج ذیل ہیں۔

۱) اسم کا ''معرفہ'' یا ''نکرہ'' ہونا (وسعت۔ Capacity)

۲) اسم کا ''مذکر'' یا ''مؤنث'' ہونا (جنس۔ Gender)

۳) اسم کا ''واحد''، ''مثنیٰ'' یا ''جمع'' ہونا (عدد۔ Number)

۴) اسم کا ''اِعراب'' یعنی جملے یا ترکیب میں اس کا مقام یا Status)

مندرجہ بالا چار باتوں میں سے پہلی تین سے چونکہ ہم لوگ کسی قدر مانوس ہیں جبکہ چوتھی بالکل نئی ہے۔لہٰذا ہم سب سے پہلے اس کو بیان کرتے ہیں۔

﴿اِعْرَاب﴾

اعراب عربی زبان کا سب سے اہم وصف ہے۔

اعراب کا لفظی معنی ہیں ''کسی (چیز) کو عربی بنانا''

اعراب کے معنی زبر، زیر اور پیش نہیں ہیں بلکہ زبر، زیر اور پیش کو تو حرکات کہتے ہیں جن کے ذریعے کسی آواز کو کسی سمت میں حرکت دی جاتی ہے یہی کام انگریزی میں ''واولز'' (a, e, i, o, u) کرتے ہیں۔

چونکہ اردو میں ان حرکات ہی کو عام طور پر اعراب کہہ دیتے ہیں لہٰذا یہ بات عربی زبان سیکھنے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ اور پیچیدگی کا باعث بن جاتی ہے۔لہٰذا اس بات کو ابتدا ہی سے پلّے باندھ لیں کہ حرکات اور شے ہے اور اعراب بالکل دوسری چیز۔

☆ اگر زبر، زیر، پیش حرکات ہیں تو اعراب کیا ہے؟

اعراب کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے درج ذیل جملوں پر غور کریں۔

- حامد نے محمود کو مارا
- محمود نے حامد کو مارا
- محمود نے حامد کے بھائی کو مارا

ان تینوں جملوں میں ''مارنے'' کا کام ہوا ہے۔پہلے جملے میں کام کرنے والا یعنی ''فاعل'' حامد ہے جبکہ محمود ''مفعول'' ہے دوسرے جملے میں حامد کا مقام یعنی Status تبدیل ہوگیا ہے اور وہ ''مفعول'' کی حیثیت سے استعمال ہوا ہے۔جبکہ تیسرے جملے میں

حامد نہ تو ''فاعل'' ہے اور نہ ہی ''مفعول'' بلکہ اس کا ذکر ضمناً آیا ہے۔ ان تینوں جملوں میں حامد کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی لیکن حامد کا status یعنی اس کی حالت تبدیل ہوئی ہے۔

اسی طرح (لڑکا آیا) اور (میں نے لڑکے کو پڑھایا)

مندرجہ بالا جملوں میں اسم ''لڑکا'' اور ''لڑکے'' کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی لیکن status اور شکل میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ ''معنی میں تبدیلی کے بغیر کسی اسم کی شکل یا حالت کے تبدیل ہونے کو اعراب کہتے ہیں۔''

اسم کی اعراب کے لحاظ سے تین حالتیں ہوتی ہیں

۱۔ حالت رفع ۲۔ حالت نصب ۳۔ حالت جر

اسم کسی ترکیب میں مندرجہ بالا تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہی پایا جائے گا چوتھی حالت کوئی نہ ہوگی۔ اسم کی نارمل حالت، حالت رفع ہوتی ہے پھر کسی وجہ سے وہ حالت نصب یا حالت جر میں جاتا ہے۔ اسم کے حالت نصب یا حالت جر میں جانے کی کئی وجوھات ہوسکتی ہیں جو ہمیں آئندہ اسباق میں معلوم ہونگی۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے اکثر اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں تین شکلیں اختیار کرتے ہیں کچھ دو شکلیں اختیار کرتے ہیں جبکہ چند اسماء ایسے ہیں جن کی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل رہتی ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ تقریباً ۸۵ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں شکل تبدیل کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
زَیْدٌ	زَیْدًا	زَیْدٍ
کِتَابٌ	کِتَابًا	کِتَابٍ
قَلَمٌ	قَلَمًا	قَلَمٍ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ

ان اسماء کو معرب منصرف یا صرف منصرف اسماء کہا جاتا ہے

منصرف اسماء کی علامت ''تنوین'' ہے اور یہ اسماء جب حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں تو ان پر دو زبر کے ساتھ ایک الف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس قاعدے کی دو استثناء ہیں۔

۱) جو اسماء گول تا یعنی ''ۃ'' پر ختم ہوتے ہیں حالت نصب میں ان پر دو زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
جَنَّةٌ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
اٰيَةٌ	اٰيَةً	اٰيَةٍ
شَہْوَةٌ	شَہْوَةً	شَہْوَةٍ

۲) جو اسماء ھمزہ پر ختم ہوں اور ھمزہ سے پہلے الف آجائے تو ان اسماء پر بھی حالت نصب میں زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
سَمَاءٌ	سَمَاءً	سَمَاءٍ
مَاءٌ	مَاءً	مَاءٍ
جَزَاءٌ	جَزَاءً	جَزَاءٍ

۲) تقریباً ۳ افیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں دو شکلیں اختیار کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
اِبْرَاهِيمُ	اِبْرَاهِيمَ	اِبْرَاهِيمَ
زَيْنَبُ	زَيْنَبَ	زَيْنَبَ
اُسَامَةُ	اُسَامَةَ	اُسَامَةَ
عُثْمَانُ	عُثْمَانَ	عُثْمَانَ
اَكْبَرُ	اَكْبَرَ	اَكْبَرَ

یہ اسماء غیر منصرف اسماء کہلاتے ہیں ان پر تنوین نہیں آتی اور انکی حالت نصب اور حالت جر کی شکل ایک ہی ہوتی ہے غیر منصرف اسماء حالت جر میں ''زیر'' قبول نہیں کرتے لیکن دو صورتیں ایسی ہیں جن میں یہ حالت جر میں ''زیر'' قبول کر لیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں کے بارے میں آپ آگے پڑھیں گے فی الحال غیر منصرف اسماء پر ہم حالت جر میں ''زیر'' استعمال نہیں کریں گے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کون کون سے اسماء غیر منصرف ہیں؟

یہ عربی قواعد کا ایک مشکل اور پیچیدہ موضوع ہے لہذا آسانی کے لئے ہم یہاں اسماء کے چند گروپس دے رہے ہیں جو غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ انبیاء علیہم السلام کے اکثر نام مثلاً

اِبْرَاهِيمُ۔ اِسْمَاعِيلُ۔ دَاوُدُ۔ يُوْنُسُ۔ يُوْسُفُ۔ اَيُّوْبُ وغیرہ

لُوْطٌ۔ نُوْحٌ۔ هُوْدٌ۔ شُعَيْبٌ اور مُحَمَّدٌ استثناء ہیں۔

۲۔ عربی مونث اسمائے اعلام مثلاً

عَائِشَةُ۔ فَاطِمَةُ۔ حَفْصَةُ۔ زَيْنَبُ۔ خَدِيْجَةُ وغیرہ

۳۔ مردوں کے نام جو گول تا پر ختم ہوں مثلاً

اُسَامَةُ۔ طَلْحَةُ۔ حُذَيْفَةُ۔ مُعَاوِيَةُ۔ حَمْزَةُ وغیرہ

۴۔ مردوں کے نام جو "ان" پر ختم ہوں مثلاً

عُثْمَانُ ۔ عَدْنَانُ ۔ سَلْمَانُ وغیرہ

۵۔ فرشتوں کے نام مثلاً

جِبْرِیْلُ۔ مِیْکٰلُ۔ هَارُوْتُ۔ مَارُوْتُ وغیرہ

۶۔ شہروں اور ملکوں کے اکثر نام مثلاً

مَكَّةُ۔ پَاكِسْتَانُ۔ مِصْرُ۔ بَابِلُ۔ عِرَاقُ وغیرہ

۷۔ عربی زبان میں کچھ "وزن" یعنی "shapes" ایسی ہیں جن پر آنے والے اسماء بھی غیر منصرف ہوتے ہیں مثلاً

اَفْعَلُ جیسے اَكْبَرُ۔ اَصْغَرُ۔ اَكْرَمُ۔ اَرْحَمُ ۔ اَنْوَرُ وغیرہ

فَعْلَاءُ جیسے خَضْرَاءُ ۔ صَفْرَاءُ ۔ زَرْقَاءُ ۔ حَمْرَاءُ ۔ بَكْمَاءُ وغیرہ

فُعَلَاءُ جیسے غُرَبَاءُ ۔ اُمَرَاءُ ۔ شُهَدَاءُ ۔ عُلَمَاءُ ۔ فُقَرَاءُ وغیرہ

۸۔ دیگر اسماء جن کے بارے میں مطالعے میں اضافہ کے ساتھ معلوم ہو جائے گا مثلاً

فِرْعَوْنُ ۔ هَامٰنُ ۔ قَارُوْنُ ۔ اِبْلِيْسُ ۔ جَهَنَّمُ وغیرہ

۳) باقی رہنے والے ۲ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے رہتے ہیں اپنی شکل بدلتے نہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
هٰذَا	هٰذَا	هٰذَا
ذٰلِكَ	ذٰلِكَ	ذٰلِكَ
اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ

یہ اسماء مبنی اسماء کہلاتے ہیں ان کی کوئی علامت نہیں ہے مبنی اسماء کے بارے میں ہم بتادیا کریں گے کہ فلاں اسم مبنی ہے۔

درج ذیل اسماء کی تینوں اعرابی حالتیں تحریر کریں۔

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
رَسُوْل (منصرف)	رَسُوْلٌ	رَسُوْلًا	رسولٍ
حَامِد (منصرف)	حامدٌ	حامدًا	حامدٍ
شَهْوَة (منصرف)	شهوةٌ	شهوةً	شهوةٍ
يُوْنُس (غیر منصرف)	يونسُ	يونسَ	يونسَ
مُسْلِم (منصرف)	مسلمٌ	مسلمًا	مسلمٍ
مَرْيَم (غیر منصرف)	مريمُ	مريمَ	مريمَ

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
أَسْوَد (غیر منصرف)	أَسْوَدُ	أَسْوَدَ	أَسْوَدَ
حُسْنٰی (مبنی)	حُسْنٰی	حُسْنٰی	حُسْنٰی
أُولٰئِکَ (مبنی)	اولٰئِکَ	اولٰئِکَ	اولٰئِکَ
سَوَاء (منصرف)	سَوَاءٌ	سَوَاءً	سَوَاءٍ
اٰخِر (منصرف)	اٰخِرٌ	اٰخِرًا	اٰخِرٍ
صَادِق (منصرف)	صَادِقٌ	صَادِقًا	صَادِقٍ
هٰؤُلَاءِ (مبنی)	هٰؤُلَاءِ	هٰؤُلَاءِ	هٰؤُلَاءِ
سُلَیْمَان (غیر منصرف)	سُلَیْمَانُ	سُلَیْمَانَ	سُلَیْمَانَ
شُعَیْب (منصرف)	شُعَیْبٌ	شُعَیْبًا	شُعَیْبٍ
مُطْمَئِنَّة (منصرف)	مُطْمَئِنَّةٌ	مُطْمَئِنَّةً	مُطْمَئِنَّةٍ
شَیْء (منصرف)	شَیْءٌ	شَیْئًا	شَیْءٍ
سُوْء (منصرف)	سُوْءٌ	سُوْءًا	سُوْءٍ
أَخ (منصرف)	أَخٌ	أَخًا	أَخٍ
نِدَاء (منصرف)	نِدَاءٌ	نِدَاءً	نِدَاءٍ

﴿جنس﴾

اردو اور انگریزی کی طرح عربی زبان میں بھی جنس دو ہی ہیں۔

۱)۔ مذکر

۲)۔ مؤنث

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم مذکر سمجھا جائے گا جب تک اس کا مؤنث ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

مؤنث کی اقسام:

۱)۔ مؤنث حقیقی:۔ وہ مؤنث جس کے مقابل فی الواقع کوئی مذکر موجود ہو مثلاً اُم" (ماں)، بِنت" (لڑکی)، اُخت" (بہن) وغیرہ

۲)۔ مؤنث لفظی:۔ وہ مؤنث جسے مؤنث کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو مثلاً مِرْوَحَة" (پنکھا)، شَمْس" (سورج)، ذِکْرٰی (نصیحت)، صَحْرَاءُ (صحرا) وغیرہ

مؤنث لفظی کی اقسام:

۱)۔ مؤنث قیاسی/علامتی: وہ مؤنث لفظی جس میں مؤنث کی علامت پائی جائے مثلاً غُرْفَة" (کمرہ)، صَفْرَاءُ (زرد رنگ)، بَکْمَاءُ (گونگی)، کُبْرٰی (سب سے بڑی)

علامات مؤنث: ۱)۔ ة (تائے مربوطہ)

۲)۔ ...اء (الف ممدودہ)

۳)۔ ...ی (الف مقصورہ)

۲)۔ مؤنث سماعی: وہ مؤنث لفظی جسے اہلِ زبان مؤنث بولتے ہوں۔ مثلاً سَمَاء" (آسمان)، اَرْض" (زمین)، شَمْس" (سورج)، یَد" (ہاتھ)

مؤنث سماعی کے چند گروپ

۱۔ ہواؤں کے نام رِیْح"، صَرصَر"، بَاد"

۲۔ شراب کے نام خَمر"، شَرَاب"

۳۔ آگ کے نام نَار"، جَهَنَّم، جَحِیْم"

۴۔ جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں یَد"، رِجْل"، اُذُن"

نوٹ: استثناء کے لئے ذہن ہر وقت تیار رکھیں۔

عربی زبان میں صفات کا گروپ آپ کو مذکر/مؤنث کے فرق کے ساتھ ملے گا مثلاً اچھا اور اچھی، برا اور بری، اندھا اور اندھی، سب

سے بڑا اور سب سے بڑی۔

پہلی قسم کی صفات میں مؤنث بنانے کیلیے مذکر اسم کے آخری حرف کو زبر دیکر گول تا یعنی "ۃ" کا اضافہ کر دیں مثلاً

صَالِحٌ	سے	صَالِحَةٌ
حَسَنٌ	سے	حَسَنَةٌ
مُسْلِمٌ	سے	مُسْلِمَةٌ

مشق

مندرجہ ذیل اسماء میں سے مؤنث اسماء کی نشاندہی کریں۔

الفاظ	معنی	مذکر یا مؤنث
مَسْجِدٌ	مسجد	♂
بَيْتٌ	گھر	♂
دَارٌ	گھر	♀
جِدَارٌ	دیوار	♂
سَاعَةٌ	گھڑی	♀
عَابِدَةٌ	عبادت کرنی والی	♀
خَضْرَاءُ	سبز	♀
حُسْنٰى	سب سے اچھی	♀
زَرْقَاءُ	نیلی	♀
ذِكْرٰى	نصیحت	♀

﴿عدد﴾

اردو اور انگریزی میں عدد صرف دو ہیں۔ایک کے لئے "واحد" اور دو یا دو سے زیادہ کے لئے "جمع" جبکہ عربی میں عدد تین ہیں۔ایک کے لئے "واحد" دو کے لئے "مثنیٰ" دو سے زیادہ کے لئے "جمع"

ا) واحد:

عربی زبان میں بھی اردو اور انگریزی کی طرح ایک کے لیئے واحد عدد استعمال کیا جاتا ہے مثلاً قَلَمٌ "(ایک قلم) كِتَابٌ "(ایک کتاب)

۲) مُثَنّٰی:

عربی زبان میں دو کیلئے علیحدہ سے ایک لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جسے مثنیٰ کہتے ہیں۔ مثنیٰ بنانے کے عمل کو تثنیہ کہا جاتا ہے۔

مثنیٰ بنانے کا طریقہ:

مثنیٰ بنانے کا طریقہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی ہے لیکن اعراب کے لحاظ سے مختلف ہے۔

حالتِ رفع میں: حالت رفع میں مثنیٰ بنانے کے لیئے متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i)۔ زبر دے کر اس پر

(ii)۔ الف اور زیر والی نون یعنی "انِ" کا اضافہ کردیں۔

جس سے اسم کے آخر میں "آنِ" کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

"کِتَاب" ے کِتَابَانِ

"قَلَم" ے قَلَمَانِ

"وَلَد" ے وَلَدَانِ

"رَجُل" ے رَجُلَانِ

"بَاب" ے بَابَانِ

اِسی طرح

"بِنْت" ے بِنْتَانِ

"اِمْرَءَ ة" ے اِمْرَءَ تَانِ

"حَبَّة" ے حَبَّتَانِ

"خُطْبَة" ے خُطْبَتَانِ

"كَلِمَة" ے كَلِمَتَانِ

حالتِ نصب اور جرّ میں:

حالتِ نصب اور حالتِ جر میں مثنیٰ بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے، متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i) زبر دے کر اس پر

(ii) ساکن "ی" اور زیر والی نون "ن" یعنی "یْنِ" کا اضافہ کردیں۔

جس سے اسم کے آخر میں "اَیْنِ" کی آواز آتی ہے۔

(حالتِ نصب)	كِتَابًا	سے	كِتَابَيْنِ
(حالتِ جر)	كِتَابٍ	سے	كِتَابَيْنِ
(حالتِ نصب)	قَلَمًا	سے	قَلَمَيْنِ
(حالتِ جر)	قَلَمٍ	سے	قَلَمَيْنِ
(حالتِ نصب)	وَلَدًا	سے	وَلَدَيْنِ
(حالتِ جر)	وَلَدٍ	سے	وَلَدَيْنِ
(حالتِ نصب)	رَجُلًا	سے	رَجُلَيْنِ
(حالتِ جر)	رَجُلٍ	سے	رَجُلَيْنِ
(حالتِ نصب)	عَيْنًا	سے	عَيْنَيْنِ
(حالتِ جر)	عَيْنٍ	سے	عَيْنَيْنِ
(حالتِ نصب)	اِمْرَءَةً	سے	اِمْرَءَتَيْنِ
(حالتِ جر)	اِمْرَءَةٍ	سے	اِمْرَءَتَيْنِ
(حالتِ نصب)	شَفَةً	سے	شَفَتَيْنِ
(حالتِ جر)	شَفَةٍ	سے	شَفَتَيْنِ
(حالتِ نصب)	جَنَّةً	سے	جَنَّتَيْنِ
(حالتِ جر)	جَنَّةٍ	سے	جَنَّتَيْنِ

جمع:

عربی زبان میں جمع دو قسم کی ہے۔

(i)۔ جمع سالم (جمع کی وہ قسم جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح وسالم موجود رہتا ہے۔ مثلاً مُسْلِمٌ" سے مُسْلِمُوْنَ

(ii)۔ جمع مکسر (جمع کی وہ قسم جس میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح وسالم نہیں رہتا بلکہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً کِتَاب" سے کُتُب"

جمع سالم بنانے کا طریقہ:

جمع سالم بنانے کا طریقہ مذکر اور مؤنث دونوں میں مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ:

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ حالتِ رفع اور حالتِ نصب اور جر میں بھی مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر حالتِ رفع میں:

متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i)۔ ''پیش'' دے کر

(ii)۔ ساکن واو اور زبر والا نون یعنی ''وْنَ'' کا اضافہ کر دیں جس سے اسم کے آخر میں ''اُوْنَ'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

مُسْلِم''	سے	مُسْلِمُوْن
مُؤْمِن''	سے	مُؤْمِنُوْنَ
کافِر''	سے	کافِرُوْنَ
مُنَافِق''	سے	مُنَافِقُوْن
خَالِد''	سے	خَالِدُوْن

جمع سالم مذکر حالتِ نصب اور جر میں:

متعلقہ واحد مذکر اسم کے آخری حرف کو

(i)۔ زیر دے کر

(ii)۔ ساکن ''ی'' اور زبر والا نون ''نَ'' یعنی ''یْنَ'' کا اضافہ کر دیں۔ جس سے اسم کے آخر میں ''اِیْنَ'' کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً

(حالت نصب)	مُسْلِمًا	سے	مُسْلِمِیْنَ
(حالت جر)	مُسْلِمٍ	سے	مُسْلِمِیْنَ
(حالت نصب)	مُؤْمِنًا	سے	مُؤْمِنِیْنَ
(حالت جر)	مُؤْمِنٍ	سے	مُؤْمِنِیْنَ

(حالت نصب) كَافِرًا سے كَافِرِيْنَ

(حالت جر) كَافِرٍ سے كَافِرِيْنَ

(حالت نصب) مُنَافِقًا سے مُنَافِقِيْنَ

(حالت جر) مُنَافِقٍ سے مُنَافِقِيْنَ

(حالت نصب) خَالِدًا سے خَالِدِيْنَ

(حالت جر) خَالِدٍ سے خَالِدِيْنَ

نوٹ: جمع سالم عام طور پر اسمائے صفات کی بنتی ہے۔

جمع سالم مؤنث بنانے کا طریقہ:

جن مؤنث اسماء کے آخر میں گول " ۃ " آتی ہے۔ ان اسماء کی گول "ۃ" ہٹا کر

حالتِ رفع میں:

اتٌ" لگادیں جس سے اسم کے آخر میں (آت") کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً

مُسْلِمَةٌ" سے مُسْلِمَاتٌ"

مُؤْمِنَةٌ" سے مُؤْمِنَاتٌ"

جَنَّةٌ" سے جَنَّاتٌ"

خُطْبَةٌ" سے خُطُبَاتٌ"

حالتِ نصب اور جر میں:

"اتٍ" لگادیں جس سے اسم کے آخر میں "آت" کی آواز پیدا ہوگی مثلاً

مُسْلِمَةً سے مُسْلِمَاتٍ

مُسْلِمَةٍ سے مُسْلِمَاتٍ

مُؤْمِنَةً سے مُؤْمِنَاتٍ

مُؤْمِنَةٍ سے مُؤْمِنَاتٍ

جَنَّةً سے جَنَّاتٍ

جَنَّةٍ سے جَنَّاتٍ

خُطْبَةٌ سے خُطُبَاتٌ

خُطْبَةٌ سے خُطُبَاتٌ

عَابِدَةٌ سے عَابِدَاتٌ

عَابِدَةٌ سے عَابِدَاتٌ

نوٹ: جمع سالم مؤنث میں لمبی ت پر "زبر" نہیں آتی۔

جمع مکسر:

جمع کی وہ شکل جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم جوں کا توں موجود نہ ہو جمع مکسر کہلاتی ہے۔ مثلاً کِتَاب" سے کُتُب" اور قَلَم" سے اَقْلَام" جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اس کا علم صرف عربی محاورے یا لغت کے استعمال ہی سے ہوگا۔ البتہ جمع مکسر کے کچھ اوزان ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

اَفْعَال" = اَقْلَام" اَصْحَاب" اَبْوَاب" اَذْکَار" اَشْخَاص"
اَسْبَاب" اَوْقَات" اَنْصَار" اَعْمَال" اَشْعَار"
اَوْزَان" اَمْرَاض"

فِعَال" = جِبَال" عِبَاد" بِحَار" كِرَام" غِلَاظ"
شِدَاد"

فُعُوْل" = قُلُوْب" نُجُوْم" بُيُوْت" حُدُوْد" ذُنُوْب"
وُجُوْه" اُمُوْر" نُفُوْس" اُجُوْر"۔

مَفَاعِلُ = مَسَاجِدُ مَدَارِسُ مَذَاهِبُ مَنَازِلُ

فُعَلَاءُ = غُرَبَاءُ شُرَكَاءُ شُعَرَاءُ حُكَمَاءُ اُمَرَاءُ
جُهَلَاءُ

اَفْعِلَاءُ = اَنْبِيَاءُ اَوْلِيَاءُ اَغْنِيَاءُ

فَعَائِلُ = صَحَائِفُ صَغَائِرُ كَبَائِرُ خَبَائِثُ
خَزَائِنُ عَقَائِدُ

فَوَاعِلُ = فَوَاحِشُ قَوَاعِدُ كَوَاكِبُ عَوَامِلُ شَوَاهِدُ

﴿وسعت﴾

وسعت کے اعتبار سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆ نکرہ اور ☆ معرفہ

نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہے جبکہ معرفہ کا دائرہ محدود ہے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم "نکرہ" شمار ہوگا جب تک اس کا معرفہ ہونا ثابت نہ ہو۔

عربی میں اسم درج ذیل 7 صورتوں میں معرفہ ہو سکتا ہے۔

1۔ اسم عَلَم:

کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام مثلاً زَیْد"، مَکَّۃُ وغیرہ

۲۔ اسمائے ضمائر:

عربی زبان میں ضمائر معرفہ ہوتے ہیں یعنی وہ الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً ھُوَ۔ ھِیَ۔ اَنْتَ۔ اَنَا اور نَحْنُ وغیرہ ضمائر کے متعلق تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

۳۔ اسمائے اشارہ:

عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً ھٰذَا۔ ھٰذِہٖ۔ ذٰلِکَ اور تِلْکَ وغیرہ اسمائے اشارہ کی تفصیلات ہیں ہم آگے پڑھیں گے۔

۴۔ اسمائے موصولہ:

اردو کے "جو" اور "جس" وغیرہ جیسے الفاظ کے مترادف استعمال ہونے والے عربی اسماء مثلاً اَلَّذِیْ۔ اَلَّتِیْ اور اَلَّذِیْنَ وغیرہ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں۔ اسمائے موصولہ کی تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

۵۔ معرف باللام:

(کسی نکرہ اسم کے شروع میں "اَلْ" لگا کر معرفہ بنایا گیا) مثلاً

قَلَمٌ سے اَلْقَلَمُ

کِتَابٌ سے اَلْکِتَابُ

اِنْسَانٌ سے اَلْاِنْسَانُ

مُسْلِمَاتٌ سے اَلْمُسْلِمَاتُ

نوٹ: تنوین والے اسم پر اَلْ داخل ہوتا ہے تو اس اسم کی تنوین ختم ہو جاتی ہے یا یوں کہیے کہ کسی اسم پر اَلْ اور تنوین اکٹھے نہیں آسکتے۔

مثنّی (مذکر۔مؤنث)، جمع سالم مذکر، غیر منصرف اور مبنی اسماء پر جب اَلْ داخل ہوتا ہے تو لفظ کی شکل میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا البتہ وہ معرفہ بن جاتے ہیں مثلاً

مُسْلِمَانِ سے اَلْمُسْلِمَانِ

بِنْتَانِ سے اَلْبِنْتَانِ

مُفْلِحُوْنَ سے اَلْمُفْلِحُوْنَ

مَسَاجِدُ سے اَلْمَسَاجِدُ

كُبْرٰى سے اَلْكُبْرٰى

☆ اَلْ میں همزہ (اَ) ھَمْزَۃُ الْوَصل کہلاتا ہے جبکہ لام کو لامِ تعریف کہا جاتا ہے (اَلْ) میں (لْ) کا کبھی تلفظ کیا جاتا ہے اور کبھی لام صرف لکھی رہ جاتی ہے اس کا تلفظ نہیں کیا جاتا مثلاً اَلْقَمَرُ۔ اَلشَّمْسُ اس بات کا فیصلہ متعلقہ نکرہ اسم کے پہلے حرف سے کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حروف الھجا کی تقسیم دو طرح سے کی جا سکتی ہے

۱۔ حروف قمری

۲۔ حروف شمسی

ان کی تفصیل درج ذیل ہے

حروف قمری		حروف شمسی	
ا	اَلْاَوَّلُ	ت	اَلتَّوَّابُ
ب	اَلْبَاسِطُ	ث	اَلثَّاقِبُ
ج	اَلْجَبَّارُ	د	اَلدُّنْيَا
ح	اَلْحَكِيْمُ	ذ	اَلذِّكْرُ
خ	اَلْخَالِقُ	ر	اَلرَّءُوْفُ
ع	اَلْعَلِيْمُ	ز	اَلزَّكٰوةُ
غ	اَلْغَنِيُّ	س	اَلسَّمِيْعُ
ف	اَلْفَتَّاحُ	ش	اَلشَّكُوْرُ
ق	اَلْقُدُّوْسُ	ص	اَلصَّمَدُ
ك	اَلْكَرِيْمُ	ض	اَلضَّارُّ

م	اَلْمَلِکُ	ط	اَلطَّیِّبُ
و	اَلْوَهَّابُ	ظ	اَلظَّاهِرُ
ہ	اَلْهَادِیُ	ل	اَللَّطِیْفُ
ی	اَلْیَقِیْنُ	ن	اَلنُّوْرُ

☆ اَلْ جب کسی غیر منصرف اسم پر داخل ہوتا ہے تو غیر منصرف اسم حالت جر میں کسرہ یعنی زیر قبول کر لیتا ہے مثلاً

رفع	نصب	جر
مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ
اَلْمَسَاجِدُ	اَلْمَسَاجِدَ	اَلْمَسَاجِدِ

☆ اَلْ کسی معرفہ اسم پر داخل نہیں ہوگا اِلَّا یہ کہ اہل زبان داخل کریں

الرُّوْمُ ۔ اَلْعَبَّاسُ

عربی کا "اَلْ" انگریزی کے آرٹیکل "The" کے مشابہ ہے، A Cow سے مراد کوئی گائے ہے اور جس طرح انگریزی میں The Cow سے مراد کوئی مخصوص گائے ہو سکتی ہے یا گائے کی پوری جنس بھی، اسی طرح عربی میں اَلْاِنْسَانُ سے مراد کوئی متعین انسان بھی ہو سکتا ہے اور نسلِ انسانی بھی۔

نکرہ اور معرفہ میں فرق کرنے کے لیئے اردو میں نکرہ کے ساتھ ایک / کوئی / کچھ / کا اضافہ کریں مثلاً

کِتَابٌ	ایک یا کوئی کتاب
اَلْکِتَابُ	کتاب

۶۔ مضاف الی المعرفہ:

کوئی نکرہ اسم جب کسی معرفہ اسم کے ساتھ متعلق ہو جائے تو اب وہ نکرہ نہیں رہتا بلکہ معرفہ شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً زید کی کتاب اور اُس کی کتاب میں کتاب معرفہ ہے کیونکہ اسے معرفہ اسماء یعنی اسم علم "زید" اور اسم ضمیر یا اسم اشارہ "اُس" کے ساتھ متعلق کر دیا گیا ہے۔

۷۔ مُنادیٰ (جس کو پکارا جائے):

کسی نکرہ اسم کو بلانے یا آواز دینے پر وہ نکرہ اسم معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اے لڑکے ، ارے بھائی وغیرہ۔

﴿مرکبات﴾

کوئی بھی لفظ خواہ اسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو جب تن تنہا جملے سے ہٹ کر استعمال ہو رہا ہو تو عربی گرامر کی اصطلاح میں اس لفظ کو "مفرد" کہتے ہیں مفرد جب مفرد سے ملتا ہے تو مرکب بنتا ہے یعنی

مفرد + مفرد = مرکب

مرکب دو طرح کے ہوتے ہیں

۱) مرکب ناقص

۲) مرکب تام

مرکب ناقص:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری نہ ہو مرکب ناقص کہلاتا ہے مثلاً اچھا لڑکا، لڑکے کی کتاب یہ کتاب اور کتاب میں وغیرہ

مرکب تام:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری ہو جائے مرکب تام کہلاتا ہے مثلاً کتاب پکڑ، لڑکا نیک ہے اور یہ کتاب ہے وغیرہ، مرکب تام کو جملہ بھی کہتے ہیں جملہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

عربی زبان میں اسم سے شروع ہونے والے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جبکہ فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔
مرکب ناقص کی کئی اقسام ہیں جن میں سے چار درج ذیل ہیں

۱۔ مرکب توصیفی

۲۔ مرکب اشاری

۳۔ مرکب اضافی

۴۔ مرکب جاری

﴾مرکب اشاری﴿

ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیئے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ''یہ'' اور ''وہ'' اور انگریزی میں This اور That وغیرہ عربی زبان میں ایسے الفاظ کو اسمائے اشارہ کہتے ہیں جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہا جاتا ہے اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر مرکب اشاری بناتے ہیں مثلاً یہ کتاب، وہ کرسی، یہ لڑکے، اور وہ لڑکیاں وغیرہ اردو اور انگریزی زبان کی طرح عربی میں بھی قریب اور دور کا فرق کر کے اسمائے اشارہ استعمال ہوتے ہیں جو جنس اور عدد کے لیئے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسمائے اشارہ درج ذیل ہیں

اسمائے اشارہ

		واحد	مثنّٰی حالت رفع	مثنّٰی حالت نصب اور جر	جمع
قریب	مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذَيْنِ	هٰؤُلَآءِ
	مؤنث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هَاتَيْنِ	
بعید	مذکر	ذٰلِكَ	ذَانِكَ	ذَيْنِكَ	أُولٰٓئِكَ
	مؤنث	تِلْكَ	تَانِكَ	تَيْنِكَ	

☆ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

☆ واحد اور جمع کے اسمائے اشارہ مبنی ہیں۔

☆ سادہ ترین مرکب اشاری میں اردو کی طرح عربی میں بھی اشارہ پہلے آتا ہے اور مشارٌ الیہ بعد میں۔

☆ مرکب اشاری میں بھی مرکب توصیفی کی طرح مطابقت ضروری ہے البتہ اسم اشارہ مشارٌ الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے

☆ مشارٌ الیہ اگر مذکر جمع مکسر ہو تو اسم اشارہ واحد مؤنث بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

یہ	کتاب	وہ	لڑکی
اسم اشارہ	مشارٌ الیہ	اسم اشارہ	مشارٌ الیہ
هٰذَا	الْكِتَابُ	تِلْكَ	الْبِنْتُ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ یہ آدمی	۲۔ وہ لڑکا
۳۔ یہ دو معلم	۴۔ وہ دو معلمات
۵۔ یہ لڑکے	۶۔ وہ عورتیں
۷۔ یہ پنکھا	۸۔ وہ گاڑی
۹۔ یہ کتابیں	۱۰۔ وہ رُسُل
۱۱۔ یہ شہر	۱۲۔ وہ نیک لڑکا
۱۳۔ وہ اونچے پہاڑ	۱۴۔ یہ امن والا شہر
۱۵۔ یہ دنیاوی زندگی	

﴿مرکب اضافی﴾

کم از کم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت دی جائے یا ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے مرکب اضافی کہلاتا ہے مثلاً لڑکے کی کتاب

جس اسم کو نسبت دی جائے اسے مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت دی جائے وہ مضاف الیہ کہلاتا ہے۔ مندرجہ بالا مثال میں ''کتاب'' مضاف ہے جبکہ ''لڑکا'' مضاف الیہ ہے۔

اردو زبان کے برعکس عربی زبان میں ''مضاف'' پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں، لہذا ترجمہ کرتے ہوئے اس فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مرکب اضافی بنانے کا طریقہ:

مرکب اضافی کے دونوں اجزا مضاف اور مضاف الیہ پر قواعد کے اطلاق سے مرکب اضافی بنتا ہے۔

مضاف کے قواعد:

۱) مضاف پر الْ داخل نہیں ہوتا

۲) مضاف کا اعراب ہلکا ہوتا ہے

اسم کا اعراب ہلکا کرنے کا طریقہ:

- اسماء کی وہ Categories جن پر تنوین آتی ہے انکی تنوین ختم کر دیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب میں	حالت جرّ میں
مُسْلِمٌ ← مُسْلِمُ	مُسْلِمًا ← مُسْلِمَ	مُسْلِمٍ ← مُسْلِمِ
جَنَّةٌ ← جَنَّةُ	جَنَّةً ← جَنَّةَ	جَنَّةٍ ← جَنَّةِ
مُسْلِمَاتٌ ← مُسْلِمَاتُ	مُسْلِمَاتٍ ← مُسْلِمَاتِ	مُسْلِمَاتٍ ← مُسْلِمَاتِ

- مثنٰی (مذکر اور مؤنث) اور جمع سالم مذکر اسماء کے آخر میں آنے والا نون ہٹا دیں مثلاً

حالت رفع میں	حالت نصب اور حالت جرّ میں
مُؤْمِنَانِ ← مُؤْمِنَا	مُؤْمِنَيْنِ ← مُؤْمِنَيْ
اٰيَتَانِ ← اٰيَتَا	اٰيَتَيْنِ ← اٰيَتَيْ
مُسْلِمُوْنَ ← مُسْلِمُوْ	مُسْلِمِيْنَ ← مُسْلِمِيْ

مضاف الیہ کے قواعد:

مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے

مضاف اور مضاف الیہ کے قواعد کے اطلاق کے بعد مطلوبہ مرکب اضافی

لڑکے کی کتاب

مضاف — مضاف الیہ

کِتَابٌ وَلَدٌ

کِتَابُ الْوَلَدِ

نوٹ: مرکب اضافی کی ترکیب کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فیصلہ مضاف الیہ کے معرفہ یا نکرہ ہونے پر کیا جائے گا، اُردو سے عربی میں ترجمہ کرتے وقت مرکب اضافی کی نکرہ یا معرفہ ترکیب کا فیصلہ اردو ترکیب کے ساتھ لگے ہوئے الفاظ ایک ،کوئی یا کچھ سے ہوگا۔ اردو ترکیب میں اگر ان الفاظ میں سے کوئی لفظ موجود ہے تو مرکب اضافی نکرہ بنائیں گے ورنہ معرفہ

عربی میں ترجمہ کریں

اللہ کا گھر	نماز کا قائم کرنے والا	مدینہ کے مسلمان	مسلمانوں کا گھر
اللہ کی کتاب	رمضان کا مہینہ	مکہ کے مشرک	مومنوں کی بستی
اللہ کا رسول	فجر کی نماز	اسرائیل کے بیٹے	تمام جہانوں کا رب
اللہ کا عذاب	غیب کا جاننے والا	آدم کے بیٹے	آسمانوں کے دروازے
اللہ کی نعمت	کسی عمل کرنے والے کا عمل	اللہ کی نشانیاں	آسمانوں کا نور
اللہ کا دین	کسی راستہ کا عبور کرنے والا	رحمٰن کے بندے	زمین کا نور
اللہ کا خوف	مؤمن کا قید خانہ/جیل	لوط کے بھائی	آسمانوں اور زمین کا نور
اللہ کا فضل	کافر کی جنت	مسجد کے دروازے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت
اللہ کی نشانی	مومن کی معراج	دین کا ستون	آسمانوں اور زمین کے خزانے
یوسف کے بھائی	اللہ کا بندہ	مریض کی عیادت	اللہ کی مدد
اللہ کے دو رسول	دو لڑکوں کی کتاب	مسلمانوں کے بھائی	مسجدوں کے دروازے
الرحمٰن کا بندہ	لڑکے کی دو کتابیں	دو کافروں کا قاتل	منافقوں کی نشانیاں
السمیع کا بندہ	مسجد کے دو دروازے	دو بھائیوں کا گھر	سلامتی کا گھر
قیامت کا دن	جیل کے دو ساتھی	آخرت کا گھر	قدر کی رات

احسان کا بدلہ — منافق کی دو نشانیاں — جمعہ کا دن — موت کا ذکر
آخرت کا عذاب — شہر کے دو چور — قرآن کی تلاوت — آخرت کی کھیتی
مسجد کا دروازہ — محمود کا گھر — موسیٰ کی قوم — ایوب کا صبر
جہنم کی آگ

پیچیدہ مرکب اضافی:

ایسا مرکب اضافی جس میں ایک سے زیادہ مضاف یا مضاف الیہ ہوں مثلاً حامد کے گھر کا دروازہ۔

مندرجہ بالا مرکب اضافی درحقیقت دو مرکبات اضافی کا مجموعہ ہے

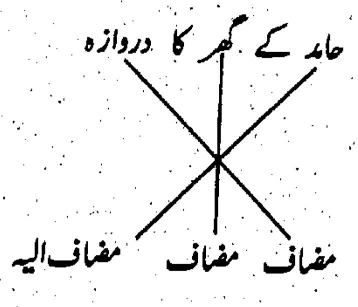
۱) حامد کا گھر

۲) گھر کا دروازہ

پہلے مرکب اضافی میں ''گھر'' مضاف ہے اور ''حامد'' مضاف الیہ جبکہ دوسرے مرکب اضافی میں ''دروازہ'' مضاف ہے اور ''گھر'' مضاف الیہ ان دونوں مرکبات میں مشترک ''گھر'' ہے جو پہلی ترکیب میں مضاف ہے اور دوسری ترکیب میں مضاف الیہ جبکہ ''حامد'' اور ''دروازہ'' بالترتیب مضاف الیہ اور مضاف ہیں۔

ان دونوں مرکبات کو ملا کر جب ہم نے ایک مرکب بنایا تو ''حامد'' اور ''دروازہ'' تو مضاف الیہ اور مضاف ہی رہے جبکہ ''گھر'' مضاف اور مضاف الیہ دونوں حیثیتیں اختیار کر گیا۔

ایسے مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بڑا آسان ہے پہلے ہر اسم کی حیثیت معین کرلیں پھر اسکی حیثیت کے مطابق قواعد کا اطلاق کردیں۔



بَابُ بَيْتِ حَامِدٍ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱) اللہ کے رسول کی دعا

۲) اللہ کے فضل کی علامت

۳) موت کی یاد کی کثرت

۴) بدلے کے دن کا مالک

۵) اللہ کے رسول کی اطاعت

۶) ابولہب کے دونوں ہاتھ

۷) آدم کے بیٹے کے دونوں قدم

۸) اللہ کے رسول کی بیٹی کی دعا

۹) زید کے گھر کے کمرے کی چابی

۱۰) مدینہ کے مسلمانوں کے گھر

نوٹ:۔ غیر منصرف اسماء جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت جر میں کسرہ یعنی زیر قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ کی مساجد کے دروازے

اَبْوَابُ مَسَاجِدِاللّٰہِ

مرکب اضافی میں ضمائر کا استعمال:

کسی اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو ضمیر کہتے ہیں مثلاً مرکب اضافی زید کی کتاب میں اسم زید کی جگہ اگر میں ضمیر استعمال کروں تو مرکب بنے گا اُس کی کتاب اسی طرح ''تمہاری کتاب'' اور ''میری کتاب'' میں استعمال ہونے والے الفاظ ''تمہاری'' اور ''میری'' بھی ضمائر ہیں آپ اپنے کسی دوست سے مخاطب ہیں کہ میں حامد کے گھر جا رہا تھا۔ وہ اور اس کا دوست راستے ہی میں مجھے مل گئے وہیں سے ہم تمہارے گھر آ گئے۔ مندرجہ بالا جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ ''میں، وہ، اس، مجھے، ہم تمہارے'' ضمائر ہیں۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کسی ترکیب یا جملے میں اسم کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لیئے اس کے بارے میں وسعت، جنس، عدد اور اعراب کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ ضمائر بھی چونکہ اسم ہیں لہذا ضمائر کے بارے میں بھی ہمیں یہ چاروں پہلو معلوم ہونے چاہییں۔ ضمائر کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ معرفہ ہیں باقی تین پہلوؤں کو جاننے کے لیئے اگر ہم درج ذیل دو چارٹ یاد کر لیں تو ضمائر کو استعمال کرنا ہمارے لیئے آسان ہو جائے گا (انشاء اللہ)۔ کسی ترکیب یا جملے میں ہمیں جس ضمیر کی ضرورت پڑے گی ہم ان دو چارٹس میں سے متعلقہ ضمیر استعمال کریں گے۔

ضمائر حالت رفع میں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ
3rd Person	مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
حاضر	مذکر	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
2nd Person	مؤنث	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
متکلم	مذکر	أَنَا	نَحْنُ	نَحْنُ
1st Person	مؤنث			

ضمائر حالت نصب اور جر میں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	__ هُ	__ هُمَا	__ هُمْ
3rd Person	مؤنث	__ هَا	__ هُمَا	__ هُنَّ
حاضر	مذکر	__ كَ	__ كُمَا	__ كُمْ
2nd Person	مؤنث	__ كِ	__ كُمَا	__ كُنَّ
متکلم	مذکر	__ ى	__ نَا	__ نَا
1st Person	مؤنث			

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر کو یاد کرنے کے لئے ہر ضمیر کے ساتھ لفظ "attached" کا استعمال کریں کیونکہ یہ ضمائر زیادہ تر الفاظ کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں۔

مرکب اضافی میں ضمائر چونکہ مضاف الیہ کے طور پر آتے ہیں اور مضاف الیہ حالت جر میں ہوتا ہے لہذا مرکب اضافی میں حالت جر والے ضمائر استعمال ہونگے مثلاً

زید کی کتاب	اُس کی کتاب
كِتَابُ زَيْدٍ	كِتَابُهُ
اُن (دو مذکر) کی کتاب	كِتَابُهُمَا
ان (سب مذکر) کی کتاب	كِتَابُهُمْ
اُس (ایک مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهَا
ان (دو مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهُمَا
ان (سب مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهُنَّ
تیری (ایک مذکر کی) کتاب	كِتَابُكَ
تمہاری (دو مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمَا
تمہاری (سب مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمْ
تیری (مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكِ
تمہاری (دو مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكُمَا
تمہاری (سب مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكُنَّ
میری (ایک مذکر/مؤنث کی) کتاب	كِتَابِيْ
ہماری (دو/سب/مذکر/مؤنث کی) کتاب	كِتَابُنَا

واحد مذکر غائب کی ضمیر یعنی "ہ":

واحد مذکر غائب کی ضمیر ہ کو لکھنے اور پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں اس کا عام اصول یہ ہے کہ اس ضمیر سے پہلے اگر

- ☆ پیش یا زبر ہو تو ضمیر پر الٹا پیش آتا ہے جیسے كِتَابُهٗ ۔ كِتَابَهٗ
- ☆ زیر ہو تو ضمیر پر کھڑی زیر آتی ہے جیسے كِتَابِهٖ
- ☆ یائے ساکن ہو تو ضمیر پر زیر آتی ہے جیسے كِتَابَيْهِ
- ☆ کوئی اور حرف ساکن ہو یا الف ہو تو ضمیر پر سیدھا پیش آتا ہے جیسے كِتَابَاهُ ۔ مِنْهُ

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر هُمَا ، هُمْ اور هُنَّ کو بھی تبدیلی کے ساتھ پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔ انکا اصول ہے کہ اگر ان ضمائر سے پہلے

- زیر آجائے یا
- یائے ساکن آجائے

توانھیں بالترتیب هِمَا، هِمْ اور هِنَّ لکھا اور پڑھا جاتا ہے مثلاً

بِهِمَا	بِهِمْ	بِهِنَّ
عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمْ	عَلَيْهِنَّ

واحد متکلم کی ضمیر یعنی "ی":

واحد متکلم کی ضمیر کو یائے متکلم کہا جاتا ہے اس ضمیر کے متعلق بھی چند اہم باتیں نوٹ کرنے والی ہیں۔

☆ یائے متکلم اپنے ماقبل زیر demand کرتی ہے اسم اس کی یہ demand پوری کرتا لہذا جب بھی مرکب اضافی میں یائے متکلم استعمال ہو تو مرکب اضافی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیئے ہوتا ہے

حالت رفع	كِتَابٌ + ى	= كِتَابِيْ
حالت نصب	كِتَابَ + ى	= كِتَابِيْ
حالت جر	كِتَابِ + ى	= كِتَابِيْ

☆ یائے متکلم کی طرف جب مثنّٰی (مذکر مؤنث) اور جمع سالم (مذکر) مضاف ہوکر آتے ہیں تو یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً

حالت رفع	كِتَابَا + ى	= كِتَابَايَ
حالت نصب	كِتَابَيْ + ى	= كِتَابَيَّ
حالت جر	كِتَابَيْ + ى	= كِتَابَيَّ

☆ یائے متکلم سے پہلے اگر الف آجائے تو بھی یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً

عَصَايَ (میری لاٹھی)

☆ یائے متکلم کو آگے ملائیں تو بھی اس پر زبر آتی ہے مثلاً

رَبِّيَ اللّٰهُ (میرا رب اللہ ہے)

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اُس کا رسول

۲۔ اُس کا بندہ

۳۔ اُس کی حمد

۴۔ ان دو کا گھر

۵۔ اس کے دونوں ہاتھ

۶۔ اُن سب کے اعمال

۷۔ تمہارا دین

۸۔ تمہارا حال

۹۔ تم دو کا رب

۱۰۔ تم سب کا دین

۱۱۔ ان سب کا گھر

۱۲۔ ہمارا اعمال نامہ

۱۳۔ میری قمیض

۱۴۔ میری حیات

۱۵۔ میری موت (میرا مرنا)

۱۶۔ میرا حکم

۱۷۔ میری اطاعت

۱۸۔ میری نافرمانی

۱۹۔ ہمارا رب

۲۰۔ تم سب (مؤنث) کے صدقات

۲۱۔ تم سب کی مائیں

مرکب اضافی میں صفت کا استعمال:

بعض مرکب اضافی ایسے ہوتے ہیں جن میں صفت استعمال ہوتی ہے صفت مضاف کی بھی ہو سکتی ہے، مضاف الیہ کی بھی ہو سکتی ہے اور دونوں کی بھی مثلاً

اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف کی صفت)

باعزت اللہ کا رسول ۔ (مضاف الیہ کی صفت)

باعزت اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف، مضاف الیہ دونوں کی صفات)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت کو نظر انداز کر کے پہلے صرف مرکب اضافی کا ترجمہ کر لیں اب اس کے آگے صفت لگائیں جو اسم کے چاروں پہلوں کی لحاظ سے اپنے موصوف کے مطابق ہو۔

۱) اللہ کا باعزت رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ الْکَرِیْمُ

یہاں اَلْکَرِیْمُ مضاف رَسُوْلُ کی صفت ہے جو اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے موصوف کے مطابق ہے۔

۲) باعزت اللہ کا رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ

یہاں اَلْکَرِیْمِ مضاف الیہ اَللّٰہِ کی صفت ہے اور اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے اپنے موصوف کے مطابق ہے۔

۳) باعزت اللہ کا باعزت رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْکَرِیْمُ

ایسی تراکیب میں پہلے صفت اُس اسم کی آئے گی جو قریب ہوگا اور وہ مضاف الیہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ استاد کا نیک شاگرد

۲۔ محنتی استاد کا شاگرد

۳۔ اللہ کی عظیم نعمت

۴۔ عظیم اللہ کی نعمت

۵۔ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ

۶۔ نیک مومنوں کے دل

۷۔ محنتی استانی کا نیک شاگرد

مرکب اضافی میں اشارہ کا استعمال:

بعض مرتبہ مرکب اضافی میں مضاف یا مضاف الیہ کی طرح اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے مثلاً

لڑکے کی یہ کتاب (مضاف کی طرف اشارہ)

اس لڑکے کی کتاب (مضاف الیہ کی طرف اشارہ)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اشارہ مضاف کی طرف ہے یا مضاف الیہ کی طرف پھر

☆ اگر اشارہ مضاف کی طرف ہو تو مرکب اضافی کے آخر میں لگادیں

☆ اگر اشارہ مضاف الیہ کی طرف ہو تو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لگادیں

یہ تو آپکو معلوم ہی ہے کہ اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔

لڑکے کی یہ کتاب	اس لڑکے کی کتاب
كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا	كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اُس سکول کا لڑکا

۲۔ سکول کی یہ لڑکی

۳۔ اِس گھر کا رب

۴۔ میری یہ قمیض (قَمِيْص")

۵۔ میرے استاد کی یہ گاڑی (سَيَّارة")

۶۔ تمہارا یہ بھائی

۷۔ لڑکے کی وہ سائیکل (دَرَّاجة")

۸۔ نیک معلمہ کا یہ لڑکا

۹۔ میرے بھائی کا وہ گھر

۱۰۔ شہر کی یہ مساجد

﴿مرکب جارّی﴾

عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو اسم کو حالت جر میں لے جاتے ہیں انھیں حروف جارّہ کہتے ہیں۔ جو اسم حالت جر میں ہو اُسے مجرور کہتے ہیں۔ جارّ اور مجرور ملکر مرکب جاری بناتے ہیں۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے حروف جارہ کی تعداد ۱۷ ہے ہم ان میں سے قرآن مجید میں استعمال ہونے والے حروف کا مطالعہ کریں گے جو درجہ ذیل ہیں۔

۱) **بِ**: یہ حرف اردو میں "کے ساتھ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً بِالْحَقِّ (حق کے ساتھ)

بِالْقَلَمِ۔ بِنَصْرِ اللّٰهِ۔ بِإِذْنِ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ۔ بِاسْمِ رَبِّکَ۔ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِيْمِ۔
بِنِعْمَةِ رَبِّکَ

۲) **تَ**: (قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ مخصوص ہے) تَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

۳) **وَ**: (یہ بھی قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے) وَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

وَالشَّمْسِ۔ وَالْقَمَرِ۔ وَالنَّهَارِ۔ وَالَّيْلِ۔ وَالسَّمَاءِ۔ وَالْأَرْضِ۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔
وَالطَّارِقِ۔ وَالْعَصْرِ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ۔ وَرَبِّيْ

۴) **کَ**: (کی طرح۔ کی مانند۔ کے جیسا۔ like) کَالْقَمَرِ (چاند کی طرح۔ چاند جیسا)

کَالْحِمَارِ۔ کَالْجِبَالِ۔ کَالْحِجَارَةِ۔ کَالْأَنْعَامِ۔ کَالْمُجْرِمِيْنَ۔ کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ۔
کَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ۔ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ۔

۵) **فِيْ**: (میں In) فِي الْبَيْتِ (گھر میں)

فِي الْمَسْجِدِ۔ فِي الْكِتَابِ۔ فِي الْغُرْفَةِ۔ فِي الْجَنَّةِ۔ فِيْ جَهَنَّمَ۔ فِي الَّيْلِ۔ فِي النَّهَارِ
فِي الْأَرْضِ۔ فِي السَّمٰوٰتِ۔ فِي الْقُرْاٰنِ۔ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ۔ فِيْ أَمَانِ اللّٰهِ۔ فِيْ رَحْمَتِهٖ۔ فِيْ أَمْوَالِكُمْ۔ فِي الصُّحُفِ الْأُوْلٰى۔
فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔ فِيْ بُطُوْنِ أُمَّهٰتِكُمْ۔

۶۔۷) **مِنْ** اور **عَنْ**: (سے From) مِنْ مَكَّةَ (مکہ سے)

مِنَ الْمَدِيْنَةِ۔ مِنَ الْبَيْتِ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ مِنَ السَّمَاءِ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ۔ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ۔

نوٹ: مِنْ کے نون ساکن کو آگے ملانے کے لیئے زبر دی جاتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ عَنِ الْفَحْشَاءِ۔ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

۸) **اِلیٰ**: (تک۔کیطرف To,towards) اِلیٰ جَبَلٍ (کسی پہاڑ کی طرف)

اِلیٰ الْبَيْتِ ۔ اِلیٰ السُّوْقِ ۔ اِلیٰ الْاِ بِلِ ۔ اِلَی السَّماءِ ۔ اِلَی الْجِبَالِ ۔ اِلَی الْاَرْضِ ۔ اِلیٰ الْمَسْجِدِ الْاَ قْصٰی ۔ اِلیٰ ذِكْرِاللّٰهِ ۔

۹) **عَلیٰ**: (پر On - At) عَلیٰ الْكُرْسِيِّ (کرسی پر)

عَلَی الْعَرْشِ ۔ عَلَی الْعَالَمِيْنَ ۔ عَلیٰ قُلُوْبِهِمْ ۔ عَلیٰ سَمْعِهِمْ ۔ عَلیٰ اَبْصَارِهِمْ ۔

۱۰) **حَتّٰی**: (تک Till) حَتّٰی حِيْنٍ (ایک مقرر وقت تک)

حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۔

۱۱) **لِ(لامِ جارہ)**: (کے لئے For) لِزَيْدٍ (زید کے لیے)

لِوَلَدٍ ۔ لِبَشَرٍ ۔ لِرَجُلٍ ۔

نوٹ: لام جارہ جب معرف باللام اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسم کا ھمزہ الوصل لکھنے میں بھی نہیں آتا۔

لِلْوَلَدِ ۔ لِلرَّجُلِ ۔ لِلذَّكَرِ ۔ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ لِلْكَافِرِيْنَ ۔ لِاَمْرِ اللّٰهِ ۔

نوٹ: لام جارہ ملکیت کے لیئے بھی استعمال ہوتا ہے اس وقت اُسے لامِ تملیک یعنی مالک بنانے والی لام کہتے ہیں مثلاً

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور

لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

میں لِلّٰهِ کا ترجمہ "اللہ کا" کرنا زیادہ مناسب ہے

کچھ حروف جارہ ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں چونکہ حروف جارہ اسم کو جر دیتے ہیں لہذا ان کے ساتھ جو ضمائر استعمال ہونگے وہ حالت جر والے ہونگے۔حروف جارہ کا ضمائر کے ساتھ استعمال درج ذیل ہے

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	بِهٖ	بِهِمَا	بِهِمْ
	مؤنث	بِهَا	بِهِمَا	بِهِنَّ
حاضر 2nd Person	مذکر	بِكَ	بِكُمَا	بِكُمْ
	مؤنث	بِكِ	بِكُمَا	بِكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر	بِیْ	بِنَا	
	مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	مِنْهُ	مِنْهُمَا	مِنْهُمْ
	مؤنث	مِنْهَا	مِنْهُمَا	مِنْهُنَّ
حاضر 2nd Person	مذکر	مِنْكَ	مِنْكُمَا	مِنْكُمْ
	مؤنث	مِنْكِ	مِنْكُمَا	مِنْكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر	مِنِّيْ	مِنَّا	
	مؤنث			

نوٹ: حروف جار عَنْ کو مِنْ پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر			
	مؤنث			
حاضر 2nd Person	مذکر			
	مؤنث			
متکلم 1st Person	مذکر			
	مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِلَیْهِ	اِلَیْهِمَا	اِلَیْهِمْ
3rd Person	مؤنث	اِلَیْهَا	اِلَیْهِمَا	اِلَیْهِنَّ
حاضر	مذکر	اِلَیْکَ	اِلَیْکُمَا	اِلَیْکُمْ
2nd Person	مؤنث	اِلَیْکِ	اِلَیْکُمَا	اِلَیْکُنَّ
متکلم	مذکر	اِلَیَّ	اِلَیْنَا	
1st Person	مؤنث			

نوٹ: حروف جار علیٰ کو اِلیٰ پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر			
3rd Person	مؤنث			
حاضر	مذکر			
2nd Person	مؤنث			
متکلم	مذکر			
1st Person	مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	فِیْهِ	فِیْهِمَا	فِیْهِمْ
	مؤنث	فِیْهَا	فِیْهِمَا	فِیْهِنَّ
حاضر 2nd Person	مذکر	فِیْکَ	فِیْکُمَا	فِیْکُمْ
	مؤنث	فِیْکِ	فِیْکُمَا	فِیْکُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر	فِیَّ	فِیْنَا	
	مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ
	مؤنث	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
حاضر 2nd Person	مذکر	لَکَ	لَکُمَا	لَکُمْ
	مؤنث	لَکِ	لَکُمَا	لَکُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر	لِیْ	لَنَا	
	مؤنث			

لام جارہ اور ضمائر:

لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم کے

عربی زبان میں کسی اسم، فعل، حرف پر زور دینے کے لیئے ایک زبر والا لام استعمال کیا جاتا ہے جیسے لام تاکید کہتے ہیں لام تاکید اسم کی اعرابی حالت کو تبدیل نہیں کرتا۔

لَزَيْدٌ - لَكَنُوْدٌ - لَشَدِيْدٌ (اسم کے ساتھ)

لَيَنْصُرَنَّ - لَتُسْئَلُنَّ - لَنَكُوْنَنَّ (فعل کے ساتھ)

لَفِي (حرف کے ساتھ)

ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے والے لام جارہ اور لام تاکید کی پہچان:

ہم پڑھ آئے ہیں کہ لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم جبکہ لام تاکید ہوتا ہی زبر والا ہے تو ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے پر لام جارہ اور لام تاکید کا فرق کس طرح ہوگا؟

اس سوال کا جواب نہایت آسان ہے۔

زبر والے لام کے ساتھ اگر حالت رفع والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام تاکید ہے اور اگر جر والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام جارہ ہے مثلاً

لَهُوَ لَ + هُوَ = لام تاکید

لَهُ لَ + هُ = لام جارہ

لَهِيَ لَ + هِيَ = لام تاکید

لَهَا لَ + هَا = لام جارہ

مرکب تام

تام کے معنی ہیں ''مکمل''

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس میں بات پوری ہو جائے مرکب تام کہلاتا ہے مرکب تام کو جملہ بھی کہتے ہیں جس جملے کی ابتداء اسم سے ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس میں جملہ فعل کے بغیر بھی بن جاتا ہے اور چونکہ ہم نے ابھی تک صرف اسم پڑھا ہے لہذا ہم اسماء کے مرکب سے ہی جملہ بنائیں گے۔

جملہ اسمیہ کے اجزاء معلوم کرنے کے لیئے درج ذیل جملے پر غور کریں۔

لڑکا نیک ہے

جملہ پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کے دو اجزاء ہیں ایک لڑکا جس سے جملہ شروع ہو رہا ہے اور جسکے متعلق بات کہی جارہی ہے جبکہ دوسرا جزو ہے ''نیک ہے'' یعنی وہ بات جو کہی جارہی ہے۔

انگریزی گرامر میں انہیں بالترتیب Subject اور Predicate کہتے ہیں۔

عربی میں جسکے متعلق بات کہی جائے اسے مبتداء کہتے ہیں اور جو بات کہی جائے اسے خبر کہتے ہیں، عربی کے جملہ اسمیہ میں عام طور پر مبتداء پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں۔ عربی میں ہے، ہوں یا ہیں کے لیئے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ الفاظ کو ایک خاص ترکیب میں لانے سے یہ مفہوم از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اردو سے عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے جملہ اسمیہ میں سب سے پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کرلیں پھر مبتداء اور خبر کے قواعد لاگو کرتے ہوئے جملہ کو مکمل کریں۔

مبتداء اور خبر کے قواعد:

☆ وسعت کے لحاظ سے مبتداء عام طور پر معرفہ اور خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے

☆ اعراب کے لحاظ سے مبتداء اور خبر دونوں حالت رفع میں ہوتے ہیں

☆ جنس اور عدد کے لحاظ سے خبر مبتداء کے مطابق ہوتی ہے

مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھتے ہوئے ''لڑکا نیک ہے'' کا ترجمہ کریں

لڑکا / نیک ہے

مبتداء خبر

اَلْوَلَدُ صَالِحٌ

☆ طریقہ کار ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اس طرح ہوگا

۱۔	لڑکی نیک ہے	اَلْبِنْتُ صَالِحَة"
۲۔	دو لڑکے نیک ہیں	اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ
۳۔	دو لڑکیاں نیک ہیں	اَلْبِنْتَانِ صَالِحَتَانِ
۴۔	لڑکے نیک ہیں	اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ
۵۔	لڑکیاں نیک ہیں	اَلْبَنَاتُ صَالِحَات"
۶۔	قلم نئے ہیں	اَلْاَقْلَامُ جَدِیْدَة"
۷۔	کتابیں پرانی ہیں	اَلْکُتُبُ قَدِیْمَة"

نوٹ: مبتداء جب غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی خبر عموماً واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ رحم کرنے والا ہے
۲۔ محمد رسول ہیں
۳۔ قرآن حق ہے
۴۔ مسجد وسیع ہے
۵۔ کمرہ بڑا ہے
۶۔ زمین وسیع ہے
۷۔ دو لڑکے سچے ہیں
۸۔ منافق جھوٹے ہیں
۹۔ دو لڑکیاں محنتی ہیں
۱۰۔ عورتیں نیک ہیں

☆ ضمائر اور اسمائے اشارہ چونکہ معرفہ ہوتے ہیں لہذا وہ بھی مبتداء بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۔ وہ نیک ہے
۲۔ وہ دونوں سچے ہیں
۳۔ وہ (سب) برابر ہیں
۴۔ وہ معلمہ ہے
۵۔ وہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں
۶۔ وہ (سب مؤنث) عبادت گزار ہیں
۷۔ تم یوسف ہو
۸۔ تم (سب) مسلمان ہو
۹۔ تو فاطمہ ہے
۱۰۔ میں محنتی ہوں
۱۱۔ ہم مومن ہیں
۱۲۔ یہ قلم ہے
۱۳۔ وہ کرسی ہے
۱۴۔ یہ دونوں جادوگر ہیں
۱۵۔ وہ دونوں ذہین ہیں
۱۶۔ وہ فلاح پانے والے ہیں
۱۷۔ یہ پنکھا ہے
۱۸۔ وہ جھوٹی ہیں
۱۹۔ یہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں
۲۰۔ وہ جادوگر ہیں

﴿جملہ اسمیہ میں مرکبات کا استعمال﴾

اب تک ہم نے جملہ اسمیہ کی جتنی بھی مثالیں کیں ان سب میں مبتداء اور خبر مفرد تھے لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات جملہ اسمیہ میں کبھی مبتدا مرکب ہوتا ہے اور کبھی خبر اور کبھی دونوں ہی مرکب ہوتے ہیں مثلاً

لمبا آدمی نیک ہے　　　مبتداء مرکب (توصیفی)

قران اللہ کا کلام ہے　　　خبر مرکب (اضافی)

رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے　　　مبتداء مرکب (اضافی) خبر مرکب (اضافی)

مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے یعنی پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کریں پھر مبتداء اور خبر کے متعلق یہ معلوم کریں کہ آیا وہ مفرد ہیں یا مرکب اگر مرکب ہیں تو کونسا مرکب پھر ترجمہ کر لیں۔

۱) لمبا آدمی/　نیک ہے
مبتداء　خبر
مرکب (توصیفی)　مفرد

اَلرَّجُلُ الطَّوِيْلُ صَالِحٌ

۲) قرآن/　اللہ کا کلام ہے
مبتداء　خبر
مفرد　مرکب (اضافی)

اَلْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ

۳) رسول کی اطاعت/　اللہ کی اطاعت ہے
مبتداء　خبر

اِطَاعَةُ الرَّسُوْلِ اِطَاعَةُ اللّٰهِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ زید نیک لڑکا ہے

۲۔ حامد کا بھائی سچا ہے

۳۔ محمد اللہ کے رسول ہیں

۴۔ جھوٹا آدمی موجود ہے

۵۔ اللہ کی مدد قریب ہے

۶۔ اللہ متقیوں کا ولی ہے

۷۔ نماز دین کا ستون ہے

۸۔ نماز مومن کی معراج ہے

۹۔ دنیا کا سامان قلیل ہے

۱۰۔ دعا عبادت کا مغز ہے

۱۱۔ دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے

۱۲۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے

۱۳۔ روزہ ایک ڈھال ہے

۱۴۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے

۱۵۔ اللہ بدلے کا دن کا مالک ہے

۱۶۔ اللہ تمام جہانوں کا مالک ہے

۱۷۔ یہ کتاب نئی ہے

۱۸۔ حامد کا یہ قلم پرانا ہے

۱۹۔ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں

۲۰۔ وہ پنکھا پرانا ہے

۲۱۔ یہ زید کے لڑکے ہیں

۲۲۔ یہ دونوں زید کے لڑکے ہیں

۲۳۔ حامد اور زید نیک ہیں

۲۴۔ فاطمہ اور زید نیک ہیں

نوٹ: مبتداء اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف الجنس ہوں تو خبر مذکر آئے گی۔

درج ذیل پیراگراف کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اللہ ہمارا رب ہے۔ وہ ہمارا خالق ہے۔ ہم اس کے بندے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہمارا دین ہے۔ محمد ہمارے نبی ہیں۔ وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ اور زینب ان کی بیٹیاں ہیں۔ ابو بکر اور عمر آپ ﷺ کے سسر ہیں۔ عثمان اور علی آپ ﷺ کے داماد ہیں۔

﴿جملہ اسمیہ میں متعلق خبر﴾

بعض اوقات جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر کے علاوہ ایک تیسرا جزو ہوتا ہے جیسے متعلق خبر کہا جاتا ہے مثلاً آدمی گھر میں موجود ہے مذکورہ جملے میں ''آدمی'' مبتدا ''موجود ہے'' خبر اور ''گھر میں'' متعلق خبر ہے عربی میں ترتیب کے لحاظ سے متعلق خبر عموماً خبر کے بعد ہی آتا ہے۔

اَلرَّجُلُ مَوْجُوْدٌ فِی الْبَیْتِ

علم کی طلب ہر مسلم پر فرض ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

نوٹ: بعض مرتبہ متعلق خبر کو خبر سے پہلے لے آتے ہیں مثلاً

اَللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ قران لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

۲۔ یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

۳۔ مرد عورتوں پر قوام ہیں۔

۴۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

۵۔ احسان کی روش اختیار کرنے والا خیر سے قریب ہوتا ہے اور شر سے دور ہوتا ہے۔

☆ بعض مرتبہ جملہ اسمیہ میں خبر موجود نہیں ہوتی اس صورت میں متعلق خبر اسکی جگہ لے لیتا ہے اِسی صورت میں متعلق خبر کو قائم مقام خبر یا صرف خبر کہتے ہیں۔

آدمی گھر میں ہے	اَلرَّجُلُ فِی الْبَیْتِ
تمام تعریفیں اللہ کی ہیں	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
جنت متقیوں کے لئے ہے	اَلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ
جھنم کافروں کے لئے ہے	جَھَنَّمُ لِلْکَافِرِیْنَ
حیاء ایمان میں سے ہے	اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ
انسان خسارے میں ہے	اَلْاِنْسَانُ فِیْ خُسْرٍ
میرا گھر مسجد کے سامنے ہے	بَیْتِیْ اَمَامَ الْمَسْجِدِ

☆ بعض مرتبہ قائم مقام خبر کو مبتداء سے مقدم کر دیا جاتا ہے جس سے جملے میں ایک طرح کی تاکید پیدا ہو جاتی ہے مثلاً

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالارضِ — آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں

اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ — تمہارا لوٹنا ہماری ہی طرف ہے

نوٹ: جار مجرور اور ظرف جملہ اسمیہ میں خبر تو بن سکتے ہیں لیکن مبتداء نہیں عربی زبان میں کوئی جملہ جار مجرور یا ظرف سے شروع ہو رہا ہو تو اسکے بعد آنے والا اسم (خواہ وہ مفرد ہو یا مرکب) مبتدا ہوتا ہے اگر چہ نکرہ ہو

☆ مبتداء کو نکرہ لانے کے لیے یہ اسلوب اختیار کیا جاتا ہے اور اُسے مؤخر کر دیا جاتا ہے مثلاً

فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ — (گھر میں ایک آدمی ہے)

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرٌ — (تنگی کے ساتھ آسانی ہے)

فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ — (جسم میں ایک لوتھڑا ہے)

فِي قُلُوْبِهِم مَرَضٌ

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

عَلٰى قُلُوْبِهِم غِشَاوَةٌ

فِي الصُّلْحِ خَيْرٌ

اَمَامَ الْمَسْجِدِ شَجَرَةٌ

فِي الْفَسَادِ شَرٌّ

فِيْ حَيَاةِ الرَّسُوْلِ اُسْوَةٌ

لِيْ اَخٌ

فِيْ بَيْتِيْ حَدِيْقَةٌ

فِي غُرْفَتِيْ مِرْوَحَةٌ جَمِيْلَةٌ

﴿جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنا﴾

جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے عموماً جملے کے شروع میں لفظ "اِنَّ" کا اضافہ کرتے ہیں جس کے معنی "بے شک یا یقیناً" ہیں جملہ اسمیہ پر جب "اِنَّ" داخل ہوتا ہے تو جملہ اسمیہ میں ایک اعرابی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے وہ یہ کہ جملہ اسمیہ کا مبتدا حالت نصب میں چلا جاتا ہے مثلاً

زید نیک ہے — زَيْدٌ صَالِحٌ

بیشک زید نیک ہے — اِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ

جملہ اسمیہ پر "اِنَّ" کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا "اِنَّ کا اسم" اور خبر "اِنَّ کی خبر" کہلاتی ہے

مندرجہ ذیل جملوں پر "اِنَّ" داخل کر کے ترجمہ کریں

۱۔ اَللّٰهُ غَفُوْرٌ
۲۔ اَلرَّجُلَانِ صَالِحَانِ
۳۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ
۴۔ اَلْبِنْتَانِ صَادِقَتَانِ
۵۔ اَلنِّسَآءُ مُؤْمِنَاتٌ
۶۔ هُوَ صَادِقٌ
۷۔ هُمْ كَاذِبُوْنَ
۸۔ هِيَ مُجْتَهِدَةٌ
۹۔ اَنْتَ اَمِيْنٌ
۱۰۔ اَنْتَ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ
۱۱۔ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ
۱۲۔ اَنَا مُسْلِمٌ
۱۳۔ نَحْنُ عِبَادُاللّٰهِ
۱۴۔ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ
۱۵۔ لِيْ جَارَانِ
۱۶۔ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ و مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
۱۷۔ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ
۱۸۔ خَيْرُالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ
۱۹۔ كِتَابِيْ جَدِيْدٌ
۲۰۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ علم نافع ہے
۲۔ یقیناً علم نافع ہے
۳۔ اللہ کی مدد قریب ہے
۴۔ بیشک اللہ کی مدد قریب ہے
۵۔ تیرے رب کی پکڑ سخت ہے
۶۔ یقیناً تیرے رب کی پکڑ سخت ہے
۷۔ یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے
۸۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے
۹۔ یقیناً کافر جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے ہیں
۱۰۔ یقیناً وہ نیک ہے
۱۱۔ بے شک تم ذہین ہو
۱۲۔ یقیناً ہم اللہ کے ہیں
۱۳۔ میں اللہ کا بندہ ہوں
۱۴۔ یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں
۱۵۔ یقیناً یہ دونوں جادوگر ہیں

☆ اِنَّ کی خبر پر لام تاکید داخل کرنے سے جملہ میں مزید تاکید پیدا ہو جاتی ہے

اَلشِّرْكُ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اِنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

مندرجہ ذیل جملوں پر اِنَّ اور لام تاکید کا استعمال کریں

۱۔ بَطْشُ رَبِّكَ شَدِيْدٌ
۲۔ اَلْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبُوْنَ
۳۔ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۴۔ اَنْتَ رَسُوْلُهٗ
۵۔ اَلْاِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ
۶۔ اَلْاَبْرَارُ فِيْ نَعِيْمٍ
۷۔ اَلْفُجَّارُ فِيْ جَحِيْمٍ
۸۔ اَلْاِنْسَانُ لِرَبِّهٖ كَنُوْدٌ
۹۔ هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ شَهِيْدٌ
۱۰۔ هُوَ لِحُبِّ الْخَيْرِ شَدِيْدٌ
۱۱۔ رَبُّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيْرٌ
۱۲۔ هٰذَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى

﴿حروف مشبہ بالفعل﴾

عربی زبان میں چھ حروف ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں جبکہ خبر اپنی اصلی حالت میں ہی رہتی ہے۔ انھیں حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں، ان میں سے ایک حرف "اِنَّ" کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں لہذا باقی حروف کے عمل کو سمجھنے میں ہمیں مشکل نہیں ہو گی۔

ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

۱) اِنَّ (بے شک ۔ یقیناً)

اس کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

۲) اَنَّ (بے شک ۔ یقیناً)

اِنَّ عام طور پر جملے کے شروع میں آتا ہے جبکہ اَنَّ جملے کے درمیان میں

☆ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۳) كَاَنَّ (گویا کہ)

یہ حروف تشبیہ کی لئے استعمال ہوتا ہے، حرف جار "کَ" کے مقابلے میں اسکی تشبیہ قوی تر ہوتی ہے۔

كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

كَاَنَّ الطِّفْلَ قَمَرٌ (گویا کہ بچہ چاند ہے)

۴) لٰكِنَّ (لیکن)

عام طور پر دو جملوں کے درمیان میں آتا ہے

☆ بے شک قران واضح ہے لیکن کافر جاہل ہیں

اِنَّ (اَلْقُرْاٰنَ بَيِّنٌ) لٰكِنَّ (اَلْكَافِرُوْنَ جَاهِلُوْنَ)

اِنَّ الْقُرْاٰنَ بَيِّنٌ لٰكِنَّ الْكَافِرِيْنَ جَاهِلُوْنَ

☆ زید عالم ہے لیکن اسکا بیٹا جاہل ہے

زَيْدٌ عَالِمٌ لٰكِنَّ ابْنَهٗ جَاهِلٌ

☆ آدمی امیر ہے لیکن (وہ) بخیل ہے

اَلرَّجُلُ غَنِيٌّ لٰكِنَّهٗ بَخِيْلٌ

☆ لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہے لیکن انکی اکثریت غافل ہے

وَقْتُ حِسَابِ النَّاسِ قَرِيْبٌ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ غَافِلُوْنَ

۵) لَیْتَ (کاش)

تمنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

☆ کاش اسلام غالب ہو

لَیْتَ الْاِسْلَامَ غَالِبٌ"

☆ کاش صحت دائمی ہوتی

لَیْتَ الصِّحَّةَ دَائِمَةٌ"

☆ کاش اس کا باپ زندہ ہوتا

لَیْتَ اَبَاهُ حَیٌّ"

۶) لَعَلَّ (شاید۔ تاکہ)

امید اور توقع کے معنی میں آتا ہے اندیشے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے

☆ شاید زید سچا ہو

لَعَلَّ زَیْدًا صَادِقٌ"

☆ شاید زید بیمار ہو

لَعَلَّ زَیْدًا مَرِیْضٌ"

نوٹ: یاد رہے حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں اور اب جملہ اسمیہ کا مبتدا ان حروف کا اسم اور خبر ان حروف کی خبر کہلاتی ہے۔

۔ اگر ان حروف کے ساتھ "مَا" زائدہ لگ جائے تو وہ ان حروف کا اثر ختم کر دیتی ہے یعنی انکا عمل روک دیتی ہے یہ مَا کَافّه کہلاتی ہے یعنی عمل روک دینے والی مَا۔

یہ "مَا" ان حروف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہے جیسے

اِنَّمَا۔ اَنَّمَا۔ لَیْتَمَا وغیرہ۔

❖ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

❖ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ"

❖ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ

❖ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ

❖ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ

❖ اَنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ"

﴿جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر کا مفہوم پیدا کرنا﴾

جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر یعنی ''ہی'' کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے

☆ مبتدا اور خبر کے درمیان حالت رفع والی ضمیر لائیں جو مبتدا کے مطابق ہو۔

☆ خبر کو معرفہ بنا دیں (اگر معرفہ نہ ہو) مثلاً

۱) **اَللّٰهُ غَفُوْرٌ**

i) اَللّٰهُ هُوَ غَفُوْرٌ

ii) اَللّٰهُ هُوَ الْغَفُوْرُ (اللہ ہی بخشنے والا ہے)

۲) **اَلْقُرْاٰنُ حَقٌّ**

i) اَلْقُرْاٰنُ هُوَ حَقٌّ

ii) اَلْقُرْاٰنُ هُوَ الْحَقُّ (قرآن ہی حق ہے)

درج ذیل جملوں میں حصر کا مفہوم پیدا کریں

۱) اُولٰئِكَ مُفْلِحُوْنَ

۲) اَلْكَافِرُوْنَ ظَالِمُوْنَ

۳) اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ فَائِزُوْنَ

۴) هٰذَا كِتَابُكَ

۵) اَلْاٰخِرَةُ دَارُ الْقَرَارِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱) یقیناً اللہ ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

۲) یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے

۳) یقیناً وہ ہی سننے والا جاننے والا ہے

۴) یقیناً وہ ہی بے وقوف ہیں

۵) یقیناً وہ ہی فساد کرنے والے ہیں

۶) (اللہ نے فرمایا) یقیناً میں ہی اللہ ہوں

مندرجہ ذیل جملے میں حصر کا مفہوم پیدا کر کے اِنَّ اور لامِ تاکید کا اضافہ کریں

اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ حَيَوَانٌ (آخری گھر (آخرت کا گھر) زندگی ہے)

جملہ اسمیہ کو منفی بنانا

جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے اس کے شروع میں زیادہ تر "مَا" یا "لَيْسَ" کا اضافہ کرتے ہیں "مَا" یا "لَيْسَ" کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے مثلاً

زَيْدٌ صَالِحٌ (زید نیک ہے)

مَا / لَيْسَ (زَيْدٌ صَالِحٌ)

مَا زَيْدٌ صَالِحًا _____ زید نیک نہیں ہے

لَيْسَ زَيْدٌ صَالِحًا _____ زید نیک نہیں ہے

اَلرَّجُلُ طَوِيْلٌ (آدمی لمبا ہے)

لَيْسَ الرَّجُلُ طَوِيْلًا (آدمی لمبا نہیں ہے)

هٰذَا بَشَرٌ (یہ بشر ہے)

مَا هٰذَا بَشَرًا (یہ بشر نہیں ہے)

عربی سیکھنے کی اس Stage پر "لَيْسَ" کا استعمال صرف اس وقت کریں جب مبتدا

☆ واحد مذکر ہو

☆ ضمیر نہ ہو

جملہ اسمیہ پر "مَا" یا "لَيْسَ" کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا اور خبر بالترتیب "مَا" یا "لَيْسَ" کا اسم اور خبر کہلاتے ہیں۔

"مَا" یا "لَيْسَ" کی خبر پر حرف جار "بِ" کے داخل ہونے سے خبر حالت جر میں چلی جاتی ہے اور منفی جملے میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

مَا اللّٰهُ غَافِلًا (اللہ غافل نہیں ہے)

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ (اللہ ہرگز غافل نہیں ہے

عربی میں ترجمہ کریں

۱) لڑکا محنتی نہیں ہے

۲) لڑکا بالکل محنتی نہیں ہے

۳) وہ ہرگز مومن نہیں ہے

۴) دو لڑکیاں سچی نہیں ہیں

۵) لڑکے نیک نہیں ہیں

۶) وہ (اشارہ) ہرگز مومن نہیں ہیں

۷) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں

۸) تم ہرگز مجنوں نہیں ہو

۹) عورتیں جھوٹی نہیں ہیں

۱۰) طالبات حاضر نہیں ہیں

جملہ اسمیہ پر حرف "لَا" داخل کرنے سے بھی نفی کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور "لَا" بھی وہی عمل کرتا ہے جو "مَا" اور "لَیسَ" کرتے ہیں لیکن "مَا" اور "لَا" کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ "لَا" کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے

لَا وَلَدٌ صَالِحًا (کوئی لڑکا نیک نہیں ہے)

لَا رَجُلٌ مُجْتَهِدًا (کوئی آدمی محنتی نہیں ہے)

﴿لائے نفی جنس﴾

اگر لا کے بعد کوئی نکرہ اسم بغیر تنوین کے حالت نصب میں نظر آئے تو اس اسم کی پوری جنس کی نفی ہو جاتی ہے یہ لا لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔ اردو میں اِس لا کا ترجمہ درج ذیل انداز میں کیا جا سکتا ہے۔

۱) کوئی ______ ہی نہیں
۲) کسی قسم کا ______ ہے ہی نہیں
۳) کوئی بھی ______ نہیں

- لَا رَيْبَ فِيْهِ
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
- لَا خَالِقَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَالِكَ اِلَّا اللّٰهُ
- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
- لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ
- لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ
- لَا مُضِلَّ لَهٗ
- لَا هَادِيَ لَهٗ
- لَا سَهْلَ

جملے میں زور پیدا کرنے کا ایک اور انداز:

ہم کہتے ہیں عبادت کے لائق اللہ ہے تو یہ ایک سادہ سی خبر ہے، لیکن جب ہم کہتے ہیں کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے تو یہ خبر تو وہی رہتی ہے مگر بات کا لہجہ بدل جاتا ہے، عربی زبان میں یہ اسلوب درج ذیل طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔

۱) مَا ______ اِلَّا ______
۲) لَا ______ اِلَّا ______
۳) اِنْ ______ اِلَّا ______

- مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
- اِنْ هٰذَا اِلَّا ذِكْرٌ

حروفِ ندا

ندا کے معنی ہیں "بلانا یا پکارنا" ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں مثلاً اردو میں "اے لڑکے" اور "ارے بھائی"

کسی کو پکارنے کے لیئے جو الفاظ استعمال کیئے جاتے ہیں انھیں حروفِ ندا کہتے ہیں اور جسکو پکارا جائے وہ مُنادٰی کہلاتا ہے جیسے "اے لڑکے" میں "اے" حرف ندا ہے اور "لڑکا" منادٰی۔ عربی میں پکارنے کے لیئے زیادہ تر حرف "یا" استعمال ہوتا ہے۔

حرفِ ندا "یا" کے استعمال کی مختلف صورتیں:

۱) منادٰی اگر مفرد لفظ ہو جیسے زَیْدٌ، نَارٌ، مَرْيَمُ، اِبْرَاهِيْمُ، مُوْسٰى تو جن اسماء پر تنوین آتی ہے انکی تنوین ختم ہو جاتی ہے۔

یَا + زَیْدٌ = یَا زَیْدُ (اے زید)

یَا + نَارٌ = یَا نَارُ (اے آگ)

یَا + مَرْيَمُ = یَا مَرْيَمُ (اے مریم)

یَا + اِبْرَاهِيْمُ = یَا اِبْرَاهِيْمُ (اے ابراہیم)

یَا + مُوْسٰى = یَا مُوْسٰى (اے موسیٰ)

۲) منادٰی اگر معرف باللام ہو جیسے "اَلرَّجُلُ، "اَلْبِنْتُ" تو مذکر کے لیئے حرف ندا اور منادٰی کے درمیان "اَيُّهَا" اور مؤنث کے لیئے "اَيَّتُهَا" کا اضافہ کرتے ہیں۔

مذکر	مؤنث
یَا + اَلرَّجُلُ = یَا اَيُّهَا الرَّجُلُ	یَا + اَلْبِنْتُ = یَا اَيَّتُهَا الْبِنْتُ
یَا + اَلنَّبِيُّ = یَا اَيُّهَا النَّبِيُّ	یَا + اَلطِّفْلَةُ = یَا اَيَّتُهَا الطِّفْلَةُ
یَا + اَلْاِنْسَانُ = یَا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ	یَا + اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ = یَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

۳) منادٰی اگر مرکب اضافی ہو جیسے عَبْدُاللّٰهِ، اُخْتُ هٰرُوْنَ، تو حرف ندا مضاف کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔

یَا + عَبْدُاللّٰهِ = یَا عَبْدَاللّٰهِ

یَا + اُخْتُ هٰرُوْنَ = یَا اُخْتَ هٰرُوْنَ

یَا + رَبُّنَا = یَا رَبَّنَا

نوٹ: عربی میں میم مشدد (مّ) بھی حرف ندا ہے لیکن

☆ منادی کے بعد آتا ہے

☆ صرف اللہ کے ساتھ مخصوص ہے (اسلام سے پہلے بھی اور آج بھی)

اَللّٰہُ + مّ = اَللّٰھُمَّ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے آسمانوں اور زمین کے رب

۲۔ اے جیل کے دو ساتھیو

۳۔ اے میری قوم

۴۔ اے میرے بیٹو

۵۔ اے اسرائیل کے بیٹو

﴾جملہ اسمیہ کو سوالیہ بنانا﴿

سوال دو طرح کے ہوتے ہیں

☆ جن کا جواب ہاں یا ناں میں دیا جا سکے مثلاً "کیا یہ قلم ہے"

☆ جن کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو مثلاً "یہ کیا ہے"

پہلی قسم کے سوالوں کے لئے جملہ اسمیہ کے شروع میں " أ " یا " هَلْ " لگادیں " أ " یا " هَلْ " کو حروف استفہام کہتے ہیں حروف استفہام کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

أیا هَلْ / زَیْدٌ صَالِحٌ (کیا زید نیک ہے)

هَلِ الرَّجُلُ صَالِحٌ (کیا آدمی نیک ہے)

نوٹ: معرف باللام اسماء پر فی الحال " أ " کی بجائے " هَلْ " لگائیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

۱) کیا زید نیک ہے؟

۲) ہاں وہ نیک ہے

۳) کیا دونوں لڑکیاں سچی ہیں؟

۴) کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟

۵) کیا حامد زید کا لڑکا ہے؟

سوالات کی وہ قسم جس کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو انکے لئے اسمائے استفہام استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اسمائے استفہام

۱۔ مَا (کیا What)

مَا هٰذَا (یہ کیا ہے)

مَا اسْمُکَ (تیرا نام کیا ہے)

۲۔ مَنْ (کون Who)

مَنْ أَنْتَ (تو کون ہے)

مَنْ رَبُّکَ (تیرا رب کون ہے)

۳۔ کَیْفَ (کیسا How)

کَیْفَ اَنْتَ (تو کیسا ہے)

کَیْفَ حَالُکَ (تیرا حال کیسا ہے)

۴۔ اَیْنَ (کہاں Where)

اَیْنَ اَخُوْكَ (تیرا بھائی کہاں ہے)

اَیْنَ الْمَفَرُّ (فرار کی جگہ کہاں ہے)

۵۔۶ . مَتٰی۔اَ یَّانَ (کب When)

مَتٰی نَصْرُاللّٰهِ (اللہ کی مدد کب آئے گی)

مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ (یہ وعدہ کب پورا ہوگا)

اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ (قیامت کا دن کب آئے گا)

۷۔ اَنّٰی (کہاں سے، کیونکر Where from)

اَنّٰی لَكَ هٰذَا (یہ تیرے لیے کہاں سے (آیا)؟)

اَنّٰی لَهُمُ الذِّکْرٰی (ان کے لیے نصیحت کہاں؟)

۸۔ اَیٌّ (کونسا Which)

اَیُّ شَیْءٍ (کونسی چیز)

اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ (دو فریقوں میں سے کونسا)

اَیُّکُمْ (تم میں سے کون)

۹۔ کَمْ (کتنا۔بہتر سے How many, How much)

دو طرح سے استعمال ہوتا ہے

ا) کَمْ استفہامیہ:

جسکے بعد والا اسم واحد، نکرہ اور حالت نصب میں ہوتا ہے۔

کَمْ کِتَابًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں)

کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ (تیری عمر کتنے سال ہے؟)

۲) کمْ خبریہ:

جسکے بعد والا اسم حالت جر میں ہوتا ہے اور اس سے پہلے عام طور پر حرف جار" مِنْ "ہوتا ہے۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ

اسمائے استفہام کے شروع میں حروف جارہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حروف جارہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔

۱۔ لِ + مَا = لِمَا یا لِمَ (کیوں۔ کس لیے)

لِمَ اَنْتَ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ

۲۔ فِيْ + مَا = فِيْمَا (کس چیز میں)

فِيْمَا اَنْتَ مَشْغُوْلٌ

۳۔ مِنْ + مَا = مِمَّا۔ مِمَّ (کس چیز سے)

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۴۔ عَنْ + مَا = عَمَّا۔ عَمَّ (کس چیز کی نسبت سے)

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ

۵۔ لِ + مَنْ = لِمَنْ (کس کے لیے)

لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

۶۔ مِنْ اَيْنَ (کہاں سے)

مِنْ اَيْنَ اَنْتَ

۷۔ اِلٰى اَيْنَ (کہاں کو)

اِلٰى اَيْنَ اَنْتَ ذَاهِبٌ

۸۔ الٰی مَتٰی (کب تک)

الٰی مَتٰی اَنْتَ رَاجِعٌ

۹۔ بِکَمْ (کتنے میں)

بِکَمْ ھٰذِہِ الْبَقَرَۃُ

﴿اسمائے موصولہ﴾

اردو میں جو کام ''ج'' سے شروع ہونے والے الفاظ جو/ جس/ جہاں/ جونسا وغیرہ جیسے الفاظ سے لیا جاتا ہے انگریزی اور عربی میں یہ کام دو طرح سے لیا جاتا ہے۔

انگریزی میں:

۱) That اور Those کے اسمائے اشارہ کو استعمال کر کے جیسے

All that glittres is not Gold

۲) Interrogative Nouns کو جملے کے درمیان میں لا کر

God helps those who help themselves

The book which i have read is veryuseful.

عربی میں:

۱) اسمائے استفہام کے استعمال سے

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ

نوٹ: (زیادہ تر ''مَا'' اور ''مَنْ'' استعمال ہوتے ہیں)

۲) اور عربی زبان میں علیحدہ سے اسمائے موصولہ بھی وضع کیے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں

	واحد	مثنّٰی رفع	مثنّٰی نصب/جر	جمع
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَللَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّتَیْنِ	اَللَّاتِیْ اَللَّائِیْ

اسمائے موصولہ کے متعلق ضروری باتیں:

☆ اسمائے موصول مبنی ہیں سوائے مثنّٰی کے

☆ اسم موصول چونکہ مبہم ہوتا ہے اس سے واضح نہیں ہوتا کہ کون مراد ہے

اس لیے اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیے اس کے بعد ایک جملہ (یا مرکب) لایا جاتا ہے جسے "صِلہ" کہتے ہیں اسم موصول اور صلہ مل کر جملے کا حصہ بنتے ہیں۔

اَلرَّجُلُ الَّذِیْ عِنْدَكَ كَاذِبٌ"

(وہ شخص جو تیرے پاس ہے جھوٹا ہے)

اِس جملے میں "اَلَّذِیْ" اسم موصول اور "عِنْدَكَ" اس کا صلہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ وہ لڑکا جو مسجد میں ہے زید کا بھائی ہے

۲۔ وہ لڑکی جو معلّمہ کے سامنے ہے ذہین ہے

۳۔ وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں

۴۔ وہ کتاب جو میز پر ہے زید کی ہے

۵۔ وہ عورتیں جو گھر میں ہیں مومنات ہیں

میرا گھر

یہ میرا گھر ہے۔میرا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ اس میں ایک باغ ہے۔ میرا گھر وسیع ہے۔ یہ میرا کمرہ ہے۔اس میں ایک بڑا پنکھا ہے۔یہ میرا پلنگ، یہ میری کرسی اور یہ میری میز ہے۔میری کتابیں میز پر ہیں۔میرے کمرے میں ایک خوبصورت گھڑی ہے۔میرا ایک بھائی ہے۔اسکا نام اسامہ ہے۔میری ایک بہن ہے۔اسکا نام زینب ہے۔یہ میرے بھائی کا کمرہ اور وہ میری بہن کا کمرہ ہے۔میرے بھائی کا کمرہ بڑا اور میری بہن کا کمرہ چھوٹا ہے۔میرے بھائی کا کمرہ میرے کمرے کے سامنے اور میری بہن کا کمرہ کچن کے سامنے ہے۔میرے والدین اُس بڑے کمرے میں ہیں۔ہم سب مطمئن ہیں۔

سامنے	أَمَامَ	کچن	مَطْبَخٌ	بہن	أُخْتٌ
باغ	حَدِيْقَةٌ	مطمئن	مُطْمَئِنٌ	بڑا	كَبِيْرٌ
پلنگ	سَرِيْرٌ	خوبصورت	جَمِيْلٌ	چھوٹا	صَغِيْرٌ
میز	مَكْتَبٌ	پنکھا	مِرْوَحَةٌ		
گھڑی	سَاعَةٌ	بھائی	أَخٌ		

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

(حصّہ دوئم)

مرتب: عامر سہیل

﴿فعل﴾

کلمہ کی وہ قسم جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو کسی زمانے میں ظاہر کرے اسے فعل کہتے ہیں۔ زمانے تین ہیں، ماضی، حال اور مستقبل۔
ہم جانتے ہیں کہ اردو اور انگریزی میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ فعل ماضی Past Tense (جس میں کسی کام کے گزرے ہوئے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)
۲۔ فعل حال Present Tense (جس میں کسی کام کے موجودہ زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)
۳۔ فعل مستقبل Future Tense (جس میں کسی کام کے آنے والے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

عربی زبان میں ان تین زمانوں کے لیئے دو فعل استعمال ہوتے ہیں

۱۔ فعل ماضی (زمانہ ماضی کے لیئے)
۲۔ فعل مضارع (زمانہ حال اور مستقبل کے لیئے)

فعل کا باقاعدہ آغاز کرنے سے پہلے چند باتیں ذہن میں واضح کر لیں۔

مادہ اور وزن کا مفہوم:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس کے ۹۹ فیصد الفاظ ایسے ہیں جن کی بنیاد کسی نہ کسی تین حروف پر ہوتی ہے۔ ان تین حروف کو ''مادہ'' کہا جاتا ہے۔ دوسری اہم چیز عربی زبان میں استعمال ہونے والی مختلف ''Dies'' ہیں جن میں سے ہر ''Die'' ایک خاص مفہوم رکھتی ہے۔ ان ''Dies'' کو وزن کہا جاتا ہے۔

فا، عین اور لام تین حروف کو ''Standard'' مان کر مادہ اور وزن کا ایک نظام ترتیب دیا گیا ہے۔

مختلف مادوں کو مختلف ''Dies'' میں ڈالنے کے بعد جو الفاظ بنتے ہیں۔ ان الفاظ کے معنی میں مادہ اور وزن دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے مثلاً ''ك ت ب'' تین حروف پر مشتمل ایک مادہ ہے جو لکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور (ـَ ا ـِ ـٌ) ایک ''Die'' ہے جو کام کرنے والے کا مفہوم دینے کے لیئے استعمال ہوتی ہے۔ جب ''ك ت ب'' مادے کو اس ''Die'' میں ڈالا جائے گا تو لفظ بنے گا۔ کَاتِب'' جس کے معنی ہونگے '' لکھنے والا''

اسی طرح (مَ ـْ ـُ وْ ـٌ) ایک ''Die'' ہے جس میں ''جس پر کام ہوا ہو'' کا مفہوم ہوتا ہے۔
جب ''ك ت ب'' مادے کو اِس ''Die'' میں ڈالیں گے تو لفظ بنے گا مَكْتُوْب'' جس کے معنی ہونگے ''لکھا ہوا''

درج ذیل مادوں اور ''Dies'' کو استعمال کر کے مختلف الفاظ بنائیں

مادہ	وزن	وزن
ع ب د	'' ا ـ ''	'' مَ ـْ ـُ وْ ''
س ج د	'' ا ـ ''	'' مَ ـْ ـُ وْ ''
ع ل م	'' ا ـ ''	'' مَ ـْ ـُ وْ ''
ظ ل م	'' ا ـ ''	'' مَ ـْ ـُ وْ ''
ح م د	'' ا ـ ''	'' مَ ـْ ـُ وْ ''
ق ت ل	'' ا ـ ''	'' مَ ـْ ـُ وْ ''

☆ عربی زبان میں مادے اور وزن کے نظام کو سمجھ لینے سے افعال کے استعمال کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

☆ عربی زبان میں ۹۹ فیصد افعال ایسے ہیں جن کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثُلاثی کہتے ہیں۔

☆ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ صیغے کہلاتے ہیں۔

☆ کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہوتی ہے۔

☆ ضمائر تین طرح کے ہوتے ہیں ۱) غائب کے ضمائر ۲) حاضر کے ضمائر ۳) متکلم کے ضمائر

☆ ضمیر کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں جبکہ عربی میں اِسے فعل کی تصریف کہا جاتا ہے۔

☆ اردو میں فعل کی گردان بعض افعال میں مذکر اور مؤنث کے فرق کے ساتھ ہوتی ہے

مثلاً

وہ گیا	وہ گئے	وہ گئی	وہ گئیں
تو گیا	تم گئے	تو گئی	تم گئیں
میں گیا	ہم گئے	میں گئی	ہم گئیں

☆ جبکہ بعض افعال میں مذکر اور مؤنث یکساں رہتا ہے

مثلاً

اُس نے مارا	انھوں نے مارا
تو نے مارا	تم نے مارا
میں نے مارا	ہم نے مارا

☆ اردو کے برعکس انگریزی میں گردان متکلم سے شروع ہو کر غائب پر ختم ہوتی ہے

مثلاً

We Went　　I Went

You Went

They Went　　He Went

☆ اردو اور انگریزی کی گردان کے ہر صیغے میں فعل کے ساتھ ایک ضمیر بھی لانی پڑتی ہے جبکہ عربی میں صیغے ہی اسطرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں متعلقہ ضمیر چھپی ہوئی تصور کی جاتی ہے اور اسے صیغے کی بناوٹ سے سمجھا جا سکتا ہے۔

فعل ماضی اور جملہ فعلیہ

وہ فعل جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل ماضی کہلاتا ہے۔

فعل ماضی کی گردان

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
متکلم	مذکر	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	
1st Person	مؤنث			

مندرجہ بالا گردان کے ہر صیغے کا اردو میں ترجمہ کچھ اسطرح ہوگا

فَعَلَ	اُس (ایک مذکر) نے کیا
فَعَلَا	اُن (دو مذکر) نے کیا
فَعَلُوْا	اُن (سب مذکر) نے کیا
فَعَلَتْ	اُس (ایک مؤنث) نے کیا
فَعَلَتَا	اُن (دو مؤنث) نے کیا
فَعَلْنَ	اُن (سب مؤنث) نے کیا
فَعَلْتَ	تو (ایک مذکر) نے کیا
فَعَلْتُمَا	تم (دو مذکر) نے کیا
فَعَلْتُمْ	تم (سب مذکر) نے کیا
فَعَلْتِ	تو (ایک مؤنث) نے کیا
فَعَلْتُمَا	تم (دو مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُنَّ تم (سب مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُ میں (مذکر/مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَا ہم (دو یا سب مذکر/مؤنث) نے کیا

مادے اور وزن کے نظام کے سمجھ لینے کے بعد آپ کے سامنے فعل ماضی کا ایک وزن " فَعَلَ " آیا۔ اب ہم فعل ماضی کے دو اور اوزان " فَعِلَ " اور " فَعُلَ " کی گردان کریں گے۔ آپ نوٹ کریں گے کہ ان تینوں گردانوں میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعِلَ	فَعِلَا	فَعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعِلَتْ	فَعِلَتَا	فَعِلْنَ
حاضر	مذکر	فَعِلْتَ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعِلْتِ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ
متکلم	مذکر	فَعِلْتُ	فَعِلْنَا	
1st Person	مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعُلَ	فَعُلَا	فَعُلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعُلَتْ	فَعُلَتَا	فَعُلْنَ
حاضر	مذکر	فَعُلْتَ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعُلْتِ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُنَّ
متکلم	مذکر	فَعُلْتُ	فَعُلْنَا	
1st Person	مؤنث			

عربی زبان میں کونسا مادہ فعل ماضی کے کس وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ آپکو لغت اور محاورے سے معلوم ہوگا۔ اب ہم تینوں اوزان پر آنے والے مختلف افعال کی پریکٹس کرتے ہیں۔ جو تین فہرستوں میں دیے گئے ہیں۔ ان تین فہرستوں میں موجود مواد کو ہم نے بنیاد بنا کر بہت سے نتائج نکالنے ہیں لہٰذا ان فہرستوں کو آپ نے اچھی طرح سمجھنا ہے اور یاد کرنا ہے۔

۱۔ فَعَلَ

۱۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا
۲۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا
۳۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا
۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا
۶۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی
۷۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا
۸۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا
۹۔	غَفَلَ	وہ غافل ہوا
۱۰۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا
۱۱۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا
۱۲۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا
۱۳۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا
۱۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا
۱۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا
۱۶۔	ذَهَبَ	وہ گیا
۱۷۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا
۱۸۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا
۱۹۔	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا
۲۰۔	رَجَعَ	وہ لوٹا
۲۱۔	بَلَغَ	وہ پہنچا

۲۲۔	جَهَدَ	اُس نے کوشش کی
۲۳۔	نَفَعَ	اُس نے نفع دیا
۲۴۔	نَظَرَ	اُس نے دیکھا
۲۵۔	نَزَلَ	وہ اترا
۲۶۔	صَدَقَ	اُس نے سچ کہا
۲۷۔	كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا
۲۸۔	شَكَرَ	اُس نے شکر کیا
۲۹۔	نَقَصَ	اُس نے کمی کی
۳۰۔	تَرَكَ	اُس نے چھوڑا

۲۔ فَعِلَ

۱۔	فَرِحَ	وہ خوش ہوا
۲۔	عَمِلَ	اُس نے عمل کیا
۳۔	عَلِمَ	اُس نے جانا
۴۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا
۵۔	قَدِمَ	وہ آیا
۶۔	حَمِدَ	اُس نے حمد کی
۷۔	سَمِعَ	اُس نے سُنا
۸۔	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا
۹۔	شَرِبَ	اُس نے پیا
۱۰۔	حَفِظَ	اُس نے یاد کیا
۱۱۔	رَحِمَ	اُس نے رحم کیا
۱۲۔	رَكِبَ	وہ سوار ہوا
۱۳۔	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی
۱۴۔	قَبِلَ	اُس نے قبول کیا
۱۵۔	مَرِضَ	وہ بیمار ہوا

۳۔ فَعُلَ

۱۔	قَرُبَ	وہ قریب ہوا
۲۔	بَعُدَ	وہ دور ہوا
۳۔	كَرُمَ	وہ باعزت ہوا
۴۔	ثَقُلَ	وہ بھاری ہوا
۵۔	ضَعُفَ	وہ کمزور ہوا

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ہم نے ماضی کے جو تین اوزان پڑھے ہیں ان کی گردان میں استعمال ہونے والا ہر صیغہ ایک مکمل جملہ فعلیہ ہے اور ہر صیغے میں ایک فاعل ضمیر کی صورت میں موجود ہے اور چھپا ہوا ہے۔فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے لہذا ہر صیغے میں چھپی ہوئی ضمیر بھی حالت رفع والی ضمیر ہوگی یعنی

عَبَدَ	میں	هُوَ
خَرَجَا	میں	هُمَا
سَجَدُوْا	میں	هُمْ
شَرِبَتْ	میں	هِيَ
دَخَلَتَا	میں	هُمَا
ذَهَبْنَ	میں	هُنَّ
خَلَقْتَ	میں	أَنْتَ
مَرِضْتُمَا	میں	أَنْتُمَا
جَلَسْتُمْ	میں	أَنْتُمْ
ضَحِكْتِ	میں	أَنْتِ
فَرِحْتُمَا	میں	أَنْتُمَا
صَدَقْتُنَّ	میں	أَنْتُنَّ
قَرُبْتُ	میں	أَنَا
نَصَرْنَا	میں	نَحْنُ

جملہ فعلیہ میں فاعل اسم ظاہر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور ہم نے پڑھ لیا ہے کہ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے

زید داخل ہوا	دَخَلَ زَيْدٌ
اللہ نے پیدا کیا	خَلَقَ اللّٰهُ
ابراھیم نے مدد کی	نَصَرَ اِبْرَاهِيْمُ
ایوب نے صبر کیا	صَبَرَ اَيُّوْبُ
موسیٰ نکلے	خَرَجَ مُوْسٰى

جملہ فعلیہ کا اہم ترین قاعدہ:

- جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا چاہے فاعل واحد ہو مثنٰی ہو یا جمع ہو

کسی معلم نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمٌ
(کوئی سے) دو معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمَانِ
(کچھ) معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمُوْنَ

البتہ جنس کا لحاظ رکھا جائے گا

(کسی) معلمہ نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ
(کوئی سی) دو معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ
(کچھ) معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ

- فاعل اگر غیر عاقل (مذکر/مؤنث) کی جمع مکسر ہو تو فعل مؤنث آئے گا

اُونٹ گئے	ذَهَبَتِ الْجِمَالُ
اُونٹنیاں گئیں	ذَهَبَتِ النُّوْقُ

- مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کا مذکر یا مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے

۱) فاعل اگر عاقل (مذکر یا مؤنث) کی جمع مکسر ہو

مرد داخل ہوئے	دَخَلَ الرِّجَالُ	یا	دَخَلَتِ الرِّجَالُ
عورتیں داخل ہوئیں	دَخَلَتِ النِّسَاءُ	یا	دَخَلَ النِّسَاءُ

۲) فاعل اگر اسم جمع (Collective Noun) ہو

قوم غالب ہوئی غَلَبَ الْقَوْمُ یا غَلَبَتِ الْقَوْمُ

۳) فاعل اگر غیر حقیقی مؤنث ہو

سورج طلوع ہوا طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ

۴) فاعل اگرچہ حقیقی مؤنث ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو

فاطمہ نے آج پڑھا قَرَءَ تِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ یا قَرَءَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ زید گیا

۲۔ حامد نے مدد کی

۳۔ کسی گواہی دینے والے نے گواہی دی

۴۔ مسلمانوں نے سجدہ کیا

۵۔ تم نے ظلم کیا

۶۔ عورتیں کامیاب ہوئیں

۷۔ تم دونوں نے صبر کیا

۸۔ ہم نے شکر کیا

۹۔ معلمات بیٹھیں

۱۰۔ اللہ نے سنا

۱۱۔ (کچھ) مرد آئے

۱۲۔ وہ بیٹھے

۱۳۔ ابراہیم بیمار ہوا

۱۴۔ لڑکیوں نے پڑھا

۱۵۔ دو مسلمانوں نے مدد کی

﴿جملہ فعلیہ میں مفعول کا استعمال﴾

جس اسم پر فعل واقع ہو اسے مفعول کہتے ہیں۔ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی انھیں لازم افعال (Intransitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً زید گیا ۔ حامد آیا

جبکہ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ انھیں متعدی افعال (Transitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے پانی پیا ۔ حامد نے محمود کو مارا

ہم جانتے ہیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے۔ اور ترتیب کے لحاظ سے عام طور پر فاعل کے بعد آتا ہے۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کچھ اسطرح ہوگا۔

لڑکے نے پانی پیا	شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ
حامد نے محمود کو مارا	ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا

نوٹ: اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کیلیے پہلے فعل، فاعل اور مفعول کا تعین کریں۔ پھر جملہ فعلیہ کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے جملہ فعلیہ کی ترتیب کے مطابق ترجمہ کریں۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اللہ نے زمین کو پیدا کیا

۲۔ اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا

۳۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

۴۔ حامد نے محمود کی مدد کی

۵۔ زید نے دو لڑکوں کو مارا

۶۔ میں نے قرآن پڑھا

۷۔ مسلمانوں نے کافروں کو قتل کیا

۸۔ ہم نے قرآن سنا

۹۔ مسلمان نے گائے کو ذبح کیا

۱۰۔ زینب نے سبق یاد کیا

۱۱۔ دو لڑکیوں نے لڑکے کو مارا

۱۲۔ اللہ نے مومنوں سے وعدہ کیا

۱۳۔ ابراہیم نے اُسامہ کی مدد کی

۱۴۔ داود نے جالوت کو قتل کیا

۱۵۔ دو چوروں نے مال چرایا

۔ کچھ متعدی افعال ایسے ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لیئے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے ایسے افعال اَلْمُتَعَدِّی اِلٰی مَفْعُوْلَیْن کہلاتے ہیں۔ ایسی صورت میں دونوں مفعول حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ نے زمین کو ایک فرش بنایا	جَعَلَ اللّٰہُ الْاَرْضَ فِرَاشًا
اللہ نے آسمان کو ایک چھت بنایا	جَعَلَ اللّٰہُ السَّمَاءَ بِنَاءً
حامد نے محمود کو ایک عالم گمان کیا	حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا

جملہ فعلیہ میں اسم ضمیر بطور مفعول

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فاعل کی طرح مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آتا ہے۔ مثلاً حامد نے محمود کو مارا کی بجائے ہم کہیں کہ اُس نے اُس کو مارا تو اس جملہ میں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے لہذا ضمیر بھی حالت نصب والی ہی استعمال کریں گے۔

اس نے مارا	ضَرَبَ
اس نے اس کو مارا	ضَرَبَهٗ
اس نے ان دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَهُمَا
اس نے ان (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَهُمْ
اس نے اس (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهَا
اس نے ان دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهُمَا
اس نے ان (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهُنَّ
اس نے تجھ (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكَ
اس نے تم دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكُمَا
اس نے تم (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَكُمْ
اس نے تجھ (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكِ
اس نے تم دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكُمَا
اس نے تم (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكُنَّ

- یائے متکلم کے مفعول آنے کی صورت میں یائے متکلم کی ماقبل کسرہ کی demand پوری کرنے کے لیئے فعل اور یائے متکلم کے درمیان ایک نون لایا جاتا ہے جسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ فعل چونکہ یائے متکلم کی زیر والی demand پوری نہیں کرتا لہذا اِس نون وقایہ کو زیر دے دی جاتی ہے۔

اس نے مجھ (مذکر رمؤنث) کو مارا	ضَرَبَنِیْ
اس نے ہم (دو رسب رمذکر رمؤنث) کو مارا	ضَرَبَنَا

- فعل ماضی کے جمع مذکر غائب کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں آنے والا الف لکھنے میں نہیں آتا۔

انھوں نے حامد کو مارا	ضَرَبُوْا حَامِدًا
انھوں نے اُس کو مارا	ضَرَبُوْهُ

- فعل ماضی کے جمع مذکر حاضر کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر حاضر کے صیغے کے آخر میں آنے والا "تُمْ" "تُمُوْ" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تم (سب) نے حامد کو مارا	ضَرَبْتُمْ حَامِدًا
تم (سب) نے اُس کو مارا	ضَرَبْتُمُوْهُ

- جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو اور مفعول اسم ضمیر ہو تو جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب بدل جاتی ہے اور مفعول فاعل سے پہلے فعل ہی کے ساتھ متصل (attach) ہو کر آتا ہے۔

حامد نے اس کو مارا	ضَرَبَهٗ حَامِدٌ
حامد نے تجھ (مذکر) کو مارا	ضَرَبَکَ حَامِدٌ
حامد نے مجھے مارا	ضَرَبَنِیْ حَامِدٌ

- بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل اور مفعول کے علاوہ بھی کچھ اجزاء ہوتے ہیں انھیں متعلق فعل کہا جاتا ہے۔ فعل لازم ہونے کی صورت میں انھیں فاعل کے بعد اور فعل متعدی ہونے کی صورت میں انھیں مفعول کے بعد لایا جاتا ہے مثلاً

زید کرسی پر بیٹھا	جَلَسَ زَیْدٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ
فاطمہ گھر میں داخل ہوئی	دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فِی الْبَیْتِ
ابراہیم مسجد سے گھر کی طرف گیا	ذَهَبَ اِبْرَاهِیْمُ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَی الْبَیْتِ
اسامہ نے ابراھیم کو کوڑے سے مارا	ضَرَبَ اُسَامَةُ اِبْرَاهِیْمَ بِالسَّوْطِ

﴾جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال﴿

بعض مرتبہ جملہ فعلیہ میں فاعل مرکب کی صورت میں استعمال ہوتا ہے تو کبھی مفعول اور کبھی دونوں مثلاً

حامد کا بھائی خوش ہوا	فَرِحَ اَخُوْ حَامِدٍ	(فاعل بطور مرکب)
زید نے حامد کے بھائی کو مارا	ضَرَبَ زَيْدٌ اَخَا حَامِدٍ	(مفعول بطور مرکب)
مسجد کے امام نے ایک طویل خطبہ پڑھا	قَرَءَ اِمَامُ الْمَسْجِدِ خُطْبَةً طَوِيْلَةً	(فاعل اور مفعول دونوں مرکب)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ عظیم اللہ نے سچ کہا

۲۔ تیرے رب نے مدد کی

۳۔ محمود کے دونوں لڑکے بیمار ہو گئے

۴۔ لوگوں نے خطیب کا کلام سُنا

۵۔ اللہ نے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیا

۶۔ سکول کے چوکیدار نے سکول کا دروازہ کھولا

۷۔ اِس سکول کے لڑکے نے اُس سکول کے لڑکے کو مارا

۸۔ میرا دوست ہنسا

۹۔ میں نے اپنے دوست کی مدد کی

۱۰۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

۱۱۔ اللہ نے ہماری مدد کی

۱۲۔ تو نے اُس کو مارا

۱۳۔ تم (سب مؤنث) نے اُس (مذکر) کی مدد کی

۱۴۔ تم دونوں نے حامد کا قلم چرایا

۱۵۔ زید کے بھائی نے تم دونوں کو طلب کیا

۱۶۔ مسلمانوں نے گائے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا

۱۷۔ دو چور گھر میں داخل ہوئے اور انھوں نے مال چُرایا

۱۸۔ موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے

۱۹۔ تیرے لڑکے نے مجھے مارا

۲۰۔ حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق یاد کیا

۲۱۔ فاطمہ اور زینب گھر میں داخل ہوئیں اور انہوں نے کھانا کھایا

۲۲۔ کچھ مرد آئے، وہ بیٹھے پھر چلے گے

۲۳۔ تم (سب) نے چھوٹے لڑکے کو مارا

۲۴۔ اللہ نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا

۲۵۔ ابراہیم کے چھوٹے لڑکے نے زید کے بڑے لڑکے کو مارا

﴿فعل کے ساتھ صِلَہ Preposition کا استعمال﴾

انگریزی زبان کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ Verb کے ساتھ Preposition کا استعمال Verb کے مفہوم کو بدل دیتا ہے مثلاً

To give	دینا
To give up	ترک کر دینا

اسی طرح

To look	دیکھنا
To look for	تلاش کرنا
To look after	دیکھ بھال کرنا
To look into	غور کرنا

اور

To break	توڑنا
To break out	پھیل جانا

اور

To bear	برداشت کرنا
To bear out	تصدیق کرنا

عربی زبان میں اس مقصد کے لیئے حروف جارہ استعمال کیئے جاتے ہیں جنہیں "صلہ" کہتے ہیں۔ حروف جارہ کے بدلنے سے فعل کے معنی میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کس فعل کے ساتھ کون سا صِلہ کیا معنی دیتا ہے؟ اس کے لیئے کوئی لگے بندھے اصول نہیں ہوتے یہ سب اہل زبان کے محاورے کے مطابق ہوتا ہے۔ مطالعے کی کثرت اور عربی لغت (Dictionary) اس سلسلے میں ہمیں مدد دیں گے۔

بعض افعال اور ان کے ساتھ مختلف صِلوں کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

ذَهَبَ — وہ گیا

ذَهَبَ بِ — وہ لے گیا — ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ (اللہ ان کا نور لے گیا)

نَزَلَ — وہ اُترا

نَزَلَ بِ — اُس نے اُتارا — نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ

- فعل سَجَدَ کے ساتھ "ل" کا صلہ ضرور استعمال ہوتا ہے

اُس نے اللہ کو سجدہ کیا — سَجَدَ لِلّٰهِ

تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا — سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ لِاٰدَمَ

- فعل غَفَرَ بھی "ل" کے صلے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

اللہ نے زید کو بخش دیا — غَفَرَ اللّٰهُ لِزَيْدٍ

- فعل شَكَرَ بغیر صلہ کے بھی استعمال ہوتا ہے "ل" کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے اور شاذ "بِ" کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔

اُس نے اللہ کا شکر ادا کیا — شَكَرَ اللّٰهَ ، شَكَرَ لِلّٰهِ ، شَكَرَ بِاللّٰهِ

- فعل اَمَرَ (اس نے حکم دیا) کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

۱) جسے حکم دیا جائے

۲) جو حکم دیا جائے

پہلا مفعول بغیر صلہ کے استعمال ہوتا ہے جبکہ دوسرے مفعول کے ساتھ "بِ" کا صلہ استعمال ہوتا ہے۔

میرے رب نے مجھے نماز کا حکم دیا — اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِالصَّلٰوةِ

- فعل ضَرَبَ مارنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اسکے مختلف استعمالات درج ذیل ہیں

۱۔ ضَرَبَ مَثَلًا — مثال بیان کرنا

۲۔ ضَرَبَ فِي الْاَرْضِ — تجارت یا جنگ کے لیے سفر کرنا

۳۔ ضَرَبَ عَنْ — اِعراض کرنا

۴۔ ضَرَبَ عَلٰى — تھوپ دینا۔ مسلط کر دینا

فعل ماضی میں نفی کے معنی پیدا کرنا

فعل ماضی پر مَا لگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً

فَرِحَ زَيْدٌ	زید خوش ہوا
مَا فَرِحَ زَيْدٌ	زید خوش نہیں ہوا
مَا ضَرَبْتُ زَيْدًا	میں نے زید کو نہیں مارا

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔	لڑکوں نے اپنا سبق نہیں پڑھا	(قَرَءَ)
۲۔	زید نے تمہاری کتاب نہیں چرائی	(سَرَقَ)
۳۔	اسے اس کے مال نے نفع نہیں دیا	(نَفَعَ)
۴۔	زید مسجد سے نہیں لوٹا	(رَجَعَ)
۵۔	یہودیوں نے عیسی کو قتل نہیں کیا	(قَتَلَ)
۶۔	انہوں نے اُس کو قتل نہیں کیا	
۷۔	تم (سب) نے آج قرآن نہیں پڑھا	
۸۔	ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی	(رَبِحَ)
۹۔	زینب نے فاطمہ کی مدد نہ کی	(نَصَرَ)
۱۰۔	لڑکے نے پانی نہ پیا	(شَرِبَ)

﴿جملہ فعلیہ کوسوالیہ بنانا﴾

جملہ فعلیہ کوسوالیہ بنانے کے لیئے اس کے شروع میں حروف استفہام یا اسمائے استفہام کا استعمال کیا جاتا ہے

تو نے دروازہ کھولا	فَتَحْتَ الْبَابَ
کیا تو نے دروازہ کھولا؟	أَفَتَحْتَ الْبَابَ
نہیں! میں نے نہیں دروازہ کھولا	لَا مَا فَتَحْتُ الْبَابَ
تو نے زید کو کیوں مارا؟	لِمَ ضَرَبْتَ زَيْدًا

عربی میں ترجمہ کریں

۱) کیا تم (سب مؤنث) نے آج قرآن پڑھا؟
۲) ہاں ہم نے آج قرآن پڑھا
۳) کیا تو (مؤنث) نے اپنا کھانا کھالیا؟
۴) ہاں میں نے اپنا کھانا کھایا
۵) تو نے مجھے کیوں مارا؟
۶) تیرا بھائی کہاں گیا؟
۷) تمہارے ابو لاہور سے کب آئے؟
۸) اے فاطمہ! تجھے کس نے پیدا کیا؟
۹) اے لوگو! آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟
۱۰) اے کافرو! تم نے اللہ کا کیونکر انکار کیا

﴿فعل ماضی کے ساتھ قَدْ کا استعمال﴾

فعل ماضی پر حرف "قد" کے داخل ہونے سے یا تو اُس میں

۱) تاکید اور فی الواقع ہونے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے یا

۲) ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں

- قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ
- قَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ
- قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

کبھی مزید تاکید کے لیئے "قَدْ" پر لام تاکید کا اضافہ کیا جاتا ہے

- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ
- لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ
- لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

ماضی قریب کا مفہوم:

- قَدْ فَرِقَ الْوَلَدُ	لڑکا ڈر گیا ہے
- قَدْ شَرِبْنَا اللَّبَنَ	ہم نے دودھ پی لیا ہے
- قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ	سورج طلوع ہو چکا ہے
- قَدْ نَجَحَ زَيْدٌ فِي الْاِمْتِحَانِ	زید امتحان میں پاس ہو گیا ہے
- قَدْ صَبَرَتِ الْمُسْلِمَةُ عَلَى الْمُصِيْبَةِ	مسلمان (مؤنث) نے مصیبت پر صبر کر لیا ہے

﴿فعل ماضی مجہول﴾

ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ البتہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں مفہوم مکمل کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کو نہیں۔ لیکن ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے اور وہ اسم ضمیر یا اسم ظاہر کی شکل میں موجود ہوتا ہے ایسا فعل ''فعل معروف'' یا ''فعل معلوم'' کہلاتا ہے یعنی ایسا فعل جس کا فاعل جانا پہچانا ہو یا معلوم ہو مثلاً

شَرِبَ الْمَاءَ — اُس نے پانی پیا — (فاعل اسم ضمیر کی صورت میں)

شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ — لڑکے نے پانی پیا — (فاعل اسم ظاہر کی صورت میں)

بعض مرتبہ فعل کا فاعل مذکور نہیں ہوتا یعنی معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا فعل ''فعل مجہول'' کہلاتا ہے مثلاً پانی پیا گیا۔

فعل ماضی کا مجہول بنانا نہایت آسان ہے۔ ماضی معروف کے تین اوزان ہم پڑھ چکے ہیں فَعَلَ۔ فَعِلَ اور فَعُلَ ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے'' فُعِلَ ''

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ
حاضر	مذکر	فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	فُعِلْتُ	فُعِلْنَا	

- کسی بھی مادے کو '' فُعِلَ '' کے وزن پر لے آئیں۔ مثلاً

نَصَرَ — سے — نُصِرَ

قَتَلَ — سے — قُتِلَ

شَرِبَ — سے — شُرِبَ

- مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا status دے دیں یعنی حالت رفع میں لے آئیں

پانی پیا گیا — شُرِبَ الْمَاءُ

فعل مجہول بنانے کے لیئے چند باتیں سمجھنا بہت ضروری ہیں

۱۔ فعل مجہول صرف متعدی افعال سے بنے گا

۲۔ فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ اسکی جگہ مفعول کا ذکر ہوتا ہے لہذا مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا Status دے دیا جاتا ہے یعنی وہ حالت رفع میں آجاتا ہے۔ اسے گرائمر کی اصطلاح میں مَفْعُوْل "مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ" یعنی "وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو" کہتے ہیں۔ اور اُسے آسانی کی خاطر نائب الفاعل کہہ دیا جاتا ہے

۳۔ نائب الفاعل کے جملہ میں مذکور نہ ہونے کی صورت میں مجہول صیغہ میں موجود ضمیریں ہی نائب الفاعل ہوتی ہیں۔ مثلاً

ضُرِبَ	میں	هُوَ
قُتِلَا	میں	هُمَا
نُصِرُوْا	میں	هُمْ
سُطِحَتْ	میں	هِیَ
ضُرِبْتَ	میں	اَنْتَ
طُلِبْتُ	میں	اَنَا
نُصِرْنَا	میں	نَحْنُ

۴۔ دو مفعول والے متعدی افعال کے لیئے جب مجہول کا صیغہ آتا ہے تو پہلا مفعول قاعدے کے مطابق نائب الفاعل بن کر حالت رفع میں آتا ہے۔ لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے مثلاً

محمود کو عالم گمان کیا گیا — حُسِبَ مَحْمُوْدٌ عَالِمًا

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ حامد کو مارا گیا

۲۔ زید کو طلب کیا گیا

۳۔ دو لڑکوں کی مدد کی گئی

۴۔ کافر قتل کیئے گئے

۵۔ موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا گیا

۶۔ میری مدد کی گئی

۷۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیئے گئے

۸۔ دروازہ بند کیا گیا

۹۔ رزق پھیلا دیا گیا

۱۰۔ رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا گیا

جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنا

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب میں سب سے پہلے فعل، پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔ اگر ہم فاعل کو فعل سے پہلے لے آئیں تو وہ جملہ فعلیہ نہیں رہتا بلکہ جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ اور پھر جملہ اسمیہ کے قواعد مطابق فعل (خبر) عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (مبتداء) کے مطابق آتا ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ	(جملہ فعلیہ)
اَللّٰهُ خَلَقَ الْاَرْضَ	(جملہ اسمیہ)
مبتدا + خبر (جملہ فعلیہ)	= جملہ اسمیہ

۔ دَخَلَ الْمُعَلِّمُ	سے	اَلْمُعَلِّمُ دَخَلَ
۔ دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ	سے	اَلْمُعَلِّمَانِ دَخَلَا
۔ دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ	سے	اَلْمُعَلِّمُوْنَ دَخَلُوْا
۔ دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَةُ	سے	اَلْمُعَلِّمَةُ دَخَلَتْ
۔ دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ	سے	اَلْمُعَلِّمَتَانِ دَخَلَتَا
۔ دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَاتُ	سے	اَلْمُعَلِّمَاتُ دَخَلْنَ
۔ دَخَلَ	سے	هُوَ دَخَلَ
۔ دَخَلَا	سے	هُمَا دَخَلَا
۔ دَخَلُوْا	سے	هُمْ دَخَلُوْا
۔ دَخَلَتْ	سے	هِيَ دَخَلَتْ
۔ دَخَلْتَ	سے	اَنْتَ دَخَلْتَ
۔ دَخَلْتِ	سے	اَنْتِ دَخَلْتِ
۔ دَخَلْتُ	سے	اَنَا دَخَلْتُ
۔ دَخَلْنَا	سے	نَحْنُ دَخَلْنَا

درج ذیل فعلیہ جملوں کو اسمیہ جملوں میں تبدیل کریں۔

۱۔ جَلَسَ الْوَلَدَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمِ
۲۔ نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَانَهُمْ
۳۔ شَرِبَ الْاَوْلَادُ اللَّبَنَ
۴۔ اَكَلَ الْمُسَافِرُوْنَ الطَّعَامَ
۵۔ كَتَبْتُ رِسَالَةً اِلٰى اَخِىْ
۶۔ هَلْ ضَرَبْتَ حَامِدًا
۷۔ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا اِبْرَاهِيْمُ
۸۔ سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيْبِ
۹۔ دَخَلَ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ فِي الْمَسْجِدِ
۱۰۔ خَرَجَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ مِنَ الْبَيْتِ
۱۱۔ رَجَعَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ
۱۲۔ طَلَبَ الْمُدِيْرُ الطُّلَّابَ
۱۳۔ دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ
۱۴۔ لِمَ ضَرَبْتُمُوْنِىْ
۱۵۔ اَيْنَ ذَهَبَ زَيْدٌ

﴿فعل مضارع﴾

وہ فعل جس میں کسی کام کے موجودہ یا آنے والے زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل مضارع کہلاتا ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیئے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے فعل مضارع کہتے ہیں۔

فعل مضارع کی چار علامات ہیں (ی ۔ ت ۔ ا ۔ ن) جن میں سے "ا" صرف واحد متکلم اور "ن" صرف جمع متکلم کے صیغے سے پہلے لگتا ہے۔ "ی" چار صیغوں میں استعمال ہوتی ہے جن میں سے تین مذکر غائب کے صیغے ہیں جبکہ ایک مؤنث غائب کا باقی آٹھ صیغوں میں علامت مضارع "ت" استعمال ہوتی ہے۔

فعل ماضی معروف کی طرح فعل مضارع معروف کے بھی تین وزن ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱) يَفْعَلُ

۲) يَفْعِلُ

۳) يَفْعُلُ

﴿فعل مضارع کی گردان﴾

۱۔ يَفْعُلُ

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْعُلُ	يَفْعُلَانِ	يَفْعُلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْعُلُ	تَفْعُلَانِ	يَفْعُلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْعُلُ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْعُلِيْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعُلُ	نَفْعُلُ	

۲۔ يَفْعِلُ

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْعِلُ	يَفْعِلَانِ	يَفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْعِلُ	تَفْعِلَانِ	يَفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْعِلُ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْعِلِيْنَ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعِلُ	نَفْعِلُ	

۳۔ يَفْعُلُ

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْعُلُ	يَفْعُلَانِ	يَفْعُلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْعُلُ	تَفْعُلَانِ	يَفْعُلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْعُلُ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْعُلِيْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعُلُ	نَفْعُلُ	

وہ افعال جن کا ماضی " فَعَلَ " کے وزن پر آتا ہو لازمی نہیں ہوتا کہ ان کا مضارع بھی عین کلمہ کی زبر یعنی " یَفْعَلُ " کے وزن پر ہی آئے۔ وہ " یَفْعِلُ " کے وزن پر بھی آسکتا ہے اور " یَفْعُلُ " کے وزن پر بھی یہ سب اہل زبان کے استعمال سے ہی معلوم ہوتا ہے ہم نے ماضی کے اوزان کی جو تین فہرستیں بنائیں تھیں ان تینوں فہرستوں میں استعمال ہونے والے افعال کے مضارع جس جس وزن پر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱)

۱۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا	یَخْلُقُ	وہ پیدا کرتا ہے/کرے گا
۲۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا	یَجْعَلُ	وہ بناتا ہے/ بنائے گا
۳۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا	یَغْفِرُ	وہ بخشتا ہے/ بخشے گا
۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا	یَصْبِرُ	وہ صبر کرتا ہے/کرے گا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا	یَفْتَحُ	
۶۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی	یَعْبُدُ	
۷۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا	یَرْفَعُ	
۸۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا	یَحْشُرُ	
۹۔	غَفَلَ	وہ غافل ہوا	یَغْفُلُ	
۱۰۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا	یَعْقِلُ	
۱۱۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا	یَسْجُدُ	
۱۲۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا	یَجْلِسُ	
۱۳۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا	یَضْرِبُ	
۱۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا	یَدْخُلُ	
۱۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا	یَخْرُجُ	
۱۶۔	ذَهَبَ	وہ گیا	یَذْهَبُ	
۱۷۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا	یَرْزُقُ	
۱۸۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا	یَظْلِمُ	
۱۹۔	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	یَنْجَحُ	
۲۰۔	رَجَعَ	وہ لوٹا	یَرْجِعُ	

۲۱۔	بَلَغَ	وہ پہنچا	یَبْلُغُ
۲۲۔	جَهَدَ	اُس نے کوشش کی	یَجْهَدُ
۲۳۔	نَفَعَ	اُس نے نفع دیا	یَنْفَعُ
۲۴۔	نَظَرَ	اُس نے دیکھا	یَنْظُرُ
۲۵۔	نَزَلَ	وہ اترا	یَنْزِلُ
۲۶۔	صَدَقَ	اُس نے سچ کہا	یَصْدُقُ
۲۷۔	كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا	یَكْذِبُ
۲۸۔	شَكَرَ	اُس نے شکر کیا	یَشْكُرُ
۲۹۔	نَقَصَ	اُس نے کمی کی	یَنْقُصُ
۳۰۔	تَرَكَ	اُس نے چھوڑا	یَتْرُكُ

(۲)

۱۔	فَرِحَ	وہ خوش ہوا	یَفْرَحُ
۲۔	عَمِلَ	اُس نے عمل کیا	یَعْمَلُ
۳۔	عَلِمَ	اُس نے جانا	یَعْلَمُ
۴۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا	یَضْحَكُ
۵۔	قَدِمَ	وہ آیا	یَقْدَمُ
۶۔	حَمِدَ	اُس نے حمد کی	یَحْمَدُ
۷۔	سَمِعَ	اُس نے سُنا	یَسْمَعُ
۸۔	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا	یَحْسِبُ
۹۔	شَرِبَ	اُس نے پیا	یَشْرَبُ
۱۰۔	حَفِظَ	اُس نے یاد کیا	یَحْفَظُ
۱۱۔	رَحِمَ	اُس نے رحم کیا	یَرْحَمُ
۱۲۔	رَكِبَ	وہ سوار ہوا	یَرْكَبُ
۱۳۔	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی	یَشْهَدُ
۱۴۔	قَبِلَ	اُس نے قبول کیا	یَقْبَلُ

۱۵۔	مَرِضَ	وہ بیمار ہوا	يَمْرَضُ

(۳)

۱۔	قَرُبَ	وہ قریب ہوا	يَقْرُبُ
۲۔	بَعُدَ	وہ دور ہوا	يَبْعُدُ
۳۔	كَرُمَ	وہ باعزت ہوا	يَكْرُمُ
۴۔	ثَقُلَ	وہ بھاری ہوا	يَثْقُلُ
۵۔	ضَعُفَ	وہ کمزور ہوا	يَضْعُفُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ہم صبر کرتے ہیں
۲۔ وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں
۳۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں
۴۔ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں
۵۔ مسلمان گائے کو ذبح کریں گے
۶۔ اللہ ہمیں رزق دیتا ہے
۷۔ اللہ اسلام کے لیئے ہمارا سینا کھول دے گا
۸۔ اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے
۹۔ کافر مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں
۱۰۔ ان کے پاؤں گواہی دیں گے

فعل مضارع کو منفی بنانا:

فعل مضارع سے پہلے عام طور پر "لَا" لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے مثلاً

وہ نہیں لکھتا / لکھے گا	لَا يَكْتُبُ
تم صبر نہیں کرتے / کرو گے	لَا تَصْبِرُ
مسلمان کافروں کی مدد نہیں کرتے	لَا يَنْصُرُ الْمُسْلِمُوْنَ الْكَافِرِيْنَ

فعل مضارع کو حال کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے لامِ مفتوح "لَ" لگانے سے مضارع صرف حال کے لیئے مخصوص ہو جاتا ہے مثلاً

لَيَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے
لَيَكْتُبُ	وہ لکھتا ہے

فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے سین مفتوح "سَ" یا "سَوْفَ" لگانے سے مضارع مستقبل کے لیئے مخصوص ہو جاتا ہے۔ مثلاً

سَيَنْصُرُ	وہ ابھی یا عنقریب مدد کرے گا
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	تم جلدی جان لوگے

مضارع مجہول

جس طرح ماضی مجہول کا ایک ہی وزن تھا۔ فُعِلَ
اسی طرح مضارع مجہول کا بھی ایک ہی وزن ہے۔ يُفْعَلُ

يَنْصُرُ سے يُنْصَرُ
يَقْبَلُ سے يُقْبَلُ
يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ

فعل مجہول کے بارے میں تفصیل سے گفتگو ہم ماضی مجہول کے سبق میں کر چکے ہیں۔

درج ذیل کا عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ وہ قتل کیا جاتا ہے
۲۔ انھیں رزق دیا جاتا ہے
۳۔ تم (سب) لوٹائے جاؤ گے
۴۔ آج مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا
۵۔ اُس (مؤنث) سے کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی
۶۔ وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں
۷۔ تم (سب) سے سوال نہیں کیا جائے گا
۸۔ اس پر رحم نہیں کیا جائے گا
۹۔ مجرم قیامت کے روز اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے
۱۰۔ یہ کتاب عنقریب پڑھ لی جائے گی

﴿ابواب ثلاثی مجرد﴾

ہم جانتے ہیں کہ جن افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثلاثی کہتے ہیں اور ایسے افعال کی تعداد تقریباً ۹۹ فیصد ہے۔

جن افعال کا مادہ چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھین رباعی کہتے ہیں اور یہ تعداد میں بہت کم ہیں۔

فعل کے مادے کے حروف کا پتہ ہمیں ماضی کے پہلے صیغے سے لگتا ہے۔ ثلاثی میں اگر ماضی کے پہلے صیغے میں حروف مادہ کے علاوہ کوئی اضافی حرف ہو تو اسے ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں اور اگر صرف مادے کے ہی تین حروف ہوں تو وہ ثلاثی مجرد کہلاتا ہے۔

ہم نے ماضی معروف کے تین وزن پڑھے ہیں۔ فَعَلَ ۔ فَعِلَ ۔ فَعُلَ

اور مضارع معروف کے بھی تین ہی وزن پڑھے ہیں۔ یَفْعَلُ ۔ یَفْعِلُ ۔ یَفْعُلُ

ماضی اور مضارع کے تینوں اوزان میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو افعال ماضی میں عین کلمہ کی جس حرکت سے استعمال ہوں وہ مضارع میں بھی عین کلمہ کی اسی حرکت سے لازماً استعمال ہوں گے۔

افعال کی دی گئی گذشتہ فہرستوں پر غور کر کے ہم درج ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

۱۔ ماضی میں عین کلمہ جب پیش والا ہو تو مضارع میں بھی وہ لازماً پیش والا ہوتا ہے۔

مثلاً کَرُمَ یَکْرُمُ

۲۔ ماضی میں عین کلمہ جب زیر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر والا بھی ہو سکتا ہے اور زیر والا بھی

مثلاً سَمِعَ یَسْمَعُ

حَسِبَ یَحْسِبُ

۳۔ ماضی میں عین کلمہ جب زبر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر، زیر اور پیش تینوں حرکات والا ہو سکتا ہے۔

مثلاً فَتَحَ یَفْتَحُ

ضَرَبَ یَضْرِبُ

نَصَرَ یَنْصُرُ

علمائے لغت نے جب ثلاثی مجرد کے تمام افعال پر غور کیا تو انھیں ماضی اور مضارع کے مندرجہ بالا چھ Combinations ہی نظر آئے۔ پھر انھوں نے مندرجہ بالا چھ افعال کو ہی بنیاد بنا کر ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ترتیب دے دیے۔ پھر مزید آسانی کی خاطر ہر باب کے نام کا پہلا حرف اس کی علامت، اس کی پہچان بن گیا مثلاً

۱)	كَرُمَ	يَكْرُمُ	(ك)
۲)	نَصَرَ	يَنْصُرُ	(ن)
۳)	فَتَحَ	يَفْتَحُ	(ف)
۴)	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	(ض)
۵)	سَمِعَ	يَسْمَعُ	(س)
۶)	حَسِبَ	يَحْسِبُ	(ح)

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب معلوم ہونے کا ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ اگر ہمارے پاس تین حروف پر مشتمل مادہ ہو اور باب کا نام معلوم ہو تو ہم اس باب کی مدد سے اس مادے کا ماضی اور مضارع بنا سکتے ہیں مثلاً (د خ ل) ایک مادہ ہے اب ہمیں نہیں معلوم کہ اس مادے سے ماضی کس وزن پر بنانا ہے اور مضارع کس وزن پر۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ (د خ ل) مادہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ یا (ن) سے استعمال ہوتا ہے تو ہم فوری طور پر (د خ ل) مادے سے مقررہ باب کا استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ صیغے (دَخَلَ يَدْخُلُ) بنالیں گے۔

۔ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ کوئی مادہ کس باب سے استعمال ہوتا ہے؟ اس کے لیئے ہمیں عربی لغت (Dictionary) کی ضرورت پڑے گی۔

۔ عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱) مادہ کے ساتھ بریکٹ میں باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے جیسے

علم (س) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

۲) ماضی کا صیغہ عین کلمہ کی حرکت کے ساتھ لکھ کر بریکٹ میں مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دی جاتی ہے مثلاً

عَلِمَ (ـَـ) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

درج ذیل مادوں سے بریکٹ میں دیے ہوئے باب کی مدد سے ماضی اور مضارع تحریر کریں۔

مادہ	باب	ماضی اور مضارع	مادہ	باب	ماضی اور مضارع
سجد	(ن)		نظر	(ن)	
كتب	(ن)		ضحك	(س)	
خرج	(ن)		دخل	(ن)	
رزق	(ن)		رفع	(ف)	
علم	(س)		فرح	(س)	
تبع	(س)		حسب	(س)	
غفر	(ض)		ذبح	(ف)	
ملك	(ض)		عبد	(ن)	
قطع	(ف)		صدق	(ن)	
منع	(ف)		ذهب	(ف)	
صبر	(ض)		حفظ	(س)	
قبل	(س)		ذكر	(ن)	
نزل	(ض)		نعم	(ح)	
شفع	(ف)		غفل	(ن)	
شهد	(س)		ترك	(ن)	
ضعف	(ك)		جمل	(س)	
كسر	(ض)		رجع	(ض)	
حمد	(س)		عمل	(س)	
حكم	(ن)		طلب	(ن)	
كبر	(ك)		رحم	(س)	
ركب	(س)		نقص	(ن)	

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے فاطمہ ! کیا تو جانتی ہے تجھے کس نے پیدا کیا؟
ہاں ! میں جانتی ہوں اللہ نے مجھے پیدا کیا

جاننا مادہ (ع ل م) باب (س)
پیدا کرنا مادہ (خ ل ق) باب (ن)

۲۔ اے لڑکے! کیا تو جانتا ہے زید کہاں گیا؟
میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا

جانا مادہ (ذ ہ ب) باب (ف)

۳۔ یقیناً اللہ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے

دیکھنا مادہ (ن ظ ر) باب (ف)

۴۔ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
وہ جانتا ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور
وہ جانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے

نکلنا مادہ (خ ر ج) باب (ن)
نازل ہونا مادہ (ن ز ل) باب (ض)

۵۔ کیا تم (سب) عربی زبان سمجھتے ہو؟

سمجھنا مادہ (ف ہ م) باب (س)

﴿غیر صحیح افعال﴾

عربی زبان میں حروف مادہ کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے

۱۔ صحیح فعل

۲۔ غیر صحیح فعل

کسی فعل کے حروف مادہ میں یعنی فا، عین یا لام کلمہ میں سے کسی جگہ پر اگر ہمزہ آجائے، ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے یا حرف علت (یعنی و اور ی میں سے کوئی حرف) آجائے تو وہ فعل غیر صحیح فعل کہلاتا ہے۔

غیر صحیح فعل کی درج ذیل اقسام ہیں

۱۔ مَھْمُوز: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی جگہ ھمزہ آجائے

مثلاً أَمَرَ ۔ سَئَلَ ۔ قَرَءَ

۲۔ مُضَاعَف: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی حرف کی تکرار ہو

مثلاً فَرَرَ ۔ تَبَبَ ۔ خَضَضَ

۳۔ مِثَال: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں فا کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً وَجَدَ ۔ وَعَدَ ۔ يَسَرَ

٤۔ أَجْوَف: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً قَوَلَ ۔ خَوِفَ ۔ بَيَعَ

۵۔ نَاقِص: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً دَعَوَ ۔ تَلَوَ ۔ هَدَيَ

٦۔ لَفِيْف: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائے

مثلاً وَقَيَ ۔ حَيِيَ ۔ رَوَيَ

کسی فعل کے غیر صحیح ہونے کی صورت میں فعل کی گردان میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کہیں تبدیلی کم ہوتی ہے کہیں زیادہ لیکن ہر تبدیلی ایک قاعدہ کے تحت ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے غیر صحیح افعال میں ہونے والی تبدیلیوں کے جس طرح قواعد مرتب کیئے واقعی وہ قابل تحسین ہیں۔ آئندہ آنے والے اسباق میں ضروری قواعد کو آسان کر کے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی اور مزید قواعد مطالعے میں اضافے کے ساتھ معلوم ہوتے جائیں گے۔ اس وقت تک ہم نے صرف ثلاثی مجرد ابواب پڑھے ہیں لہذا غیر صحیح افعال کے قواعد بھی فی الحال ثلاثی مجرد ابواب کی حد تک ہی سمجھیں گے۔

﴾مھموز﴿

جس فعل کے حروف مادہ میں کسی جگہ ھمزہ آجائے تو اسے مھموز کہتے ہیں۔

اگر فاء کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں مثلاً اَمَرَ ۔ اَکَلَ ۔ اَخَذَ

اگر عین کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اُسے مہموز العین کہتے ہیں مثلاً سَئَلَ ۔ یَئِسَ

اگر لام کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اُسے مہموز اللام کہتے ہیں مثلاً قَرَءَ

مہموز الفاء میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں جبکہ مہموز العین اور مہموز اللام میں بہت کم ۔ مہموز الفاء میں اگر کسی لفظ میں دو ھمزہ اکٹھے ہو جائیں اسطرح کہ پہلا ھمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ھمزے کو پہلے ھمزے کی حرکت کے موافق حرف میں لازماً تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

مثلاً	أَأْمُرُ	سے	اٰمُرُ
	أَأْكُلُ	سے	اٰكُلُ

اگر کسی لفظ میں ساکن ھمزہ سے پہلے کوئی اور حرف (ھمزہ کے علاوہ) متحرک ہو تو دوسرے ھمزے کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

رَأْس"	سے	رَاس"
ذِئْب"	سے	ذِیْب"
مُؤْمِن"	سے	مُوْمِن"

نوٹ: ہم نے اب تک ثلاثی مجرد کے ٦ ابواب پڑھے ہیں ان ابواب کے مضارع میں صرف واحد متکلم کے صیغے میں یہ Situation واقع ہوتی ہے لہذا قاعدہ بھی صرف وہیں استعمال ہوگا

میں اسے حکم دیتا ہوں　　اٰمُرُہٗ

﴿مُضاعف﴾

ایسے اسماء و افعال جن کے حروفِ مادہ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے۔ انھیں مضاعف کہتے ہیں۔
ایک ہی حرف کے دو مرتبہ آنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱) جب فا اور عین کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "بَبَر"
۲) جب فا اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "ثُلُث"
۳) جب عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "مَدَد"

اس سبق میں ہم صرف تیسری صورت کے متعلق پڑھیں گے۔ یعنی وہ صورت جب حروفِ مادہ کا عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً

(م د د) (ق ص ص) (ض ر ر) (د ع ع)
(ف ر ر) (ت ب ب) (م س س)

عین اور لام کلمہ کے حروف کے لیئے ہم "مثلین" کی اصطلاح استعمال کریں گے۔ جن میں عین کلمہ مثلِ اول اور لام کلمہ مثلِ ثانی ہوگا۔
ایسی صورت میں کبھی مثلین کا ادغام کیا جائے گا اور کبھی نہیں۔

ادغام کی آئیڈیل صورت:

مثلِ اَوّل ساکن اور مثلِ ثانی متحرک

مثلِ اَوّل اگر ساکن نہ ہو تو اسے ساکن کریں گے۔
مثلِ اَوّل کو ساکن کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱) مثلِ اول کی حرکت ماقبل منتقل کر کے (اگر ماقبل ساکن ہو) ورنہ
۲) مثلِ اول کو زبردستی ساکن کر دیں گے یعنی حرکت ختم کر دیں گے۔

مثلِ ثانی اگر متحرک نہ ہو تو (اسے متحرک نہیں کریں گے اور اس صورت میں) ادغام نہیں ہوگا۔

مضاعف ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ مثلاً ضَرَرَ يَضْرُرُ سے ضَرَّ يَضُرُّ
۲۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً فَرَرَ يَفْرِرُ سے فَرَّ يَفِرُّ
۳۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً مَسِسَ يَمْسَسُ سے مَسَّ يَمَسُّ

ض ر ر (ن) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

د ع ع (ن) یَدُعُّ الْیَتِیْمَ

ح ض ض (ن) وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ

ت ب ب (ن) تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ

ق ص ص (ن) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

م ن ن (ن) قَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا

ف ر ر (ض) یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ وَ صَاحِبَتِہٖ وَ بَنِیْہِ

م س س (س) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ

﴿ مثال ﴾

حروف مادہ میں فاکلمہ اگر حرف علت یعنی ''و'' یا ''ی'' ہوتو اس فعل کو مثال کہتے ہیں۔

فاکلمہ اگر ''و'' ہوتو مثال واوی مثلاً (و ج د) (و ع د) (و ز ر)

اگر ''ی'' ہوتو مثال یائی مثلاً (ی ق ن) (ی س ر) (ی ء س)

مثال واوی میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں اور مثال یائی میں تبدیلیاں کم

مثال واوی:

- مثال واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے استعمال نہیں ہوتا
- مثال واوی میں تبدیلی صرف مضارع معروف میں ہوتی ہے
- تبدیلی صرف ۳ ابواب میں ہوتی ہے۔

۱) فَتَحَ يَفْتَحُ

۲) ضَرَبَ يَضْرِبُ

۳) حَسِبَ يَحْسِبُ

تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ مضارع معروف میں ''و'' گر جاتا ہے

مثلاً

و ھ ب (ف)	وَهَبَ	يَهَبُ	(عطا کرنا)
و ل ج (ض)	وَلَجَ	يَلِجُ	(داخل ہونا)
و ر ث (ح)	وَرِثَ	يَرِثُ	(وارث ہونا)

مثال یائی:

مثال یائی ثلاثی مجرد کے ابواب (ن) اور (ح) سے استعمال نہیں ہوتا

ی س ر (ض)	يَسَرَ	يَيْسِرُ	(آسان ہونا)
ی ن ع (ف)	يَنَعَ	يَيْنَعُ	(میوے کا پکنا)
ی ت م (س)	يَتِمَ	يَيْتَمُ	(یتیم ہونا)
ی ق ظ (ك)	يَقُظَ	يَيْقُظُ	(جاگنا)

مثال کے چند اور قواعد:

۱) "و" ساکن کے ماقبل اگر کسرہ (زیر) ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

۲) "ی" ساکن کے ماقبل ضمّہ (پیش) ہو تو "ی" کو "و" میں بدل دیتے ہیں۔

مثلاً وصل (افعال) سے مصدر اِوْصَالٌ بنتا ہے۔

اوْصَال" سے اِيْصَال"

اور ی ق ن (افعال) سے مضارع يُيْقِنُ بنتا ہے۔

يُيْقِنُ سے يُوْقِنُ

وج د (ض) وَ وَجَدَكَ عَائِلًا

وَ وَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا

اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

وزر (ف) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

ول ج (ض) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

وع د (ض) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ

وع ظ (ض) وَهُوَ يَعِظُهٗ

ورث (ح) اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ

وذر (ف) وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ

وهب (ف) وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ

ی ء س (س) لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

﴿اَجْوَف﴾

حروف مادہ میں عین کلمہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہو تو اس فعل کو اجوف کہتے ہیں۔
عین کلمہ اگر "و" ہو تو اجوف واوی مثلاً (ق و ل) (ک و ن) (خ و ف)
اگر "ی" ہو تو اجوف یائی مثلاً (ب ی ع) (ز ی د) (ش ی ء)

اجوف واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ نَصَرَ یَنْصُرُ
۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ

اجوف یائی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ
۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ

اجوف کے قواعد کا تعلق تین Situations کے ساتھ ہے۔ فعل کی گردان میں جہاں جو Situation واقع ہوگی اسی کے مطابق قاعدہ استعمال ہوگا۔

	ماقبل	حرف علت	مابعد
۱)	فتحہ	متحرک	متحرک
۲)	ساکن	متحرک	متحرک
۳)	فتحہ یا ساکن	متحرک	ساکن

قاعدہ نمبر (۱) حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ ہو اور مابعد بھی متحرک ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف واوی	اجوف یائی
قَوَلَ سے قَالَ	زَيَدَ سے زَادَ
خَوِفَ سے خَافَ	شَيِءَ سے شَاءَ

قاعدہ نمبر (۲) حرف علت متحرک ہو، ماقبل ساکن ہو اور مابعد متحرک ہو تو حرف علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود اس حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف واوی			اجوف یائی		
يَقْوُلُ	سے	يَقُوْلُ	يَزْيِدُ	سے	يَزِيْدُ
يَخْوَفُ	سے	يَخَافُ	يَشْيَءُ	سے	يَشَاءُ

قاعدہ نمبر (۳ الف) حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ یا ساکن ہو لیکن مابعد ساکن ہو تو حرف علت قاعدہ نمبر (۱) یا قاعدہ نمبر (۲) کی Application کے بعد ڈراپ ہو جاتا ہے۔ پھر

قاعدہ نمبر (۳ ب) کے تحت فاکلمہ کی حرکت کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فاکلمہ کی حرکت تبدیل کی جائے یا نہیں۔ اصول یہ ہے کہ اگر فاکلمہ کی حرکت اصلی ہے تو وہ لازماً تبدیل ہوگی اور اگر منتقل ہو کر آئی ہے تو تبدیل نہیں ہوگی۔ تبدیل ہونے کی صورت میں باب (ن) اور (ک) میں پیش آتی ہے باقی میں زیر۔ جبکہ اجوف یائی میں زیر ہی آتی ہے۔ مثلاً

اجوف واوی			اجوف یائی		
قَوَلْنَ	سے	قُلْنَ	زَيَدْنَ	سے	زِدْنَ
خَوِفْنَ	سے	خِفْنَ	شَيِئْنَ	سے	شِئْنَ
يَقْوُلْنَ	سے	يَقُلْنَ	يَشْيَئْنَ	سے	يَشَئْنَ
يَخْوَفْنَ	سے	يَخَفْنَ	يَزْيِدْنَ	سے	يَزِدْنَ

قاعدہ (۳ ب) کا اطلاق اجوف کے ثلاثی مجرد ابواب میں ہی ہوتا ہے۔

نوٹ: ۱) اجوف کے قاعدہ غیر (۳ ب) کا اطلاق ثلاثی مزید فیہ ابواب میں نہیں ہوتا

۲) اجوف کے قواعد کا اطلاق اسم الآلہ، اسم التفضیل، الوان وعیوب اور افعال تعجب میں نہیں ہوتا

۳) اجوف میں مجہول "فِيْلَ" کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً

قُوِلَ	سے	قِيْلَ
سُوِقَ	سے	سِيْقَ
جُيِءَ	سے	جِيْءَ

ق و ل (ن) وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ، وَ اِذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ
وَاِذَاقِيْلَ لَهُمْ

ق و م (ن) يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا
قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ

ک و ن (ن) يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ

ع و ذ (ن) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

س و ق (ن) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا

خ و ف (س) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ

ز ی د (ض) فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا
زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

ج ی ء (ض) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا
وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ

ش ی ء (س) اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

مادہ: قول (ن) نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	قَالَ	قَالَا	قَالُوْا
3rd Person	مؤنث	قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ
حاضر	مذکر	قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	قُلْتُ	قُلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَقُوْلُ	يَقُوْلَانِ	يَقُوْلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	يَقُلْنَ
حاضر	مذکر	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَقُوْلِيْنَ	تَقُوْلَانِ	تَقُلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَقُوْلُ	نَقُوْلُ	

مادہ: س م ع (س)

سَمِعَ يَسْمَعُ

جمع	مثنّٰی	واحد	ماضی	
خَافُوْا	خَافَا	خَافَ	مذکر	غائب
خِفْنَ	خَافَتَا	خَافَتْ	مؤنث	3rd Person
خِفْتُمْ	خِفْتُمَا	خِفْتَ	مذکر	حاضر
خِفْتُنَّ	خِفْتُمَا	خِفْتِ	مؤنث	2nd Person
خِفْنَا		خِفْتُ	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

جمع	مثنّٰی	واحد	مضارع	
يَخَافُوْنَ	يَخَافَان	يَخَافُ	مذکر	غائب
يَخَفْنَ	تَخَافَان	تَخَافُ	مؤنث	3rd Person
تَخَافُوْنَ	تَخَافَان	تَخَافُ	مذکر	حاضر
تَخَفْنَ	تَخَافَان	تَخَافِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَخَافُ		اَخَافُ	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

مادہ: ب ی ع (ض)

ضَرَبَ یَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	بَاعَ	بَاعَا	بَاعُوْا
3rd Person	مؤنث	بَاعَتْ	بَاعَتَا	بِعْنَ
حاضر	مذکر	بِعْتَ	بِعْتُمَا	بِعْتُمْ
2nd Person	مؤنث	بِعْتِ	بِعْتُمَا	بِعْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	بِعْتُ	بِعْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَبِیْعُ	یَبِیْعَانِ	یَبِیْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَبِیْعُ	تَبِیْعَانِ	یَبِعْنَ
حاضر	مذکر	تَبِیْعُ	تَبِیْعَانِ	تَبِیْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَبِیْعِیْنَ	تَبِیْعَانِ	تَبِعْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَبِیْعُ	نَبِیْعُ	

مادہ: ش ی ء (س)

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	شَاءَ	شَاءَا	شَاءُوْا
3rd Person	مؤنث	شَاءَتْ	شَاءَتَا	شِئْنَ
حاضر	مذکر	شِئْتَ	شِئْتُمَا	شِئْتُمْ
2nd Person	مؤنث	شِئْتِ	شِئْتُمَا	شِئْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	شِئْتُ	شِئْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَشَاءُ	يَشَاءَانِ	يَشَاءُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	يَشَأْنَ
حاضر	مذکر	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	تَشَاءُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَشَائِيْنَ	تَشَاءَانِ	تَشَأْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	أَشَاءُ	نَشَاءُ	

كَانَ ۔ يَكُوْنُ کے استعمالات

- كَانَ کے معنی ہیں۔ وہ تھا
- يَكُوْنُ کے معنی ہیں۔ وہ ہوگا یا ہو جائے گا

كَانَ عموماً ماضی کے لیئے ہی استعمال ہوتا ہے اور يَكُوْنُ عموماً صرف مستقبل کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔ حال کے لیئے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً

- زید بیمار ہے (جملہ اسمیہ)
- زید بیمار تھا (كَانَ استعمال کریں گے)
- زید بیمار ہو جائے گا (يَكُوْنُ استعمال کریں گے)

جملہ اسمیہ پر كَانَ کے داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا جملوں کی عربی کچھ اس طرح ہوگی

- زید بیمار ہے — زَيْدٌ مَرِيْضٌ
- زید بیمار تھا — كَانَ زَيْدٌ مَرِيْضًا
- زید بیمار ہو جائے گا — يَكُوْنُ زَيْدٌ مَرِيْضًا

كَانَ دراصل ایک فعل ناقص ہے۔ فعل ناقص اس فعل کو کہا جاتا ہے جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر بھی مفہوم واضح نہ کرے۔

جَاءَ زَيْدٌ	زید آیا	مفہوم مکمل
ضَرَبَ زَيْدٌ	زید نے مارا	مفہوم مکمل
كَانَ زَيْدٌ	زید تھا	مفہوم نامکمل

مفہوم کو مکمل اور واضح کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ كَانَ کا فاعل دراصل كَانَ کا اسم اور كَانَ کا مفعول كَانَ کی خبر کہلاتے ہیں اور كَانَ کی خبر حالت نصب میں ہوتی ہے۔

كَانَ اگرچہ فعل ناقص ہے لیکن اس پر فعل کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے یعنی فاعل اگر اسم ظاہر ہے تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا خواہ فاعل واحد ہو مثنٰی ہو یا جمع ہو۔

كَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا	كَانَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً
كَانَ الْمُعَلِّمَانِ قَائِمَيْنِ	كَانَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ قَائِمَتَيْنِ

كَانَ الْمُعَلِّمُوْنَ قَائِمِيْنَ   كَانَتِ الْمُعَلِّمَاتُ قَائِمَاتٍ

فاعل اگر اسم ضمیر ہو تو فعل کی گردان چلے گی

كَانَ قَائِمًا	كُنْتَ قَائِمًا	كُنْتُ قَائِمًا
كَانَا قَائِمَيْنِ	كُنْتُمَا قَائِمَيْنِ	كُنَّا قَائِمِيْنَ
كَانُوْا قَائِمِيْنَ	كُنْتُمْ قَائِمِيْنَ	
كَانَتْ قَائِمَةً	كُنْتِ قَائِمَةً	
كَانَتَا قَائِمَتَيْنِ	كُنْتُمَا قَائِمَتَيْنِ	
كُنَّ قَائِمَاتٍ	كُنْتُنَّ قَائِمَاتٍ	

كَانَ اور يَكُوْنُ فعل کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں فعل کے ساتھ استعمال کی صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ كَانَ + ماضی = ماضی بعید

كَانَ كَتَبَ (اس نے لکھا تھا)

كَانَ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۲۔ كَانَ + مضارع = ماضی استمراری

كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھا کرتا تھا)

كَانَ اور فعل (مضارع) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۳۔ يَكُوْنُ + ماضی = ماضی شکیہ

يَكُوْنُ كَتَبَ (اس نے لکھا ہوگا)

يَكُوْنُ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

- لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
- وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
- وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ

کچھ آفاقی صداقتیں (Universal truths) ہوتی ہیں جو زمانے سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ ماضی میں بھی وہی صداقت، حال میں بھی وہی صداقت اور مستقبل میں بھی وہی صداقت۔ زبانوں کا مسئلہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ، فعل یا اسم نہیں ہے جو تینوں زمانوں پر بیک

وقت حاوی ہو۔اس لئے مجبوراً ہر زبان میں ایسی آفاقی صداقت کو بیان کرنے کے لیئے کسی ایک مخصوص زمانہ کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ اردو میں اس کا اظہار زمانہ حال سے کرتے ہیں جبکہ عربی میں ماضی سے۔

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا (اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے)

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)

كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (شیطان انسان کا دشمن ہے)

﴿ناقص﴾

حروف مادہ میں لام کلمہ اگر حرف علت یعنی ''و'' یا ''ی'' ہو تو اس فعل کو ناقص کہتے ہیں۔

لام کلمہ اگر ''و'' ہوتو ناقص واوی مثلاً (د ع و) (ت ل و) (ر ض و)

اگر ''ی'' ہوتو ناقص یائی مثلاً (ھ د ی) (س ع ی) (ن س ی)

ناقص واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ نَصَرَ یَنْصُرُ مثلاً دَعَوَ یَدْعُوُ

۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ مثلاً رَضِوَ یَرْضَوُ

ناقص یائی زیادہ تر تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبَ مثلاً هَدَیَ یَهْدِیُ

۲۔ فَتَحَ یُفْتَحُ مثلاً سَعَیَ یَسْعَیُ

۳۔ سَمِعَ یَسْمَعُ مثلاً نَسِیَ یَنْسَیُ

ناقص کے قواعد:

۱) حرف علت متحرک ہو اور ماقبل فتحہ ہوتو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے ناقص واوی میں اسے الف یعنی '' ا '' اور ناقص یائی میں اسے الف مقصوری یعنی '' ی '' کی صورت میں لکھتے ہیں مثلاً

دَعَوَ سے دَعَا هَدَیَ سے هَدٰی

الف مقصوری کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول کے طور پر آجائے تو اس الف مقصوری کو بھی الف کی صورت میں ہی لکھتے ہیں مثلاً

غَصٰی + هُ = غَصَاهُ

۲) ناقص کا حرف علت اور صیغے کا حرف علت اکٹھے ہو جائیں تو ناقص کا حرف علت گر جاتا ہے پھر اگر ماقبل حرف پر زبر ہو تو وہ برقرار رہتا ہے ورنہ صیغے کے حرف علت کی مناسبت سے حرکت لگائی جاتی ہے مثلاً

دَعَوُوْا سے دَعَوْا نَسِیُوْا سے نَسُوْا

یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ یَنْسَیُوْنَ سے یَنْسَوْنَ

تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ تَنْسَیِیْنَ سے تَنْسَیْنَ

هَدَیُوْا سے هَدَوْا

يَهْدِيُوْنَ ← يَهْدُوْنَ
تَهْدِيِيْنَ ← تَهْدِيْنَ

۳) حرف علت متحرک ہو ماقبل فتحہ ہو اور ما بعد ساکن ہو تو حرف علت گر جاتا ہے مثلاً

دَعَوْتُ ← دَعْتُ هَدَيْتُ ← هَدْتُ

۴) فعل ماضی میں پانچواں صیغہ یعنی مثنّٰی مؤنث غائب کا صیغہ چوتھے صیغے یعنی واحد مؤنث غائب کے صیغے سے بنتا ہے مثلاً

دَعَتْ ← دَعَتَا هَدَتْ ← هَدَتَا

۵) مضموم واو سے پہلے پیش ہو تو واو ساکن ہو جاتی ہے مثلاً

يَدْعُوُ ← يَدْعُوْ

مضموم یاء سے پہلے زیر ہو تو یاء ساکن ہو جاتی ہے

يَهْدِيُ ← يَهْدِیْ

۶) کسی لفظ کے آخر میں آنے والی واو "وْ" (جو عموماً ناقص واوی کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل کسرہ ہو تو "وْ" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً

رَضِوَ ← رَضِيَ

۷) جب "وْ" کسی لفظ میں تین حروف یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضمّہ نہ ہو تو بھی "وْ" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً

يَرْضَوُ ← يَرْضَیُ

نوٹ: قاعدہ نمبر ۶ اور ۷ کا اطلاق زیادہ تر ماضی مجہول اور مضارع مجہول پر ہوتا ہے۔

دع و (ن) يَارَبِّ اِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَّنَهَارًا
رض و (س) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
هدی (ض) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ
س ع ی (ف) يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ
ن س ی (س) وَنَسِيَ خَلْقَهٗ

نَصَرَ یَنْصُرُ

مادہ: دع و (ن)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا
3rd Person	مؤنث	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ
حاضر	مذکر	دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ
2nd Person	مؤنث	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَدْعُوْ	یَدْعُوَان	یَدْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَدْعُوْ	تَدْعُوَان	یَدْعُوْنَ
حاضر	مذکر	تَدْعُوْ	تَدْعُوَان	تَدْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَدْعِیْنَ	تَدْعُوَان	تَدْعُوْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَدْعُوْ	نَدْعُوْ	

سَمِعَ يَسْمَعُ

مادہ : رضو(س)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	رَضِيَ	رَضِيَا	رَضُوْا
3rd Person	مؤنث	رَضِيَتْ	رَضِيَتَا	رَضِيْنَ
حاضر	مذکر	رَضِيْتَ	رَضِيْتُمَا	رَضِيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	رَضِيْتِ	رَضِيْتُمَا	رَضِيْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	رَضِيْتُ	رَضِيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَرْضٰی	يَرْضَيَانِ	يَرْضَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَرْضٰی	تَرْضَيَانِ	يَرْضَيْنَ
حاضر	مذکر	تَرْضٰی	تَرْضَيَانِ	تَرْضَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَرْضَيْنَ	تَرْضَيَانِ	تَرْضَيْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَرْضٰی	نَرْضٰی	

ضَرَبَ يَضْرِبُ

مادہ : ج ب و (ض)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	جَبَا	جَبَوَا	جَبَوْا
3rd Person	مؤنث	جَبَتْ	جَبَتَا	جَبَوْنَ
حاضر	مذکر	جَبَوْتَ	جَبَوْتُمَا	جَبَوْتُمْ
2nd Person	مؤنث	جَبَوْتِ	جَبَوْتُمَا	جَبَوْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	جَبَوْتُ	جَبَوْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَجْبِیْ	يَجْبِيَانِ	يُجْبُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَجْبِیْ	تَجْبِيَانِ	يَجْبِيْنَ
حاضر	مذکر	تَجْبِیْ	تَجْبِيَانِ	تَجْبُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَجْبِيْنَ	تَجْبِيَانِ	تَجْبِيْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَجْبِیْ	نَجْبِیْ	

فَتَحَ يَفْتَحُ

مادہ: س ع ی (ف)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	سَعٰی	سَعَیَا	سَعَوْا
3rd Person	مؤنث	سَعَتْ	سَعَتَا	سَعَیْنَ
حاضر	مذکر	سَعَیْتَ	سَعَیْتُمَا	سَعَیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	سَعَیْتِ	سَعَیْتُمَا	سَعَیْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	سَعَیْتُ	سَعَیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَسْعٰی	یَسْعَیَانِ	یَسْعَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَسْعٰی	تَسْعَیَانِ	یَسْعَیْنَ
حاضر	مذکر	تَسْعٰی	تَسْعَیَانِ	تَسْعَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَسْعَیْنَ	تَسْعَیَانِ	تَسْعَیْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَسْعٰی	نَسْعٰی	

سَمِعَ يَسْمَعُ

مادہ: ن س ی (س)

جمع	مثنّٰی	واحد	ماضی	
نَسُوْا	نَسِيَا	نَسِيَ	مذکر	غائب
نَسِيْنَ	نَسِيَتَا	نَسِيَتْ	مؤنث	3rd Person
نَسِيْتُمْ	نَسِيْتُمَا	نَسِيْتَ	مذکر	حاضر
نَسِيْتُنَّ	نَسِيْتُمَا	نَسِيْتِ	مؤنث	2nd Person
نَسِيْنَا		نَسِيْتُ	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

جمع	مثنّٰی	واحد	مضارع	
يَنْسَوْنَ	يَنْسَيَان	يَنْسٰى	مذکر	غائب
يَنْسَيْنَ	تَنْسَيَان	تَنْسٰى	مؤنث	3rd Person
تَنْسَوْنَ	تَنْسَيَان	تَنْسٰى	مذکر	حاضر
تَنْسَيْنَ	تَنْسَيَان	تَنْسَيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَنْسٰى		اَنْسٰى	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

ضَرَبَ يَضْرِبُ

مادہ: ھ د ی (ض)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	هَدٰی	هَدَیَا	هَدَوْا
3rd Person	مؤنث	هَدَتْ	هَدَتَا	هَدَیْنَ
حاضر	مذکر	هَدَیْتَ	هَدَیْتُمَا	هَدَیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	هَدَیْتِ	هَدَیْتُمَا	هَدَیْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	هَدَیْتُ	هَدَیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَهْدِیْ	یَهْدِیَان	یَهْدُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَهْدِیْ	تَهْدِیَان	یَهْدِیْنَ
حاضر	مذکر	تَهْدِیْ	تَهْدِیَان	تَهْدُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَهْدِیْنَ	تَهْدِیَان	تَهْدِیْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَهْدِیْ	نَهْدِیْ	

﴿ لفیف ﴾

حروف مادہ میں اگر دو جگہ پر حرف علت آجائے تو اس فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ مثلاً (و ق ی) ۔ (س و ی) ۔ (ح ی ی)
لفیف کی دو اقسام ہیں۔

۱) **لفیف مفروق:** جب دونوں حروف علت کے درمیان کوئی اور حرف آجائے تو اُسے لفیف مفروق کہتے ہیں
مثلاً (و ق ی) (و ف ی) (و ل ی)

۲) **لفیف مقرون:** جب دونوں حروف علت ساتھ ساتھ واقع ہوں تو اسے لفیف مقرون کہتے ہیں
مثلاً (ر و ی) (ھ و ی) (ح ی ی)

لفیف مفروق

- ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ
۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ
۳۔ حَسِبَ يَحْسِبُ

- لفیف مفروق = مثال + ناقص

مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ و ق ی (ض) وَقَیَ يَوْقِيُ
وَقٰى يَقِيْ
۲۔ و ھ ی (س) وَهِيَ يَوْهَيُ
وَهِيَ يَوْهٰى
۳۔ و ل ی (ح) وَلِيَ يَوْلِيُ
وَلِيَ يَلِيْ

- فاکلمہ پر ہمیشہ "وْ" اور لاکلمہ پر "ی" آتا ہے

لفیف مقرون

- ثلاثی مجرد کے دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ
۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

- لفیف مقرون = اجوف + ناقص

صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ ر و ی (ض) رَوَيَ يَرْوِيُ
رَوٰى يَرْوِيْ
۲۔ ح ی ی (س) خَيِيَ يَخْيَيُ
خَيِيَ يَخْيٰى

- عین کلمہ پر "وْ" اور لام کلمہ پر "ی" آتا ہے

نوٹ: ۱) فا اور عین کلمہ پر حروف علت کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور اگر ہیں تو ان سے فعل استعمال نہیں ہوتا
مثلاً وَیْل" ۔ یَوْم"

۲) بعض اوقات لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً (ح ی ی) ۔ (ع ی ی)
ایسی صورت میں مثلین کا ادغام کرنا یا نا کرنا دونوں جائز ہیں

ح ی ی (س) حَیِیَ یَحْیَیُ یا حَیَّ یَحَیُّ (زندہ ہونا)
ع ی ی (س) عَیِیَ یَعْیَیُ یا عَیَّ یَعَیُّ (تھک جانا)

م وت (ن) ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی
ح ی ی (س) اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی
ع ی ی (س) اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ

﴿ابواب ثلاثی مزید فیہ﴾

ہم جانتے ہیں کہ فعل ثلاثی مجرد سے مراد تین حروف پر مشتمل مادے کا ایسا فعل ہے جسکے اصلی حروف میں مزید کسی حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو۔ کسی فعل کے مادے کے اصلی حروف معلوم کرنے کے لیئے ہمیں فعل ماضی کے پہلے صیغے کی طرح رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ ثلاثی مجرد افعال کے ماضی کے پہلے صیغے میں ہمیں صرف مادے کے ہی تین حروف ملتے ہیں۔ اگر ثلاثی مجرد افعال میں مادے کے حروف کے ساتھ ایک، دو یا تین حروف کا اضافہ کردیا جائے تو وہ فعل ثلاثی مجرد نہیں رہتا بلکہ ثلاثی مزید فیہ بن جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد افعال کے چھ ابواب ہم پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ افعال کے آٹھ ابواب کا مطالعہ کریں گے۔

- ثلاثی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ یا تو فا کلمہ سے پہلے ہوتا ہے یا فا اور عین کلمہ کے درمیان ہوتا ہے۔ کسی باب میں ایک حرف کا اضافہ ہوتا ہے کسی میں دو کا اور کسی میں تین کا۔

- ایک مادہ ثلاثی مجرد کے باب سے ثلاثی مزید فیہ کے باب میں آتا ہے تو اسکے مفہوم میں بھی تبدیل واقع ہوتی ہے یہ تبدیلی اس باب کی خصوصیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہر باب کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں ہم ہر باب کی صرف ایک اہم خصوصیت کا مطالعہ کریں گے باقی خصوصیات ہمیں مطالعے میں اضافے کے ساتھ ساتھ معلوم ہونگی

ثلاثی مجرد ابواب کے مصدر کا پتہ ہمیں یا تو ڈکشنری سے چلتا ہے یا پھر اہل زبان سے سنکر۔ لیکن ثلاثی مزید فیہ ابواب کے نام ہی ان ابواب کے مصدر ہوتے ہیں اور ثلاثی مزید فیہ ابواب کے مصدر ہمیں باب کے معنی بتانے میں اہم کردار ادا کریں گے کیونکہ تقریباً سب الفاظ عربی زبان کے ہی الفاظ ہیں جو ہم اردو میں استعمال کرتے ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ کے درج ذیل آٹھ ابواب ہم نے پڑھنے ہیں:۔

۱۔ اِفْعَال
۲۔ تَفْعِیْل
۳۔ مُفَاعَلَہ
۴۔ تَفَعُّل
۵۔ تَفَاعُل
۶۔ اِفْتِعَال
۷۔ اِنْفِعَال
۸۔ اِسْتِفْعَال

﴿اِفْعَال﴾

اس باب کے نام کے وزن پر استعمال ہونے والے بہت سے الفاظ ہم اردو زبان میں استعمال کرتے ہیں مثلاً

اَکْرَام	اَخْرَاج	اِنْکَار	اِقْرَار
اِدْغَام	اِنْفَاق	اِنْصَاف	اِسْلَام
اِنْذَار	اِحْسَان	اِسْرَاف	اِرْسَال
اِفْهَام	اِنْعَام	اِصْلَاح	اِعْرَاض

اَفْعَلَ یُفْعِلُ اِفْعَالاً

خصوصیت:۔ یہ باب فعل لازم کو متعدی بنانے کے کام آتا ہے۔

مثلاً

نزل	(ض)	نَزَلَ	یَنْزِلُ	(اترنا)
	(افعال)	اَنْزَلَ	یُنْزِلُ	(اتارنا)
خرج	(ن)	خَرَجَ	یَخْرُجُ	(نکلنا)
	(افعال)	اَخْرَجَ	یُخْرِجُ	(نکالنا)
دخل	(ن)	دَخَلَ	یَدْخُلُ	(داخل ہونا)
	(افعال)	اَدْخَلَ	یُدْخِلُ	(داخل کرنا)

ن ز ل اَنْزَلَ یُنْزِلُ اِنْزَالاً (نازل کرنا)

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

ر س ل اَرْسَلَ یُرْسِلُ اِرْسَالاً (بھیجنا)

اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ

هُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

ن ع م اَنْعَمَ یُنْعِمُ اِنْعَامًا (انعام کرنا)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

خ ر ج	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اِخْرَاجًا	(نکالنا)

اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى
الظُّلُمٰتِ ۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

ن ذ ر	اَنْذَرَ	يُنْذِرُ	اِنْذَارًا	(خبردار کرنا)

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا
اِنِّىْٓ اَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى

ن ف ق	اَنْفَقَ	يُنْفِقُ	اِنْفَاقًا	(خرچ کرنا)

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ

ط ع م	اَطْعَمَ	يُطْعِمُ	اِطْعَامًا	(کھلانا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنِىْ وَسَقَانِىْ وَجَعَلَنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

د خ ل	اَدْخَلَ	يُدْخِلُ	اِدْخَالًا	(داخل کرنا)

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا
يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِىْ رَحْمَتِهٖ

ب ل غ	اَبْلَغَ	يُبْلِغُ	اِبْلَاغًا	(پہنچانا)

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ

ف ل ح	اَفْلَحَ	يُفْلِحُ	اِفْلَاحًا	(فلاح پانا)

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

ء م ن	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	اِيْمَانًا	(ایمان لانا)

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

ح ب ب	اَحَبَّ	يُحِبُّ	اِحْبَابًا	(محبت کرنا)

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَاَ حَبَّنِیْ

بَلْ تُحِبُّــوْ نَ الْعَاجِلَۃَ

و ل ج	اَوْلَجَ	يُوْلِجُ	اِيْلاَ جًا	(داخل کرنا)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ

ی ق ن	اَيْقَنَ	يُوْقِنُ	اِيْقَانًا	(یقین رکھنا)

وَبِا لْاٰخِرَۃِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

م و ت	اَمَاتَ	يُمِيْتُ	اِمَاتَۃً	(مارنا)

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ

ز ی غ	اَزَاغَ	يُزِيْغُ	اِزَاغَۃً	(ٹیڑھا کرنا)

فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

ل ه و	اَلْهٰی	يُلْهِیْ	اِلْهَاءً	(غافل کرنا)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

ء ذ ی	اٰذٰی	يُؤْذِیْ	اِيْذَاءً	(اذیت دینا)

لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ

و ح ی	اَوْحٰی	يُوْحِیْ	اِيْحَاءً	(وحی کرنا)

اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ

ح ی ی	اَحْيٰی	يُحْيِیْ	اِحْيَاءً	(زندہ کرنا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا

باب (اِفْعَال)

جمع	مثنّٰی	واحد	ماضی	
اَفْعَلُوْا	اَفْعَلَا	اَفْعَلَ	مذکر	غائب
اَفْعَلْنَ	اَفْعَلَتَا	اَفْعَلَتْ	مؤنث	3rd Person
اَفْعَلْتُمْ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتَ	مذکر	حاضر
اَفْعَلْتُنَّ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
اَفْعَلْنَا		اَفْعَلْتُ	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

جمع	مثنّٰی	واحد	مضارع	
یُفْعِلُوْنَ	یُفْعِلَانِ	یُفْعِلُ	مذکر	غائب
یُفْعِلْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُ	مؤنث	3rd Person
تُفْعِلُوْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُ	مذکر	حاضر
تُفْعِلْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلِیْنَ	مؤنث	2nd Person
نُفْعِلُ		اُفْعِلُ	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

﴿تفعیل﴾

تعلیم	تدریس	تصدیق	تکذیب	تکریم
ترسیل	تسلیم	تکفیر	تدبیر	تقدیر
تکویر	تذلیل	تعریف	ترغیب	تذکیر
تجدید	تجوید	تنزیل	تسبیح	تنبیه
توحید	تبدیل	تضحیک	تفهیم	

فَعَّلَ　　یُفَعِّلُ　　تَفْعِیْلاً یا تَفْعِلَةً

خصوصیت:۔　فعل لازم کو فعل متعدی میں تبدیل کرتا ہے۔

ع ل م　عَلَّمَ　یُعَلِّمُ　تَعْلِیْمًا　(سکھانا)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۔ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ
یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ

ن ز ل　نَزَّلَ　یُنَزِّلُ　تَنْزِیْلاً　(نازل کرنا)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ
هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ

س ب ح　سَبَّحَ　یُسَبِّحُ　تَسْبِیْحًا　(تسبیح کرنا)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

ک ل م　کَلَّمَ　یُکَلِّمُ　تَکْلِیْمًا　(کلام کرنا)

کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا

ک ذ ب　کَذَّبَ　یُکَذِّبُ　تَکْذِیْبًا　(جھٹلانا)

فَکَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا
اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ

ح د ث	حَدَّثَ	يُحَدِّثُ	تَحْدِيْثًا	(بیان کرنا)

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا

ق د م	قَدَّمَ	يُقَدِّمُ	تَقْدِيْمًا	
ا خ ر	اَخَّرَ	يُؤَخِّرُ	تَأْخِيْرًا	

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ

رَبِّ لَوْ لَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ

و د ع	وَدَّعَ	يُوَدِّعُ	اِيْدَاعًا	(چھوڑ دینا)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

ی س ر	يَسَّرَ	يُيَسِّرُ	تَيْسِيْرًا	(آسان کرنا)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

ع د د — وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ

ص و ر	صَوَّرَ	يُصَوِّرُ	تَصْوِيْرًا	(صورت بنانا)

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ

ب ی ن	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	تَبْيِيْنًا	(واضح کر دینا)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

ز ک و	زَكّٰى	يُزَكِّيْ	تَزْكِيَةً	(پاک کرنا)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

ج ل ی	جَلّٰى	يُجَلِّيْ	تَجْلِيَةً	(روشن کرنا۔ ظاہر کرنا)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا

و ص ی وَصّٰی یُوَصِّیْ تَوْصِیَةٌ (وصیت کرنا)

وَوَصّٰی بِهَا اِبْرَاهِیْمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ

س و ی سَوّٰی یُسَوِّیْ تَسْوِیَةٌ (برابر کرنا۔ سنوارنا)

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ

(تَفْعِیل)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعَّلَ	فَعَّلَا	فَعَّلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَّلَتْ	فَعَّلَتَا	فَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَّلْتَ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَّلْتِ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فَعَّلْتُ	فَعَّلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یُفَعِّلُ	یُفَعِّلَانِ	یُفَعِّلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	یُفَعِّلْنَ
حاضر	مذکر	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفَعِّلِیْنَ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اُفَعِّلُ	نُفَعِّلُ	

﴿مُفَاعَلَة﴾

مقابلہ	مشاہدہ	مجاہدہ	مناظرہ	مراقبہ
مراسلہ	مباہلہ	معالجہ	مقاربہ	مطالبہ
معاشقہ	محاصرہ	مقاتلہ	معاشرہ	مشاعرہ
مباحثہ	مذاکرہ			

فَاعَلَ يُفَاعِلُ مُفَاعَلَة يا فِعَالاً

خصوصیت: مشارکت:۔ دو اشخاص یا دو گروہ فعل میں اسطرح شریک ہوں کہ ایک فاعل ہو اور دوسرا مفعول

خ د ع خَادَعَ يُخَادِعُ مُخَادَعَة (دھوکا دینا)

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

ن ف ق نَافَقَ يُنَافِقُ مُنَافَقَة يا نِفَاقًا (منافق ہونا)

نَافَقَ حَنْظَلَة"

ق ت ل قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَة يا قِتَالاً (جنگ کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا

ج ہ د جَاهَدَ يُجَاهِدُ مُجَاهَدَة يا جِهَادًا (جہاد کرنا)

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ

ج د ل جَادَلَ يُجَادِلُ مُجَادَلَة (جھگڑنا)

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا

ظ ہ ر ظَاهَرَ يُظَاهِرُ مُظَاهَرَة يا ظِهَارًا (اظہار کرنا)

اَلَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَاءِهِمْ مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ

ح ف ظ　　خَافَظَ　　يُحَافِظُ　　مُحَافَظَةً　　(محافظت کرنا)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

د ف ع　　دَافَعَ　　يُدَافِعُ　　مُدَافَعَةً يا دِفَاعًا　　(دفاع کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ض ع ف　　ضَاعَفَ　　يُضَاعِفُ　　مُضَاعَفَةً　　(بڑھانا۔دوگنا کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُضَاعِفُ اَجْرَ مَنْ يَشَاءُ

ه ج ر　　هَاجَرَ　　يُهَاجِرُ　　مُهَاجَرَةً　　(ہجرت کرنا۔چھوڑ دینا)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَ اَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَنَصَرُوْا
اُولٰٓئِكَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ كَرِيْمٌ

ء خ ذ　　اٰخَذَ　　يُؤَاخِذُ　　مُؤَاخَذَةً　　(گرفت کرنا)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَ لٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ
اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى

ح ج ج　　حَاجَّ　　يُحَاجُّ　　مُحَاجَّةً

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَاجَّ اِبْرَاهِيْمَ فِىْ رَبِّهٖ

و ع د　　وَاعَدَ　　يُوَاعِدُ　　مُوَاعِدَةً يا مِيْعَادًا

وَاِذْ وَاعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

ر و د　　رَاوَدَ　　يُرَاوِدُ　　مُرَاوَدَةً

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَةُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَفْسِهٖ

ع ف و عَافَا يُعَافِىْ مُعَافَةٌ (صحت دینا۔ بلا اور برائی سے بچانا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّىْ الْاَذٰى وَعَافَانِىْ

ن د ى نَادٰى يُنَادِىْ نِدَاءٌ (پکارنا)

اِذْنَادٰى رَبَّهٗ نِدَاءً خَفِيًّا

و ر ى وَارٰى يُوَارِىْ مُوَارَاةٌ

كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِىْ

(مُفَاعَلَة)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَاعَلَ	فَاعَلَا	فَاعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَاعَلَتْ	فَاعَلَتَا	فَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَاعَلْتَ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَاعَلْتِ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فَاعَلْتُ	فَاعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفَاعِلُ	يُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفَاعِلِيْنَ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	أُفَاعِلُ	نُفَاعِلُ	

﴿تَفَعُّل﴾

تدبّر	تذکر	تکبر	تبسم	تحفظ
تعجب	تحمل	تجمل	تردد	تَنزل
تعلم	تربص	توکل	تشکر	تجس
تصدق	تقدم	تکلم	تکلف	تصرف

تَفَعَّلَ　　يَتَفَعَّلُ　　تَفَعُّلاً

خصوصیت:۔　اس باب کی سب سے نمایاں خصوصیت تکلف ہے۔ جس فعل کا ذکر ہو رہا ہو اسکو خود حاصل کرنا۔

ع ل م　　تَعَلَّمَ　　يَتَعَلَّمُ　　تَعَلُّمًا　　(سیکھنا)

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

ذ ک ر　　تَذَكَّرَ　　يَتَذَكَّرُ　　تَذَكُّرًا　　(یاد کرنا to recall)

يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى

ف ک ر　　تَفَكَّرَ　　يَتَفَكَّرُ　　تَفَكُّرًا　　(غور وفکر کرنا)

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

د ب ر　　تَدَبَّرَ　　يَتَدَبَّرُ　　تَدَبُّرًا　　(غور وفکر کرنا)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ

ک ل م　　تَكَلَّمَ　　يَتَكَلَّمُ　　تَكَلُّمًا

لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

ص د ق　　تَصَدَّقَ　　يَتَصَدَّقُ　　تَصَدُّقًا　　(صدقہ کرنا)

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا

ن ز ل تَنَزَّلَ يَتَنَزَّلُ تَنَزُّلاً (نازل ہونا)

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ

نوٹ:۔ فعل مضارع کے جن صیغوں میں دو "ت" اکٹھی ہو جاتی ہیں ان میں سے ایک "ت" کو گرا دینا جائز ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَ الرُّوْحُ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

خ ب ط تَخَبَّطَ يَتَخَبَّطُ تَخَبُّطًا (باؤلا کر دینا)

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

ء خ ر تَأَخَّرَ يَتَأَخَّرُ تَأَخُّرًا (دیر کرنا)

وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ

ج س س تَجَسَّسَ يَتَجَسَّسُ تَجَسُّسًا (تجسس کرنا)

لَا يَتَجَسَّسُ الْمُؤْمِنُوْنَ

و ک ل تَوَكَّلَ يَتَوَكَّلُ تَوَكُّلاً (توکل کرنا)

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

ط و ع تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ تَطَوُّعًا

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

م ی ز تَمَيَّزَ يَتَمَيَّزُ تَمَيُّزًا (پھٹ جانا)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ

و ف ی تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى تَوَفِّيًا (پورا پورا لینا)

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

(تَفَعُّل)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	تَفَعَّلَ	تَفَعَّلَا	تَفَعَّلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَعَّلَتْ	تَفَعَّلَتَا	تَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَعَّلْتَ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَعَّلْتِ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	تَفَعَّلْتُ	تَفَعَّلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَعَّلُ	يَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلِيْنَ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَتَفَعَّلُ	نَتَفَعَّلُ	

تفاعُل

تکاثر	تفاخر	تغابن	تعارف	توازن
تعاون	تواتر	تعاقب	تصادم	تناسب
تناسل	تجاوز	تقابل	تناظر	تدارك

تَفَاعَلَ يَتَفَاعَلُ تَفَاعُلاً

خصوصیت: تشارک:۔ کسی کام کے ہونے میں دوافراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فاعل ہوں۔

غ م ز تَغَامَزَ يَتَغَامَزُ تَغَامُزًا (ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا)

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ

د ر س تَدَارَسَ يَتَدَارَسُ تَدَارُسًا (باہم پڑھنا)

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَه بَيْنَهُمْ

ع ق ب تَعَاقَبَ يَتَعَاقَبُ تَعَاقُبًا (یکے بعد دیگرے آنا)

اِنَّ الْعُسْرَ وَالْيُسْرَ يَتَعَاقَبَانِ

ن ص ر تَنَاصَرَ يَتَنَاصَرُ تَنَاصُرًا (ایک دوسرے کی مدد کرنا)

مَالَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ

خ ف ت تَخَافَتَ يَتَخَافَتُ تَخَافُتًا (ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات کرنا)

وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ

ن ز ع تَنَازَعَ يَتَنَازَعُ تَنَازُعًا (باہم جھگڑنا)

لَا يَتَنَازَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلَى الْمَالِ

ک ث ر تَكَاثَرَ يَتَكَاثَرُ تَكَاثُرًا (باہم کثرت طلب کرنا)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

ف خ ر — تَفَاخَرَ — يَتَفَاخَرُ — تَفَاخُرًا — (ایک دوسرے پر فخر کرنا)

أَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِيْنَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ

س ء ل — تَسَاءَلَ — يَتَسَاءَلُ — تَسَاءُلًا — (ایک دوسرے سے سوال کرنا)

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ

ح ب ب — تَحَابَّ — يَتَحَابُّ — تَحَابًّا — (ایک دوسرے سے محبت کرنا)

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ

ج و ز — تَجَاوَزَ — يَتَجَاوَزُ — تَجَاوُزًا

وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ

د ی ن — تَدَايَنَ — يَتَدَايَنُ — تَدَايُنًا — (ایک دوسرے کو ادھار دینا)

إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

ع ل و — تَعَالٰى — يَتَعَالٰى — تَعَالِيًا — (بلند و برتر ہونا)

فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

ع ط ی — تَعَاطٰى — يَتَعَاطٰى — تَعَاطِيًا

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ

و ص ی — تَوَاصٰى — يَتَوَاصٰى — تَوَاصِيًا — (ایک دوسرے کو وصیت کرنا)

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

(تَفَاعُل)

ماضی		واحد	مثنّیٰ	جمع
غائب	مذکر	تَفَاعَلَ	تفاعَلا	تفاعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَاعَلَتْ	تفاعَلَتَا	تَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَاعَلْتَ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَاعَلْتِ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُنَّ
متکلّم	مذکر	تَفَاعَلْتُ	تفاعَلْنَا	
1st Person	مؤنث			

مضارع		واحد	مثنّیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَاعَلُ	يَتفاعَلان	يَتفاعَلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلان	يَتَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلان	تَتَفَاعَلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلِيْنَ	تَتَفَاعَلان	تَتَفَاعَلْنَ
متکلّم	مذکر	اَتَفَاعَلُ	نَتَفَاعَلُ	
1st Person	مؤنث			

﴿افتعال﴾

اختلاف اجتناب اقتدار اقتباس اجتهاد

اکتساب اشتعال امتحان اجتماع اختیار

احترام اہتمام اعتراف اعتبار اختصار

انتقام انتظار انتشار انتخاب انتقال

اِفْتَعَلَ يَفْتَعِلُ اِفْتِعَالاً

خصوصیت:۔ جس فعل کا ذکر ہو اس کو اہتمام سے کرنا اہمیت دے کر کرنا

نوٹ:۔ باب افتعال کا ھمزہ، ھمزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ب اَكْتَسِبَ يَكْتَسِبُ اَكْتِسَابًا (کمانا)

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

ق ر ب اِقْتَرَبَ يَقْتَرِبُ اِقْتِرَابًا (قریب ہونا)

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ مُعْرِضُوْنَ

ج م ع اِجْتَمَعَ يَجْتَمِعُ اِجْتِمَاعًا (اکٹھے ہونا)

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

ع ر ف اِعْتَرَفَ يَعْتَرِفُ اِعْتِرَافًا (اعتراف کرنا)

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ

ن ق م اِنْتَقَمَ يَنْتَقِمُ اِنْتِقَامًا (انتقام لینا)

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ

ع ذ ر اِعْتَذَرَ يَعْتَذِرُ اِعْتِذَارًا (عذر پیش کرنا)

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ

م ل ء اِمْتَلَأَ يَمْتَلِأُ اِمْتِلَاءً (بھر جانا)

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ

ہ ز ز اِهْتَزَّ يَهْتَزُّ اِهْتِزَازًا

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَانٌّ

ک ی ل اِكْتَالَ يَكْتَالُ اِكْتِيَالًا (ماپ کرلینا)

اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

ب ل و اِبْتَلٰى يَبْتَلِىْ اِبْتِلَاءً (آزمانا)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّىْ اَكْرَمَنِ

ن ہ ی اِنْتَهٰى يَنْتَهِىْ اِنْتِهَاءً (بازآنا)

فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ

س و ی اِسْتَوٰى يَسْتَوِىْ اِسْتِوَاءً (بازآنا)

لَا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

لَا يَسْتَوِىْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

(اِفْتِعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِفْتَعَلَ	اِفْتَعَلَا	اِفْتَعَلُوا
3rd Person	مؤنث	اِفْتَعَلَتْ	اِفْتَعَلَتَا	اِفْتَعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِفْتَعَلْتَ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِفْتَعَلْتِ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اِفْتَعَلْتُ	اِفْتَعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَعِلُ	يَفْتَعِلَانِ	يَفْتَعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	يَفْتَعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْتَعِلِيْنَ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْتَعِلُ	نَفْتَعِلُ	

تفعّل اور تفاعل کے خصوصی قواعد

ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ

- باب تفعّل اور تفاعل کا ''ف'' کلمہ اگر مندرجہ بالا حروف میں سے کوئی حرف ہو تو ان دونوں ابواب کی ''ت'' تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو ''ف'' کلمہ پر ہے۔ پھر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔

ذ ک ر (تفعّل) تَذَكَّرَ ذَذَكَّرَ ذُذَكَّرَ اذُذَكَّرَ اِذْذَكَّرَ اِذَّكَّرَ

يَتَذَكَّرُ يَذْذَكَّرُ يَذُذَكَّر يَذَّكَّرُ

ث ق ل (تفاعل) تَثَاقَلَ ثْثَاقَلَ ثُثَاقَلَ اثُثَاقَلَ اِثْثَاقَلَ اِثَّاقَلَ

يَتَثَاقَلُ يَثْثَاقَلُ يَثْثَاقَلُ يَثَّاقَلُ

نوٹ: یہ قاعدہ اختیاری ہے لازمی نہیں۔

- باب تفعّل اور تفاعل کے فعل مضارع کی گردان کے جن صیغوں میں دو ''ت'' اکٹھے آجائیں ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔

ن ز ل (تفعّل) تَتَنَزَّلُ سے تَنَزَّلُ

ن ص ر (تفاعل) تَتَنَاصَرُوْنَ سے تَنَاصَرُوْنَ

افتعال کے خصوصی قواعد

- باب افتعال کا ''ف'' کلمہ اگر (د ذ ز) میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ''ت'' کو ''د'' میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

فا کلمہ اگر ''د'' ہو تو دونوں ''د'' کا ادغام کر دیا جاتا ہے۔

دخل	اِدْتَخَلَ	اِدْدَخَلَ	اِدَّخَلَ	يَدْتَخِلُ	يَدْدَخِلُ	يَدَّخِلُ
ذکر	اِذْتَكَرَ	اِذْدَكَرَ		يَذْتَكِرُ	يَذْدَكِرُ	
زجر	اِزْتَجَرَ	اِزْدَجَرَ		يَزْتَجِرُ	يَزْدَجِرُ	

''د'' کو ''ذ'' میں اور ''ذ'' کو ''د'' میں بدل کر دونوں کا ادغام کرنا بھی جائز ہے۔

اِذْدَكَرَ	اِذْذَكَرَ	اِذَّكَرَ	يَذْدَكِرُ	يَذْذَكِرُ	يَذَّكِرُ
اِذْدَكَرَ	اِدْدَكَرَ	اِدَّكَرَ	يَذْدَكِرُ	يَدْدَكِرُ	يَدَّكِرُ

- باب افتعال کا ''ف'' کلمہ اگر (ص ض ط ظ) میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ''ت'' تبدیل ہو کر (ط) بن جاتی ہے۔

صبر	اِصْتَبَرَ	اِصْطَبَرَ		يَصْتَبِرُ	يَصْطَبِرُ	
ضرب	اِضْتَرَبَ	اِضْطَرَبَ		يَضْتَرِبُ	يَضْطَرِبُ	
طلع	اِطْتَلَعَ	اِطْطَلَعَ	اِطَّلَعَ	يَطْتَلِعُ	يَطْطَلِعُ	يَطَّلِعُ
ظلم	اِظْتَلَمَ	اِظْطَلَمَ		يَظْتَلِمُ	يَظْطَلِمُ	

''ظ'' کو ''ط'' میں یا ''ط'' کو ''ظ'' میں تبدیل کر کے ادغام بھی کیا جا سکتا ہے

اِظْطَلَمَ	اِظْظَلَمَ	اِظَّلَمَ	يَظْطَلِمُ	يَظْظَلِمُ	يَظَّلِمُ
اِظْطَلَمَ	اِطْطَلَمَ	اِطَّلَمَ	يَظْطَلِمُ	يَطْطَلِمُ	يَطَّلِمُ

- باب افتعال کا ف کلمہ اگر (و یا ی) ہو تو [illegible] میں تبدیل کر کے باب افتعال [illegible]

ہیں۔

و ق ی	اِوْتَقٰی	اِتْتَقٰی	اِتَّقٰی	یَوْتَقِی	یَتْتَقِیْ	یَتَّقِیْ
ی س ر	اِیْتَسَرَ	اِتْتَسَرَ	اِتَّسَرَ	یَیْتَسِرَ	یَتْتَسِرَ	یَتَّسِرُ

(و) کی تبدیلی لازمی ہے جبکہ (ی) کی تبدیلی اختیاری ہے۔

- (اَخَذَ) جب باب افتعال سے آتا ہے تو خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

ا خ ذ	اِاْتَخَذَ	اِتْتَخَذَ	اِتَّخَذَ	یَاْتَخِذُ	یَتْتَخِذُ	یَتَّخِذُ

﴿انفعال﴾

انقلاب	انکسار	انکشاف	انحراف	انفطار
انشقاق	انشراح	انحصار	انحطاط	انقطاع

اِنْفَعَلَ   یَنْفَعِلُ   اِنْفِعَالاً

خصوصیت:۔ متعدی افعال کو لازم بنانے کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔

باب انفعال کا همزہ بھی همزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ر   اِنْکَسَرَ   یَنْکَسِرُ   اِنْکِسَارًا   (ٹوٹ جانا)

اِنْکَسَرَ الْقَلَمُ

ص ر ف   اِنْصَرَفَ   یَنْصَرِفُ   اِنْصِرَافًا   (پھر جانا)

اِنْصَرَفُوا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

ک د ر   اِنْکَدَرَ   یَنْکَدِرُ   اِنْکِدَارًا   (گدلا ہوجانا)

وَاِذَاالنُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ

ب ع ث   اِنْبَعَثَ   یَنْبَعِثُ   اِنْبِعَاثًا   (اٹھ کھڑا ہونا)

اِذِانْبَعَثَ اَشْقَاهَا

ط ل ق   اِنْطَلَقَ   یَنْطَلِقُ   اِنْطِلَاقًا   (چلنا)

لَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ

ق ل ب   اِنْقَلَبَ   یَنْقَلِبُ   اِنْقِلَابًا   (واپس مڑنا)

وَیَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا

ف ج ر   اِنْفَجَرَ   یَنْفَجِرُ   اِنْفِجَارًا   (پھٹ پڑنا)

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا

ق ط ع انْقَطَعَ يَنْقَطِعُ انْقِطَاعًا (کٹ جانا)

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُه'

ف ط ر انْفَطَرَ يَنْفَطِرُ انْفِطَارًا (پھٹ جانا)

اِذَالسَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

ش ق ق انْشَقَّ يَنْشَقُّ انْشِقَاقًا (پھٹ جانا)

اِذَالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ

ب غ ی انْبَغٰی يَنْبَغِیْ انْبِغَاءً (شایان شان ہونا)

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِیْ لَه'

(اِنْفِعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	اِنْفَعَلَ	اِنْفَعَلَا	اِنْفَعَلُوْا
	مؤنث	اِنْفَعَلَتْ	اِنْفَعَلَتَا	اِنْفَعَلْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	اِنْفَعَلْتَ	اِنْفَعَلْتُمَا	اِنْفَعَلْتُمْ
	مؤنث	اِنْفَعَلْتِ	اِنْفَعَلْتُمَا	اِنْفَعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اِنْفَعَلْتُ	اِنْفَعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	يَنْفَعِلُ	يَنْفَعِلَانِ	يَنْفَعِلُوْنَ
	مؤنث	تَنْفَعِلُ	تَنْفَعِلَانِ	يَنْفَعِلْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	تَنْفَعِلُ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلُوْنَ
	مؤنث	تَنْفَعِلِيْنَ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَنْفَعِلُ	نَنْفَعِلُ	

﴿اِسْتِفْعَال﴾

اِستغفار استقبال استخراج استکبار استحصال

استقرار استحکام استھزاء استدراج استخلاف

اِسْتَفْعَلَ يَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالاً

خصوصیت:۔ زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے کا مفہوم ہوتا ہے

باب استفعال کا ھمزہ بھی ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔

غ ف ر اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا (بخشش مانگنا)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰه رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

ک ب ر اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ اِسْتِكْبَارًا (بڑائی چاہنا)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

ب د ل اِسْتَبْدَلَ يَسْتَبْدِلُ اِسْتِبْدَالاً (بدلنا چاہنا)

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ"

ط ع م اِسْتَطْعَمَ يَسْتَطْعِمُ اِسْتِطْعَامًا (کھانا طلب کرنا)

اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا

ع ج ل اِسْتَعْجَلَ يَسْتَعْجِلُ اِسْتِعْجَالاً (جلدی مانگنا)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ

ء ذ ن اِسْتَأْذَنَ يَسْتَأْذِنُ اِسْتِئْذَانًا (اجازت طلب کرنا)

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ھ ز ء اِسْتَهْزَءَ يَسْتَهْزِءُ اِسْتِهْزَاءً (استھزاء کرنا)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

ق ر ر　اِسْتَقَرَّ　يَسْتَقِرُّ　اِسْتِقْرَارًا　(قرار پکڑنا)

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَه' فَسَوْفَ تَرَانِيْ

و ق د　اِسْتَوْقَدَ　يَسْتَوْقِدُ　اِسْتِيْقَادًا

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِىْ اسْتَوْقَدَ نَارًا

ع و ن　اِسْتَعَانَ　يَسْتَعِيْنُ　اِسْتِعَانَةً　(مدد طلب کرنا)

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

خ ى ر　اِسْتَخَارَ　يَسْتَخِيْرُ　اِسْتِخَارَةً　(بھلائی طلب کرنا)

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ

ع ل و　اِسْتَعْلٰى　يَسْتَعْلِىْ　اِسْتِعْلَاءً

وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى

س ق ى　اِسْتَسْقٰى　يَسْتَسْقِىْ　اِسْتِسْقَاءً　(پانی مانگنا)

وَاِذِاسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِه

و ف ى　اِسْتَوْفٰى　يَسْتَوْفِىْ　اِسْتِيْفَاءً　(پورا پورا مانگنا)

اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

ح ى ى　اِسْتَحْىٰ　يَسْتَحْيِىْ　اِسْتِحْيَاءً　(شرمانا)

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِىْ مِنَ الْحَقِّ

(اِسْتِفْعَال)

ماضی		واحد	مثنٰی	جمع
غائب	مذکر	اِسْتَفْعَلَ	اِسْتَفْعَلَا	اِسْتَفْعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اِسْتَفْعَلَتْ	اِسْتَفْعَلَتَا	اِسْتَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِسْتَفْعَلْتَ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِسْتَفْعَلْتِ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اِسْتَفْعَلْتُ	اِسْتَفْعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنٰی	جمع
غائب	مذکر	يَسْتَفْعِلُ	يَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَسْتَفْعِلِيْنَ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَسْتَفْعِلُ	نَسْتَفْعِلُ	

ثلاثی مزید فیہ

﴿فعل مجہول﴾

ماضی مجہول :۔ ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ ایک ہی ہے جو تین Steps پر مشتمل ہے۔

۱۔ آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں

۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زیر لگا دیں

۳۔ باقی تمام متحرک حروف کی حرکت کو پیش میں تبدیل کر دیں

مضارع مجہول :۔ ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ بھی ایک ہی ہے یہ قاعدہ چار Steps پر مشتمل ہے۔

۱۔ آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں

۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زبر لگا دیں

۳۔ علامت مضارع پر پیش لگا دیں

۴۔ باقی تمام حروف کو ویسے ہی رہنے دیں

﴿ ثلاثی مزید فیہ ابواب سے مجہول ﴾

باب	مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	ماضی مجہول	مضارع مجہول
اِفْعَال	ن ز ل	اَنْزَلَ	یُنْزِلُ	اُنْزِلَ	یُنْزَلُ
	خ ر ج	اَخْرَجَ	یُخْرِجُ	اُخْرِجَ	یُخْرَجُ
تَفْعِیْل	ك و ر	كَوَّرَ	یُكَوِّرُ	كُوِّرَ	یُكَوَّرُ
	خ ف ف	خَفَّفَ	یُخَفِّفُ	خُفِّفَ	یُخَفَّفُ
مُفَاعَلَہ	ن د ی	نَادٰی	یُنَادِیْ	نُوْدِیَ	یُنَادٰی
	ح س ب	حَاسَبَ	یُحَاسِبُ	حُوْسِبَ	یُحَاسَبُ
تَفَعُّل	ق ب ل	تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تُقُبِّلَ	یُتَقَبَّلُ
	خ ط ف	تَخَطَّفَ	یَتَخَطَّفُ	تُخُطِّفَ	یُتَخَطَّفُ
اِفْتِعَال	خ ل ف	اِخْتَلَفَ	یَخْتَلِفُ	اُخْتُلِفَ	یُخْتَلَفُ
	ن ف ع	اِنْتَفَعَ	یَنْتَفِعُ	اُنْتُفِعَ	یُنْتَفَعُ
اِنْفِعَال	ف ط ر	اِنْفَطَرَ	یَنْفَطِرُ	×	×
اِسْتِفْعَال	ھ ز ء	اِسْتَهْزَءَ	یَسْتَهْزِءُ	اُسْتُهْزِءَ	یُسْتَهْزَءُ
	ع ت ب	اِسْتَعْتَبَ	یَسْتَعْتِبُ	اُسْتُعْتِبَ	یُسْتَعْتَبُ

۱۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ

۲۔ فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

۳۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

۴۔ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

۵۔ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ

۶۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا

۷۔ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا تُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا

۸۔ إِنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ

۹۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ

۱۰۔ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ

۱۱۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ

۱۲۔ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ

﴿مضارع کے تغیرات﴾

فعل ماضی تو مبنی اسماء کی طرح اپنی شکل تبدیل نہیں کرتا لیکن فعل مضارع اپنی نارمل شکل کے علاوہ مزید شکلیں اختیار کرتا ہے۔ یعنی وہ نارمل مضارع سے ہلکا (خفیف) بھی ہوتا ہے اور ہلکا تر (اخف) بھی پھر وہ بھاری (ثقیل) بھی ہوتا ہے اور بھاری تر (اثقل) بھی۔

مضارع اخف <------ مضارع خفیف <------ نارمل مضارع -------> مضارع ثقیل ------> مضارع اثقل

مضارع ثقیل اور مضارع اثقل تو ہم (انشاء اللہ) فعل مضارع کے تاکیدی اسلوب کے حوالے سے پڑھیں گے۔ اس وقت ہم مضارع خفیف اور مضارع اخف کے متعلق معلومات دو سوالات سامنے رکھ کر حاصل کرتے ہیں۔

۱) خفیف اور اخف ہونے کی صورت میں نارمل مضارع کی شکل میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

۲) مضارع خفیف اور اخف کب یا کیوں ہوتا ہے؟

پہلے سوال کے جواب کے لیئے پہلے ہم کسی بھی وزن کے فعل مضارع کی گردان کے صیغوں کو تین قسم کے صیغوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ پہلی قسم کے صیغے

(يَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ اَفْعَلُ ۔ نَفْعَلُ)

۲۔ دوسری قسم کے صیغے

(يَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ يَفْعَلُوْنَ ۔ تَفْعَلُوْنَ ۔ تَفْعَلِيْنَ)

۳۔ تیسری قسم کے صیغے

(يَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ)

﴿مضارع خفیف﴾

فعل مضارع جب خفیف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

۱) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی " پیش " " زبر " میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

یَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ اَفْعَلَ ۔ نَفْعَلَ

۲) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

یَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ یَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِیْ

۳) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

کچھ حروف ایسے ہیں جو مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع کو خفیف کر دیتے ہیں۔ یہ حروف درج ذیل ہیں۔

لَنْ ۔ اَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ ۔ حَتّٰی ۔ لِ

مندرجہ بالا حروف میں سے پہلے چار اصلاً مضارع کو خفیف کرتے ہیں جبکہ آخری دو کے بعد کوئی حرف محذوف سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع خفیف ہوتا ہے۔ ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

۱) **لَنْ:۔** حرف لَن کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

i) اس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

ii) اس کے معنے مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

یَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/کرے گا)
لَن یَفْعَلَ	(وہ ہرگز نہیں کرے گا)

- وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَاحِدٍ
- اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَخْلُقُوْا ذُبَابًا وَلَوِا جْتَمَعُوْا لَہٗ
- اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
- وَقَالُوْا لَنْ یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

- وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ
- قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ
- لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲) اَنْ: کہ

میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے — اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّذْهَبَ

- اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نَعْبُدَهٗ
- اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ
- اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً
- عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
- اَلرِّبٰو سَبْعُوْنَ حُوْبًا۔ اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ
- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَعْلَمُوْنَ
- اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
- اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ
- اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ
- وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ

۳) كَيْ: تاکہ

یہ فعل کے بعد آکر فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔

- اَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَيْ اَفْهَمَهٗ
- كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا
- فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

۴) اِذَنْ: تب تو یا پھر تو

اس حرف سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا ردِ عمل ''اِذَنْ'' سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً

- قُلْتُ لِزَيْدٍ " هٰذَا الْكِتَابُ مُفِيْد " " فَقَالَ " إِذَنْ سَأَقْرَءُه "

۵) حَتّٰی :۔ یہاں تک کہ

میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ معلم اجازت دے

لَنْ اَجْلِسَ حَتّٰی يَأْذَنَ الْمُعَلِّمُ

- لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
- وَمَا يُعَلِّمَانِ حَتّٰی يَقُوْلَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ"
- وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰارٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ
- قَالُوْا يٰمُوْسٰی اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰی يَخْرُجُوْا مِنْهَا
- اَلَا وَ اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا
- لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

۶) لِ :۔ تا کہ کا مفہوم دیتا ہے اور وجہ بتانے کے لیئے استعمال ہوتا ہے

اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تا کہ وہ اس کی عبادت کریں

خَلَقَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوْهُ

اسے لام کَی بھی کہتے ہیں اور لام تعلیل بھی

لِ ۔ كَیْ ۔ لِكَیْ ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

- هُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
- وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ
- هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّيْنِ كُلِّهٖ
- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
- جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
- اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

﴿مضارع اخف﴾

فعل مضارع جب اخف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

۱) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی '' پیش '' سکون میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

يَفْعَلْ ۔ تَفْعَلْ ۔ تَفْعَلْ ۔ اَفْعَلْ ۔ نَفْعَلْ

۲) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

يَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ يَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِيْ

۳) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

يَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

درج ذیل حروف مضارع پر داخل ہو کر اُسے اخف کر دیتے ہیں۔

۱) **لَمْ:۔** حرف لَمْ کے بھی اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن فعل مضارع پر داخل ہونے کے بعد یہ بھی اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

۱) اس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

۲) اس کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے/کرے گا)

لَمْ يَفْعَلْ (اس نے بالکل نہیں کیا ۔ اس نے کیا ہی نہیں)

- لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ
- اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْر''
- اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر''
- اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ
- اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

۲) **لَمَّا:۔** (ابھی تک نہیں)

زید نے ابھی تک نہیں لکھا — لَمَّا يَكْتُبْ زَيْد''

سورج ابھی تک طلوع نہیں ہوا	لَمَّا تَطْلُعِ الشَّمْسُ
میں نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی	لَمَّا أَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ

۔ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ

۳) اِنْ:۔ (اگر)

"اِنْ" حرف شرط ہے۔ شرط والا جملہ، جملہ شرطیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا

جملہ شرطیہ کے دو حصے ہوتے ہیں

۱) شرط — اگر تو بیٹھے گا

۲) جواب شرط یا جزاء — تو میں بیٹھوں گا

اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی حرف "اِنْ" سے بیان کرنی ہو تو شرط والے فعل مضارع سے پہلے حرف "اِنْ" لگتا ہے جس سے مضارع اخف ہو جاتا ہے اور جواب شرط والا مضارع بھی خود بخود اخف ہو جاتا ہے۔

اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا	اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ
اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا	اِنْ تَضْرِبْنِيْ اَضْرِبْكَ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اگر تو میری عزت کرے گا تو میں تیری عزت کروں گا۔

۲۔ اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا۔

۳۔ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا۔

۴۔ اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا۔

۵۔ اگر تو مسکین کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تجھ سے راضی ہوگا۔

۶۔ اگر تم اللہ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کرے گا۔

۷۔ اگر ہم قرآن کی زبان سمجھیں گے تو قرآن کو سمجھیں گے۔

۸۔ اگر وہ صبر کریں گی تو کامیاب ہونگیں۔

۹۔ اگر تو ظلم کرے گا تو لوگ تجھ سے محبت نہیں کریں گے۔

مندرجہ ذیل اسماء بھی شرط کے لیئے استعمال ہوتے ہیں

مَنْ ۔ مَا ۔ اَیْنَ ۔ اَنّٰی ۔ اَیَّانَ ۔ مَتٰی ۔ کَیْفَ ۔ اَیّ"

اسمائے شرط پر کبھی (مَا) مائے تاکید بھی لگاتے ہیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا

۲۔ جو کسی ذرے کے ہم وزن نیکی کرے گا اُسے دیکھ لے گا اور جو کسی ذرے کے ہم وزن برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا

۳۔ جو تم پیو گے میں پیوں گا

۴۔ جو تم کہو گی میں کروں گا

۵۔ جہاں وہ جائیں گے ہم جائیں گے

۶۔ جہاں بھی تم ہو گے موت تمہیں پالے گی

۷۔ جب تو جائے گا میں جاؤں گا

۸۔ جہاں تو پڑھے گا میں پڑھوں گا

۹۔ جو رحم کرے گا اس پر رحم کیا جائے گا

۱۰۔ ان میں سے جو مجھے مارے گا میں اسے ماروں گا

لِ (لامِ امر) خواہش

فعل مجہول (Passive voice) میں مطلقاً یعنی تینوں قسم (غائب، حاضر اور متکلم) کے صیغوں میں اور فعل معروف (Active Voice) میں غائب اور متکلم سے کسی خواہش کے اظہار کے لیئے مضارع سے پہلے "لِ" لگایا جاتا ہے جسے "لامِ امر" کہتے ہیں۔

یَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/کرے گا)
لِیَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)
لَا فْعَلْ	(مجھے کرنا چاہیے)

۔ لامِ کیْ مضارع کو خفیف کرتا ہے جبکہ لامِ امر اخف پہلی قسم کے صیغوں میں تو لامِ کیْ اور لامِ امر کی پہچان آسانی سے ہو جاتی ہے مثلاً

لِیَفْعَلَ	(تا کہ وہ کرے)	لامِ کیْ
لِیَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)	لامِ امر

۔ دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں میں لام کَیْ اور لام امر کی پہچان عام طور پر سیاق وسباق اور جملہ کے مفہوم سے ہوتی ہے کیونکہ

دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں کی شکل خفیف اور اخف دونوں میں ایک ہی ہوتی ہے۔

لِيَسْمَعُوْا (تاکہ وہ سنیں)

لِيَسْمَعُوْا (انھیں سننا چاہیے)

۔ لام کَیْ اور لام امر میں پہچان کرنے کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ جب لام امر سے پہلے "وَ" یا "فَ" آجائے تو لام امر ساکن ہو

جاتا ہے جبکہ لام کَیْ ساکن نہیں ہوتا۔

وَ لِيَسْمَعُوْا (اور تاکہ وہ سنیں)

وَ لْيَسْمَعُوْا (اور انھیں چاہیے کہ سنیں)

۱۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْس" مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

۲۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۳۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ

۴۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ

۵۔ وَ لْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِب" بِالْعَدْلِ

۶۔ اسے چاہیے کہ (وہ) محنت کرے تاکہ (وہ) کامیاب ہو

۷۔ پس ہمیں چاہیے کہ (ہم) اپنے رب کی عبادت کریں تاکہ ہمارا رب ہمیں بخش دے۔

۸۔ انھیں چاہیے کہ (وہ) مسلمانوں کی مدد کریں

۹۔ ہمیں چاہیے کہ (ہم) اللہ کی مدد کریں تاکہ وہ ہماری مدد کرے

۱۰۔ تمہارے طاقتور کو تمہارے کمزور کی مدد کرنی چاہیے

 64&65

فعل امر

مخاطب کوکسی کام کاحکم دینے کے لیئے یا درخواست کرنے کے لیئے فعل امر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً تم لکھو ۔ اے اللہ ہماری مدد فرما

فعل امر بنانے کا طریقہ:

۔ فعل امر فعل مضارع سے بنے گا

۔ حاضر کے صیغوں سے بنے گا۔

۱) مضارع کو اخف کریں

۲) علامت مضارع ہٹادیں۔ اگر پڑھا جائے تو یہی فعل امر ہے ورنہ
پڑھنے کے لیئے

۳) شروع میں ھمزۃ الوصل کا اضافہ کریں۔

ھمزۃ الوصل کی حرکت کا فیصلہ عین کلمہ کی حرکت سے کریں۔ جن ابواب (کے حضارع) میں عین کلمہ کی حرکت پیش ہے ان میں ھمزۃ الوصل پر پیش لگائیں جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت زبر یا زیر ہے ان میں ھمزۃ الوصل پر زیر لگائیں۔ اس اصول کے تحت صرف دو ابواب (نَصَرَ ۔ یَنْصُرُ اور کَرُمَ ۔ یَکْرُمُ) سے فعل امر بناتے ہوئے ھمزۃ الوصل پر پیش آئے گی باقی میں زیر۔

نوٹ: ۱۔ باب انعال کے فعل امر کے ھمزہ پر زبر آتی ہے اور
۲۔ باب انعال کے فعل امر کا ھمزہ، ھمزۃ الوصل نہیں ہے

ن ص ر (ن)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
مؤنث	اُنْصُرِیْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ

ف ت ح (ف)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِفْتَحْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحُوْا
مؤنث	اِفْتَحِیْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحْنَ

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

غ ف ر (ض)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِغْفِرْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرُوْا
مؤنث	اِغْفِرِیْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرْنَ

ر ح م (س)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِرْحَمْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمُوْا
مؤنث	اِرْحَمِیْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمْنَ

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

ن ف ق (افعال)

جمع	مثنیٰ	واحد	
اَنْفِقُوْا	اَنْفِقَا	اَنْفِقْ	مذکر
اَنْفِقْنَ	اَنْفِقَا	اَنْفِقِیْ	مؤنث

وَاَنْفِقُوْا مِمَّارَزَقْنَاكُمْ

ط ھ ر (تفعیل)

جمع	مثنیٰ	واحد	
طَهِّرُوْا	طَهِّرَا	طَهِّرْ	مذکر
طَهِّرْنَ	طَهِّرَا	طَهِّرِیْ	مؤنث

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَ عَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ

ق ب ل (تفعل)

جمع	مثنیٰ	واحد	
تَقَبَّلُوْا	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلْ	مذکر
تَقَبَّلْنَ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلِیْ	مؤنث

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ع ر ف (تفاعل)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَعَارَفْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفُوْا
مؤنث	تَعَارَفِیْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفْنَ

تَعَارَفُوْا بَیْنَکُمْ

غ ن م (افتعال)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِغْتَنِمْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمُوْا
مؤنث	اِغْتَنِمِیْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمْنَ

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ

غ ف ر (استفعال)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِسْتَغْفِرْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرُوْا
مؤنث	اِسْتَغْفِرِیْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرْنَ

قَالُوْا یَا اَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

قرآن مجید کا مختصر ترین فعل امر

و ق ی (ض)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	قِ	قِيَا	قُوْا
مؤنث	قِيْ	قِيَا	قِيْنَ

درج ذیل مادوں سے ابواب کو مد نظر رکھتے ہوئے فعل امر بنائیں۔

۱۔ ع ب د (ن)

۲۔ ج ع ل (ف)

۳۔ ھ د ی (ض)

۴۔ ت و ب (ن)

۵۔ ش ر ح (ف)

۶۔ ی س ر (تفعیل)

۷۔ ح ل ل (ن)

۸۔ س ل م (افعال)

۹۔ ق و م (افعال)

۱۰۔ ء ت ی (افعال)

﴿فعل نہی﴾

جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً

تو مت لکھ۔ تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ

فعل نہی بنانے کے لیئے حرف " لَا " استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع اخف ہو جاتا ہے۔

تَكْتُبُ	(تو لکھتا ہے/ لکھے گا)
لَا تَكْتُبُ	(تو نہیں لکھتا ہے/ لکھے گا)
لَا تَكْتُبْ	(تو مت لکھ)

اردو میں لفظ "نہیں" میں کسی کام کے نہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اور اس کے لیئے نفی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جبکہ "نہی" میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

- لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
- لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ
- لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ
- لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه
- لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
- لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ
- لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
- لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
- يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ
- لَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا
- تو مت ڈر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے
- تم (سب) ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا
- تم (سب) گواہی مت چھپاؤ
- وہ دونوں ٹھنڈا پانی نہ پئیں
- تم (سب) ظالموں کی مدد نہ کرو

(خفیف) لن ان کی اذن حتی لِ (اخف) لم لما ان لِ (امر) لا

If ف after s then خفیف
other reasons e.g
1) امر کا جواب
2) نہی کے بعد
3) استفہام کے بعد

فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب

فعل مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لیئے اس کے آخر میں نونِ تاکید کا اضافہ کرتے ہیں یہ نون بغیر شد کے بھی ہوسکتا ہے اور شد والا بھی۔ بغیر شد والے نون کو نون خفیفہ کہتے ہیں جبکہ شد والے نون کو نون ثقیلہ کہتے ہیں۔ پھر نون خفیفہ والا مضارع مضارع ثقیل کہلاتا ہے اور نون ثقیلہ والے مضارع کو مضارع اثقل کہتے ہیں۔ یوں "فعل مضارع کے تغیرات" کے حوالے سے مضارع کی جو پانچ شکلیں ہم نے پڑھی تھیں وہ یہاں آ کر مکمل ہوگئیں۔

مضارع ثقیل اور مضارع اثقل کے شروع میں لام تاکید بھی لازماً لگایا جاتا ہے کبھی اِمّا بھی لگا دیتے ہیں۔ نارمل مضارع کے شروع میں لام تاکید لگانے سے مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا نہیں ہوتا صرف مضارع حال کے ساتھ مختص ہو جاتا ہے۔

مضارع ثقیل کی نسبت مضارع اثقل کا اسلوب زیادہ مستعمل ہے اور یہ فعل مضارع کا انتہائی تاکیدی اسلوب ہے اور قرآن میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ مضارع ثقیل کے صرف آٹھ صیغے بنتے ہیں جبکہ مضارع اثقل کے تمام صیغے بنتے ہیں۔

مضارع کے ساتھ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ کے استعمال کے بعد جو گردانیں بنتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مضارع ثقیل

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	لَیَفْعَلَنْ	X	لَیَفْعَلُنْ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنْ	X	X
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنْ	X	لَتَفْعَلُنْ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلِنْ	X	X
متکلم	مذکر	لَاَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	
1st Person	مؤنث			

ل + یَفْعَلُ + نْ = لَیَفْعَلَنْ

ل + تَفْعَلُوْنَ + نْ = لَتَفْعَلُنْ

ل + تَفْعَلِیْنَ + نْ = لَتَفْعَلِنْ

س ف ع (ف)

سَفَعَ یَسْفَعُ (پکڑ کر گھسیٹنا)

ہم ضرور گھسیٹیں گے لَنَسْفَعَنْ = لَنَسْفَعًا

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ

ک و ن (ن)

كَانَ يَكُوْنُ (ہونا)

وہ ضرور ہو جائے گا لَيَكُوْنَنْ = لَيَكُوْنًا

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ

﴿مضارع اُثقل﴾

		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلُنَّ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلْنَانِّ
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ
متکلم	مذکر	لَاَفْعَلَنَّ		لَنَفْعَلَنَّ
1st Person	مؤنث			

و doesn't drop if no ـُ on ل کلمہ

ن ص ر (ن) واحد مذکر غائب لَيَنْصُرَنَّ (وہ ضرور بالضرور مدد کریگا)

لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَن يَّنْصُرُهُ

د خ ل (ن) جمع مذکر حاضر لَتَدْخُلُنَّ (داخل ہونا)

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ق ع د (ن) واحد متکلم لَاَقْعُدَنَّ (بیٹھنا)

ء ت ی (ض) واحد متکلم لَاٰتِيَنَّ (آنا)

قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ← starts decline the passage

ک و ن (ن) جمع متکلم لَنَكُوْنَنَّ (ہونا)

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

يَفْعَلُ + نَّ = يَفْعَلُ ⇐ يَفْعَلُنَّ

Idiosyncracy = s disappears

At-talcathur

رَءَى يَرْءَى ⇐ يَرَى

رَاٰى رَاٰى يَرَوْنَ + نَّ ⇐ تَرَوُنَّ

ع ل م (س) واحد مذکر غائب لَيَعْلَمَنَّ (جاننا)

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ

ب ل و (ن) جمع متکلم لَنَبْلُوَنَّ (آزمانا)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ

ک ف ر (تفعیل) واحد متکلم لَاُكَفِّرَنَّ (دور کرنا)

د خ ل (افعال) واحد متکلم لَاُدْخِلَنَّ (داخل کرنا)

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ب ع ث (ف) جمع مذکر حاضر (مجہول) لَتُبْعَثُنَّ (اٹھانا)

ن ب ء (تفعیل) جمع مذکر حاضر (مجہول) لَتُنَبَّؤُنَّ (خبر دینا۔ بتانا)

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ

ح ی ی (افعال) جمع متکلم لَنُحْيِيَنَّ (زندہ کرنا)

ج ز ی (ض) جمع متکلم لَنَجْزِيَنَّ (بدلہ دینا)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

ء م ر (ن) جمع مذکر حاضر لَتَاْمُرُنَّ (حکم دینا)

ن ھ ی (ف) جمع مذکر حاضر لَتَنْهَوُنَّ (منع کرنا)

لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

لَتَرَيِنَّ - نَّ - تَرَيِنَّ اِمَّا

﴿منصوبات﴾

وہ اسم جو حالت نصب میں ہو منصوب کہلاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اسم اعرابی حالت کے اعتبار سے یا تو مرفوع ہوتا ہے یا منصوب یا پھر مجرور چوتھی حالت کوئی نہیں ہوتی اسم صرف دو صورتوں میں مجرور ہوتا ہے۔

۱) جب وہ مضاف الیہ ہو مثلاً کِتَابُ زَيْدٍ

۲) جب اس سے پہلے حرف جر آجائے مثلاً فِی الْکِتَابِ

اس طرح اسم کے حالت رفع میں ہونے کی بھی چند ہی وجوہات ہیں۔

۱) جب کوئی وجہ نہ ہو مثلاً زَيْدٌ

۲) جب جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر ہو مثلاً زَيْدٌ صَالِحٌ

۳) جب جملہ فعلیہ میں فاعل ہو ضَرَبَ زَيْدٌ

۴) جب نائب الفاعل ہو ضُرِبَ زَيْدٌ

اسم کے منصوب ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے چند ہم پڑھ چکے ہیں اور چند پڑھیں گے۔ وہ سب درج ذیل ہیں

۱) حروف مشبہ بالفعل کا اسم

- اِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ
- اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
- كَاَنَّ زَيْدًا مَرِيْضٌ
- لٰكِنَّ الْكَافِرِيْنَ جَاهِلُوْنَ
- لَيْتَ الْاِسْلَامَ غَالِبٌ
- لَعَلَّ الصِّحَّةَ دَائِمَةٌ

۲) مَا اور لَا مشبہ بلَيْسَ کی خبر

- مَا هٰذَا بَشَرًا
- لَا رَجُلٌ صَالِحًا
- لَيْسَ زَيْدٌ طَوِيْلًا

۳) لائے نفی جنس کا اسم

- لَا رَیْبَ فِیْهِ
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۴) منادی مضاف

- یَا عَبْدَ اللّٰهِ
- یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

۵) افعال ناقصہ کی خبر

افعال ناقصہ میں سے کَانَ کے متعلق ہم پڑھ چکے ہیں۔ باقی افعال ناقصہ درج ذیل ہیں۔

۔ صار (ہوگیا)	صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا	(غریب امیر ہوگیا)
۔ اصبح (صبح کی۔ صبح کے وقت ہوا)	۲۹ اِنْ اَصْبَحَ مَاءُکُمْ غَوْرًا	(اگر تمہارا پانی نیچا ہو جائے)
۔ اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا)	اَضْحَی النَّاسُ مَشْغُوْلِیْنَ	(چاشت کے وقت لوگ مصروف ہوگئے)
۔ اَمْسٰی (شام کے وقت ہوا)	اَمْسَی الْهَوَاءُ بَارِدًا	(شام کے وقت ہوا ٹھنڈی ہوگی)
۔ ظَلَّ (دن بھر رہا)	ظَلَّ الْوَلَدُ لَاعِبًا	(لڑکا دن بھر کھیلتا رہا)
۔ بَاتَ (رات بھر رہا)	بَاتَ الْمَرِیْضُ نَائِمًا	(مریض رات بھر سوتا رہا)
۔ مَادَامَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	اَنَا قَائِمٌ مَادَامَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا	(جب تک استاد کھڑا ہے میں کھڑا ہوں)
۔ مَازَالَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا	(زید بدستور امیر ہے)
۔ مَابَرِحَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَابَرِحَ زَیْدٌ صَائِمًا	(زید ابھی تک روزے سے ہے)
۔ مَا انْفَکَّ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَا انْفَکَّ الْمُسْلِمُوْنَ خَاسِئِیْنَ	(مسلمان ابھی تک رسوا ہیں)
۔ مَا فَتِیءَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَافَتِیءَ الْمُعَلِّمُ اَمِیْنًا	(معلم اب بھی امانت دار ہے)
۔ لَیْسَ (نہیں)	لَیْسَ زَیْدٌ مُجْتَهِدًا	(زید محنتی نہیں ہے)

۶) مفعول

مفعول کی پانچ اقسام ہیں جنہیں مفاعیل خمسہ کہا جاتا ہے ہم نے جملہ فعلیہ میں جو مفعول پڑھا ہے وہ مفعول کی پہلی قسم ہے جسے "مفعول بہ" کہتے ہیں۔ مفعول کی پانچوں اقسام درج ذیل ہیں

۱) مفعول بہ

وہ چیز یا ذات جس پر فعل واقع ہو

- اَكَلَ اِبْرَاهِيْمُ التُّفَّاحَ
- ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا

ایک سے زائد مفعول بہ

- اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ
- حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا
- اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

فعل کا حذف:۔

درج ذیل تین مقامات میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے فعل اور فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں۔

۱) تحذیر:۔ کسی کام سے تنبیہ کرنا۔ مثلاً ہم اردو میں کہتے ہیں سانپ سانپ تو مراد ہوتا ہے سانپ سے بچو۔
عربی میں فعل "اِحْذَرْ" کو مقدر سمجھا جاتا ہے یا پھر "اِتَّقِ" یا "بَعِّدْ" کو بھی مقدر مان سکتے ہیں۔
تحذیر کے لیئے ضروری ہے کہ

i) جس چیز سے متنبہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار ہو

- اَلنَّارَ اَلنَّارَ (آگ سے بچ)

ii) عطف کے ساتھ ہو

- اَلْكَذِبَ وَ النِّفَاقَ (جھوٹ اور منافقت سے بچ)

iii) اِيَّاكَ یا اسکے کسی صیغے مثلاً اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ وغیرہ کے ساتھ ہو

- اِيَّاكَ وَالْكَذِبَ

۲) اِغْرَاء:۔ کسی اچھے کام پر ابھارنا یا آمادہ کرنا۔

اس کے لیئے اِلْزَمْ (وابستہ رہ) ۔ خُذْ (پکڑ) یا اِخْتَرْ (اختیار کر) فعل محذوف سمجھا جاتا ہے۔
اِغراء کے لیئے شرط یہ ہے کہ جس چیز پر آمادہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار کی جائے

- اَلْحَيَاءَ اَلْحَيَاءَ (حیا اختیار کر)
- اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ (کوشش کو لازم بناؤ)

۳) **اِخْتِصَاص:۔** کسی بات کو کسی خاص فرد یا چیز کیلئے مخصوص کرنا۔

- نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَ لَا نُوَرِّثُ
- وَالصَّابِرِيْنَ فِي الْبَأْسَاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ حِيْنَ الْبَأْسِ

ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جہاں فعل اور فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے

- اَهْلاً وَسَهْلاً وَمَرْحَبًا

یعنی اَتَيْتَ اَهْلاً وَوَطِئْتَ سَهْلاً وَصَادَفْتَ مَرْحَبًا

(آپ اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا)

- غُفْرَانَكَ رَبَّنَا یعنی نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ

۲) **مفعول مطلق:۔**

ایک ایسا مصدر جو فعل کی

i) تاکید کے لیے

ii) نوعیت یا کیفیت بتانے کے لیے

iii) تعداد بتانے کیلیے

حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے مثلاً

- ضَرَبْتُهٗ ضَرْبًا (تاکید کے لیے)
- كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (تاکید کے لیے)
- ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا (نوعیت کے لیے)
- جَلَسَ جِلْسَةَ الْمُعَلِّمِ (نوعیت کے لیے)
- قَرَأْتُ الرِّسَالَةَ قِرَاءَةً وَاحِدَةً (تعداد کے لیے)
- فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ (تعداد کے لیے)

جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہو تو اس کا مترادف لفظ بھی بول سکتے ہیں۔

- جَلَسْتُ قُعُوْدًا
- قَامَ الْخَطِيْبُ وَقُوْفًا

لفظ "کُلّ" اور "بَعْض"، اسم صفت اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں۔

- فَلاَ تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ
- تَأَثَّرَ بَعْضَ التَّأَثُّرِ
- وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ
- اُذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا (ذِكْرًا كَثِيْرًا)
- جُلِدَ السَّارِقُ عَشْرًا (جَلْدَةً عَشْرًا)

بہت سے مقامات پر صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے۔

- شُكْرًا لَكَ (اَشْكُرُ شُكْرًا لَكَ)
- سُبْحَانَ اللّٰهِ (نُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ)
- وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا)

۳) مفعول لَهٗ:۔

ایک ایسا منصوب اسم جو فعل کے واقع ہونے کا سبب یا وجہ بیان کرے۔ اسے مفعول لِاَجْلِهٖ بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی مصدر ہوتا ہے۔

- ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيْبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیئے مارا)
- اُعْبُدُوا اللّٰهَ شُكْرًا
- وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ
- يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْ اٰذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ
- يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
- وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِنَ اللّٰهِ

۴) مفعول فِيْهِ:۔

اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جگہ کو ظاہر کرے تو ظرف مکان اور اگر وقت بتائے تو ظرف زمان کہلاتا ہے

- سَافَرْتُ يَوْمَ السَّبْتِ (میں نے ہفتے کے روز سفر کیا)

- صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ روزے رکھے)
- ذَهَبْتُ خَلْفَ زَيْدٍ (میں زید کے پیچھے چلا)
- وَقَفَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (وہ درخت کے نیچے ٹھہرا)

قَرَءْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ

صَبَاحًا (ظرف زمان)

اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (ظرف مکان)

ظرف زمان:۔

ثَانِيَة	(سیکنڈ)	دَقِيْقَة	(منٹ)
سَاعَة	(گھنٹہ)	يَوْم	(دن)
أُسْبُوْع	(ہفتہ)	سَنَة / عَام	(سال)
قَرْن	(صدی)	دَهْر	(زمانہ)
بُكْرَة	(صبح سویرے)	أَصِيْل	(شام)
صَبَاح	(صبح)	مَسَاء	(شام)
لَيْل	(رات)	نَهَار	(دن)
أَبَد	(ہمیشہ)	حِيْن	(وقت)

☆ ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو وہ ہمیشہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو آخر میں تنوین آئے گی۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

ظرفِ مکان:۔

فَوْق (اوپر) تَحْتَ (نیچے) اَمَامَ (سامنے)

خَلْفَ (پیچھے) قَبْلَ (پہلے) بَعْدَ (بعد میں)

قُدَّامَ (آگے) وَرَاءَ (پیچھے/آگے/سوا) بَيْنَ (درمیان)

عِنْدَ ۔ لَدُنْ ۔ لَدٰی (پاس)

☆ یہ تمام الفاظ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں

- وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ"

- اَتٰی زَيْدٌ" بَعْدَ الْمَغْرِبِ

☆ مندرجہ ذیل الفاظ بھی ظروف مکان ہیں۔

يَمِيْنًا (دائیں طرف) شَمَالاً (بائیں طرف) يَسَارًا (بائیں طرف)

شَرْقًا ۔ غَرْبًا ۔ جَنُوْبًا ۔ شَمَالاً (جہات اربعہ)

☆ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں

- یَمِیْن اور شِمَال کے ساتھ اکثر "عَنْ" لگایا جاتا ہے

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ"

- باقی کے ساتھ عموماً "مِنْ" لگتا ہے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

- جہات کے ساتھ زیادہ تر "فِیْ" لگتا ہے

اَلْبَحْرُ فِیْ غَرْبِ الْهِنْدِ

☆ وہ ظرف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں عموماً "فِیْ" کے بعد حالت جر میں آتے ہیں مثلاً دَار" ۔ بَيْت" ۔ مَسْجِد" ۔ مَدْرَسَة" ۔ مَكَّة

لیکن اگر دَخَلَ ۔ نَزَلَ اور سَكَنَ کے بعد آئیں تو بغیر فِیْ کے حالت نصب میں بولے جاتے ہیں۔

- دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

- يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

قَبْل اور بَعْد :۔ جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت نصب میں آتے ہیں۔

قَبْلَ الْفَجْرِ اور بَعْدَالْفَجْرِ

۔ اگر ان سے پہلے حرف جار آجائے جو عموماً " مِنْ " ہوتا ہے تو یہ حالت جر میں چلے جاتے ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا

مِنْ قَبْلِ الْفَجْرِ اور مِنْ بَعْدِالْفَجْرِ

۔ اگر ان کا مضاف الیہ مذکور نہ ہو یعنی ذکر نہ کیا جائے تو ان پر پیش آتی ہے خواہ ان سے پہلے حرف جر" مِنْ " ہے کیوں نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں ان سے پہلے " مِنْ " ضرور لگتا ہے۔

مِنْ قَبْلُ اور مِنْ بَعْدُ

حَيْثُ:۔ ظرف مکان ہے اور زمان کے لیئے بھی آتا ہے اس پر ہمیشہ پیش آتا ہے

۔ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

۵) مفعول مَعَهٗ:۔

وہ منصوب اسم جو اس " واو " کے بعد ہو جو " مَعَ " (ساتھ) کے معنی دے۔ اس " واو " کو واو معیت کہتے ہیں۔

۔ جَاءَ زَيْدٌ وَبَكْرًا (زید بکر سمیت آیا)

۔ اَكَلَ الْوَالِدُ وَ الْاَبْنَاءَ (والد نے بیٹوں کے ساتھ کھایا)

۔ دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَاَخَاكَ (میں تیرے بھائی سمیت مدرسے میں داخل ہوا)

40: حال:۔

حال وہ منصوب اسم ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

- جَاءَ الْوَلَدُ ضَاحِكًا (لڑکا ہنستے ہوئے آیا) (فاعل کی حالت)
- وَجَدْتُ الطِّفْلَ خَائِفًا (میں نے بچے کو خوفزدہ پایا) (مفعول کی حالت)
- كَلَّمْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ (میں نے زید سے کلام کیا جبکہ ہم دونوں سوار تھے) (فاعل اور مفعول دونوں کی حالت)

- جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں
- حال عموماً نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال معرفہ
- حال ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں

رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا

- حال مفرد بھی ہو سکتا ہے اور جملہ بھی پھر جملہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ رابطہ یا تو واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں یا ضمیر یا پھر دونوں مثلاً

- لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ (جملہ اسمیہ ۔ واو)
- اِهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (جملہ اسمیہ ۔ ضمیر)
- اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ (جملہ اسمیہ ۔ واو اور ضمیر)
- وَجَاءُوْ اَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ (جملہ فعلیہ ۔ ضمیر)

حال کی مزید مثالیں

- اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
- يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا
- تَرَكُوْكَ قَائِمًا
- يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا
- قَالَتْ يَا وَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ
- لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا
- وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

رابط
ضمیر واو
و انتم سکارٰی

- وَلَدَتْكَ اُمُّكَ بَاكِيًا وَالنَّاسُ حَوْلَكَ ضَاحِكُوْنَ
فَاعْمَلْ صَالِحًا لِتَذْهَبَ ضَاحِكًا وَالنَّاسُ حَوْلَكَ بَاكُوْنَ

۸) **تمیز:۔** تمییز L-69

تمیز وہ منصوب اسم ہے جو کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام دور کر کے مطلب کو واضح کر دیتا ہے اِسے مُمیِّز بھی کہتے ہیں۔ جس اسم یا جملے کے معنی کا ابہام دور کیا جائے وہ مُمَیَّز کہلاتا ہے۔

اسم کا ابہام:۔ لِزَيْدٍ مِتْرَانِ (زید کے پاس دو میٹر ہے)

اس جملے میں لفظ مِتْرَانِ میں ابہام ہے۔ زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیئے مندرجہ ذیل اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ حَرِيْرًا (زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے)

یا

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ خَيْطًا (زید کے پاس دو میٹر دھاگہ ہے)

یہ ابہام عدد یا مقدار (وزن، ماپ، مساحت یعنی پیمائش) میں ہوسکتا ہے

- يَا اَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (عدد کا ابہام)
- فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (مقدار کا ابہام)

جملے کا ابہام:۔ بعض اوقات کسی لفظ کی بجائے پورے جملے میں ابہام ہوتا ہے مثلاً

زَيْدٌ حَسَنٌ (زید اچھا ہے)

اگر چہ جملہ مکمل ہے لیکن معنی میں ابہام ہے کہ کس لحاظ سے یا کس اعتبار سے اچھا ہے اس ابہام کو درج ذیل الفاظ سے دور کیا جاسکتا ہے

زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا (زید چہرے کے اعتبار سے اچھا ہے)
زَيْدٌ حَسَنٌ ذَوْقًا (زید ذوق کے اعتبار سے اچھا ہے)

تمیز کی مزید مثالیں

- فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا
- اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً

- رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا
- اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا
- قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا
- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ
- وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا
- هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
- هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا
- هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا

۹) مُستثنیٰ:۔

L-69

وہ اسم ہے جو اِلاَّ یا استثناء کے کلمات کے بعد ذکر کیا جائے تا کہ اسے ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔ استثناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثناء سے مراد ہے کہ حرفِ استثناء کے ماقبل جملے میں جو حکم (اثبات یا نفی) ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا۔ یعنی یہ بتانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے

میں نے سب پھل کھائے مگر انگور (یعنی انگور نہیں کھائے)
میں نے سب پھل نہیں کھائے مگر انگور (یعنی صرف انگور کھائے)

حرفِ استثناء سے پہلے جس کے لیے حکم ثابت ہو اُسے " مستثنیٰ مِنْهُ " کہتے ہیں

سب پھل : مستثنیٰ منه
مگر : حرف استثناء
انگور : مستثنیٰ

ا۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلاَّ سے پہلے کلام مُوجَب تام ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے

- اَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ اِلَّا عِنَبًا
- جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا
- كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ
- لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ
- فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ

Repeat and for review after notes.

69 & 70 – Repeat –

۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ

۲۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر اِلَّا سے پہلے کلام غیر مُو جب ہو تو مستثنیٰ منصوب بھی ہوسکتا ہے اور مستثنیٰ منہ کی مطابقت میں مرفوع یا مجرور بھی

مَاحَضَرَ التَّلاَ مِيْذُ اِلَّا زَيْدًا يا زَيْدٌ (طلبہ نہیں آئے سوائے زید کے)

چونکہ مستثنیٰ منہ مرفوع ہے لہٰذا اسکی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مرفوع ہے۔

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلَ

یا

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِ مِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلِ

چونکہ مستثنیٰ منہ مجرور ہے لہٰذا اس کی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مجرور ہے

۳۔ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلَّا سے پیشتر کلام ناقص ہو تو اِلَّا کا اثر یا عمل باقی نہ رہے گا بلکہ مستثنیٰ ماقبل عوامل کی مطابقت میں اعراب پائے گا

مَا جَاءَ اِلَّا زَيْدٌ (زید فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے)

مَا رَاَيْتُ اِلَّا زَيْدًا (زید مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے)

لَمْ اُسَافِرْ اِلَّا مَعَ زَيْدٍ (زید مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے)

مختصراً مستثنیٰ صرف دو شرطوں کے ساتھ ہی لازماً منصوب ہوتا ہے

i) جملہ میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو

ii) جملہ مثبت ہو

غَيْرُ ، سِوَى ، عَدَا ، خَلاَ اور حَاشَا بھی اِلَّا کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ غیر اور سوی کا مابعد اسم ان کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جبکہ عدا، خلا اور حاشا حروف جارہ ہونے کی وجہ سے اسم کو جر دیتے ہیں۔ البتہ عَدَا اور خَلاَ سے پہلے مَا لگ جائے تو یہ فعل ماضی بن کر اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

اسمائے مُشتَقّہ

۱۔ عربی زبان میں بننے والے الفاظ خواہ وہ افعال ہوں یا اسماء ان کا ایک مادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر الفاظ کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ بعض مادوں سے بہت کم الفاظ بنتے ہیں اور بعض سے بہت زیادہ

۳۔ ان الفاظ کی بناوٹ دو طرح کی ہوتی ہے۔

i) کچھ الفاظ ایک قاعدے اور اصول کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی وہ تمام مادوں سے ایک ہی طریقے پر یعنی ایک ہی مقررہ وزن پر بنائے جا سکتے ہیں ایسے الفاظ مُشتَقّات کہلاتے ہیں۔

ii) کچھ الفاظ کسی قاعدے اور اصول کے تحت نہیں بنتے بلکہ اہل زبان انھیں جس طرح استعمال کرتے آئے ہیں وہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ انھیں جامد کہتے ہیں۔

۴۔ افعال سب کے سب مشتقات ہیں کیونکہ ہر فعل کی بناوٹ مقررہ قواعد کے مطابق عمل میں آتی ہے۔

سینکڑوں اسماء ایسے ہیں جو کسے قاعدے کے تحت نہیں بنائے گئے بس اہل زبان ان کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔

جیسے عربی زبان میں ثلاثی مجرد کا ''مصدر'' کسی قاعدے کے تحت نہیں بنتا مثلاً

مارنا	ضَرْب''
جانا	ذَهَاب''
طلب کرنا	طَلَب''
بخش دینا	غُفْرَان''
بیٹھنا	قُعُوْد''

اسی طرح بے شمار اشخاص، مقامات اور دیگر اشیاء کے نام بھی کسی قاعدہ اور اصولوں کے تحت نہیں آتے مثلاً مَلِک'' ، مَلَک'' ، رَجُل'' ، رِجْل''

ان تمام اسماء کا یقیناً مادہ تو ہے لیکن ان کی بناوٹ کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہیں ان اسماء کو اسماءِ جامد کہتے ہیں۔

تاہم

کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو تمام مادوں سے تقریباً ایک ہی طریقے سے بنائے جاتے ہیں ایسے اسماء کو اسماء مشتقہ کہتے ہیں۔

اسمائے مشتقہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

اسم الفاعل — اسم المفعول — اسم الظرف — اسم الصفة — اسم الآلہ

﴿اسم الفاعل﴾

اسم الفاعل، وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کو کرنے والے کا مفہوم دے۔ مثلاً لکھنے والا ، پڑھنے والا ، مارنے والا، پینے والا ، مدد کرنے والا ، وغیرہ

ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ مختلف ہے

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:۔

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب (سوائے کَرُمَ) سے اسم الفاعل فَاعِل'' کے وزن پر بنتا ہے۔

ن ص ر	(ن)	نَاصِرٌ	مدد کرنے والا
ف ت ح	(ف)	فَاتِحٌ	کھولنے والا
ض ر ب	(ض)	ضَارِبٌ	مارنے والا
ش ر ب	(س)	شَارِبٌ	پینے والا

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	قَاتِلٌ	قَاتِلًا	قَاتِلٍ
مذکر	تثنیہ	قَاتِلَان	قَاتِلَيْنِ	قَاتِلَيْنِ
	جمع	قَاتِلُوْنَ	قَاتِلِيْنَ	قَاتِلِيْنَ
	واحد	قَاتِلَةٌ	قَاتِلَةً	قَاتِلَةٍ
مؤنث	تثنیہ	قَاتِلَتَان	قَاتِلَتَيْنِ	قَاتِلَتَيْنِ
	جمع	قَاتِلَاتٌ	قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٍ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم الفاعل بنانے کے لیئے فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر درج ذیل Steps کے تحت اسم الفاعل بنایا جاتا ہے۔

i) علامت مضارع ہٹا کر اس کی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیں۔

ii) عین کلمہ پر اگر زیر نہیں ہے تو زیر لگا دیں۔

iii) لام کلمہ پر دو پیش (تنوین) لگا دیں

س ل م	(افعال)	یُسْلِمُ	سے	مُسْلِمٌ	اسلام لانے والا
ع ل م	(تفعیل)	یُعَلِّمُ	سے	مُعَلِّمٌ	علم دینے والا
ج ھ د	(مفاعلہ)	یُجَاهِدُ	سے	مُجَاهِدٌ	جہاد کرنے والا
ک ب ر	(تفعّل)	یَتَکَبَّرُ	سے	مُتَکَبِّرٌ	تکبر کرنے والا
ش ب ہ	(تفاعل)	یَتَشَابَهُ	سے	مُتَشَابِهٌ	ایک دوسرے سے ملتا جلتا
ن ظ ر	(افتعال)	یَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظِرٌ	انتظار کرنے والا
ح ر ف	(انفعال)	یَنْحَرِفُ	سے	مُنْحَرِفٌ	انحراف کرنے والا
ن ص ر	(استفعال)	یَسْتَنْصِرُ	سے	مُسْتَنْصِرٌ	مدد طلب کرنے والا

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل کی گردان

(افعال)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مذکر	تثنیہ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَیْنِ	مُسْلِمَیْنِ
	جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِیْنَ	مُسْلِمِیْنَ
	واحد	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مؤنث	تثنیہ	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَیْنِ	مُسْلِمَتَیْنِ
	جمع	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ

اسم الفاعل اور فاعل میں فرق:۔ فاعل ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے۔

دَخَلَ زَیْدٌ　　زید فاعل ہے لہذا حالت رفع میں ہے

ضَرَبَ زَیْدًا　　زید مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

جبکہ

دَخَلَ سَارِقٌ　سارق اسم الفاعل ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے

ضَرَبَ سَارِقًا　سارق اسم الفاعل ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے

بَیْتُ السَّارِقِ　سارق اسم الفاعل ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے

فاعل　　حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے

اسم الفاعل　　حسب موقع حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر میں استعمال ہوسکتا ہے۔

﴿اِسم المفعول﴾

اسم المفعول وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ مثلاً مارا ہوا ، کھولا ہوا ، مدد کیا ہوا وغیرہ
اسم الفاعل کی طرح ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ ابواب میں اسم المفعول بنانے کا طریقہ بھی مختلف ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:- ثلاثی مجرد سے اسم المفعول "مَفْعُوْل" کے وزن پر بنتا ہے

ن ص ر	(ن)	مَنْصُوْرٌ	مدد کیا ہوا
ف ت ح	(ف)	مَفْتُوْحٌ	کھلا ہوا
ض ر ب	(ض)	مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا
ش ر ب	(س)	مَشْرُوْبٌ	پیا ہوا

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مَقْتُوْلٌ	مَقْتُوْلاً	مَقْتُوْلٍ
مذکر	تثنیہ	مَقْتُوْلَانِ	مَقْتُوْلَيْنِ	مَقْتُوْلَيْنِ
	جمع	مَقْتُوْلُوْنَ	مَقْتُوْلِيْنَ	مَقْتُوْلِيْنَ
	واحد	مَقْتُوْلَةٌ	مَقْتُوْلَةً	مَقْتُوْلَةٍ
مؤنث	تثنیہ	مَقْتُوْلَتَانِ	مَقْتُوْلَتَيْنِ	مَقْتُوْلَتَيْنِ
	جمع	مَقْتُوْلَاتٌ	مَقْتُوْلَاتٍ	مَقْتُوْلَاتٍ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم المفعول بنانے کے لیئے بھی فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر درج ذیل (Steps) کے تحت اسم المفعول بنایا جاتا ہے

i) علامت مضارع ہٹا کر اسکی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیں

ii) عین کلمہ پر زبر لگا دیں

iii) لام کلمہ پر پیش (تنوین) لگا دیں

ک ر م	(افعال)	یُکْرِمُ	سے	مُکْرَمٌ
ح د ث	(تفعیل)	یُحَدِّثُ	سے	مُحَدَّثٌ
خ ط ب	(مفاعلہ)	یُخَاطِبُ	سے	مُخَاطَبٌ
ف ر ق	(تفعل)	یَتَفَرَّقُ	سے	مُتَفَرَّقٌ
ن ظ ر	(افتعال)	یَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظَرٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول کی گردان

(تفعیل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُحَدَّثٌ	مُحَدَّثًا	مُحَدَّثٍ
مذکر	مثنی	مُحَدَّثَانِ	مُحَدَّثَیْنِ	مُحَدَّثَیْنِ
	جمع	مُحَدَّثُوْنَ	مُحَدَّثِیْنَ	مُحَدَّثِیْنَ
	واحد	مُحَدَّثَةٌ	مُحَدَّثَةً	مُحَدَّثَةٍ
مؤنث	مثنی	مُحَدَّثَتَانِ	مُحَدَّثَتَیْنِ	مُحَدَّثَتَیْنِ
	جمع	مُحَدَّثَاتٌ	مُحَدَّثَاتٍ	مُحَدَّثَاتٍ

اسم مفعول اور مفعول میں فرق :۔	مفعول ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے
ضَرَبَ زَیْدًا	زید مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے
جبکہ	
ذَهَبَ مَحْمودٌ	محمود اسم المفعول ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ مَحْمُوْدًا	محمود اسم المفعول ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
بَیْتُ مَحْمُوْدٍ	محمود اسم المفعول ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے
مفعول	حالت نصب میں آتا ہے
اسم المفعول	حسب موقع حالت رفع ، حالت نصب اور حالت جر میں آسکتا ہے۔

﴿اسم الظرف﴾

ایسا اسم مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اگر کام کے وقت اور زمانے کو ظاہر کرے تو ظرف زمان اور اگر کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:۔ فعل ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کے لیئے دو وزن استعمال ہوتے ہیں۔

۱) مَفْعَل"

۲) مَفْعِل"

جن ابواب کے مضارع میں عین کلمہ پیش والا یا زبر والا ہوان ابواب سے اسم الظرف عام طور پر مَفْعَلْ" کے وزن پر بنتا ہے۔ اور جب ابواب کے مضارع میں عین کلمہ زیر والا ہوان سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِل" کے وزن پر بنتا ہے۔

مختصراً یوں کہ سکتے ہیں کہ ثلاثی مجرد ابواب میں باب ضَرَبَ اور باب حَسِبَ سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِل" کے وزن پر بنتا ہے جبکہ باقی ابواب سے عموماً مَفْعَل" کے وزن پر بنتا ہے (کچھ مَفْعِل" کے وزن پر بھی بنتے ہیں)

مَفْعَل":۔ مَكْتَب" ۔ مَنْظَر" ۔ مَرْقَد" ۔ مَشْرَب" ۔ مَطْلَع" ۔ مَسْكَن"

مَفْعِل":۔ مَجْلِس" ۔ مَنْزِل" ۔ مَرْجِع" ۔ (مَسْجِد" ۔ مَشْرِق" ۔ مَغْرِب")

۔ اگر کوئی کام کسی جگہ میں بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف مَفْعَلَة" کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن صرف ظرف مکان کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔

مَفْعَلَة":۔ مَدْرَسَة" ۔ مَطْبَعَة" ۔ مَزْرَعَة" ۔ مَقْبَرَة" ۔ مَكْتَبَة"

۔ اسم الظرف خواہ مَفْعَل" کے وزن پر آئے، مَفْعِل" کے وزن پر آئے یا مَفْعَلَة" کے وزن پر آئے انکی جمع مکسر ہی استعمال ہوتی ہے جسکا وزن مَفَاعِلُ ہے جو غیر منصرف ہے۔

مَفَاعِلُ:۔ مَسَاجِدُ ۔ مَنَاظِرُ ۔ مَكَاتِبُ ۔ مَدَارِسُ ۔ مَجَالِسُ ۔ مَشَارِقُ ۔ مَغَارِبُ ۔ مَسَاكِنُ

۔ کچھ اسم الظرف **مِفْعَال"** کے وزن پر بھی آتے ہیں

وق ت مِيْقَات"

وع د مِيْعَاد"

وزن مِيْزَان"

ح رب مِحْرَاب"

ء ذن مِئْذَان"

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:۔ مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مزید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور فیصلہ سیاق وسباق سے کیا جاتا ہے۔

دخ ل (افعال) مُدْخَل"

خ رج (افعال) مُخْرَج"

میم کی پیش اور زبر ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے اسم الظرف ہونے کا پتا دے گی

ظرف اور اسم الظرف میں فرق:۔

۔ ظرف صرف جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً فَوْق ، تَحْتَ ، عِنْدَ ، لَيْلًا ، نَهَارًا ، صُبْحًا وغیرہ جبکہ اسم الظرف جگہ یا وقت کے ساتھ کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم بھی دیتا ہے۔

۔ ظرف حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اسم الظرف حسب موقع حالت رفع ،نصب یا جر میں استعمال ہوسکتا ہے

مَسَاجِدُ الْمُسْلِمِيْنَ (حالت رفع)

قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ (حالت نصب)

سَلٰم" هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (حالت جر)

﴿اسم الصِّفة﴾

ایسا اسم مشتق جو مستقل طور پر کسی اسم کی وقتی یا دائمی صفت کو ظاہر کرے اسم الصِّفہ یا صفت مشبہ کہلاتا ہے۔

اسم الصِّفة کے اوزان:۔ اسم الصِّفۃ کے کئی اوزان ہیں۔

- فَعْل" صَعْب" (مشکل)
- فِعْل" صِفْر" (خالی)
- فُعُل" حُلْو" (میٹھا)
- فَعَل" حَسَن" (اچھا)
- فَعِل" فَرِح" (خوش)
- فُعُل"
- فَعَال" جَبَان" (بزدل)
- فُعَال" شُجَاع" (بہادر)
- فَعِيْل" كَرِيْم" . سَمِيْع" . حَرِيْص" . رَجِيْم" . بَصِيْر"

فعیل کے وزن میں کبھی اسم الفاعل کا مفہوم ہوتا ہے اور کبھی اسم المفعول کا

سَمِيْع"	سننے والا	بَصِيْر"	دیکھنے والا
قَتِيْل"	قتل کیا ہوا	رَجِيْم"	رجم کیا ہوا

مندرجہ بالا اوزان ایک درخت کے تنے کی مانند ہیں اس سے نکلنے والی شاخیں درج ذیل ہیں

۱۔ اِسْمُ الْمُبَالَغه:۔

اسم الصِّفۃ کی وہ قسم جس میں کسی کام کی کثرت یا زیادتی کا مفہوم پایا جائے

اسم المبالغہ میں بھی زیادہ تر ''کام کرنے والا'' کا ہی مفہوم ہوتا ہے لیکن کام کی کثرت اور زیادتی کے معنی کے ساتھ

ح م د حَامِد" (اسم الفاعل) حَمَّاد" (اسم المبالغہ)

اسم المبالغہ کے بھی کئی اوزان ہیں جن میں سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں

۱) فَعَّال" غَفَّار" . سَتَّار" . تَوَّاب" . حَمَّال" . خَبَّاز" . خَيَّاط"

۲) فَعُوْل" غَفُوْر" . صَبُوْر" . شَكُوْر" . غَرُوْر"

۳) فَعِيْل" یہ وزن صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے

۴) فَعْلَانُ غَضْبَانُ ۔ عَطْشَانُ ۔ جَوْعَانُ ۔ كَسْلَانُ ۔ رَحْمٰنُ

۵) فَعْلَان" تَعْبَان"

اسم المبالغہ کے مزید اوزان:۔

- فُعَال" عُجَاف" (بہت دبلا ہونا)
- فَعَّالَة" عَلَّامَة" (بہت بڑا عالم)
- فُعَّال" كُبَّار"
- فَاعُوْل" طَاغُوْت" ۔ فَارُوْق"
- فَعُّوْل" قَيُّوْم"
- فُعُّوْل" قُدُّوْس"
- فِعِّيْل" صِدِّيْق"
- فُعَلَة" هُمَزَة"
- فَاعِلَة" قَارِعَة"
- مِفْعِيْل" مِسْكِيْن"
- مِفْعَال" مِدْرَار"

۲۔ اَلْوَانُ و عُيُوْب:۔

یہ اسمائے الصفۃ کی ایک خاص اور اہم قسم ہے۔ جو افعال رنگ، ظاہری عیب یا حلیہ کے معنی دیتے ہیں ان سے اسم الصفۃ مذکر کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لیے فَعْلَاءُ کے وزن پر اور یہ دونوں وزن غیر منصرف ہیں، ان دونوں کی جمع کا ایک ہی وزن ہے جو فُعْل" ہے مثلاً

اَسْوَدُ	(کالا۔ مذکر)	سَوْدَاءُ	(کالا۔ مؤنث)	سُوْد" (جمع)
اَحْمَرُ	(سرخ)	حَمْرَاءُ		حُمْر"
اَزْرَقُ	(نیلا)	زَرْقَاءُ		زُرْق"
اَصْفَرُ	(زرد)	صَفْرَاءُ		صُفْر"
اَخْضَرُ	(سبز)	خَضْرَاءُ		خُضْر"

اَبْيَضُ	(سفید)	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ
اَبْكَمُ	(بہرا)	بَكْمَاءُ	بُكْمٌ
اَصَمُّ	(گونگا)	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰى	(اندھا)	عَمْيَاءُ	عُمْىٌ
اَحْوَرُ		حَوْرَاءُ	حُوْرٌ

(آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا)

اَعْيَنُ	(موٹی آنکھ والا)	عَيْنَاءُ	عِيْنٌ

		رفع	نصب	جر
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنی	اَفْعَلَان	اَفْعَلَيْنِ	اَفْعَلَيْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ
	واحد	فَعْلَاءُ	فَعْلَاءَ	فَعْلَاءَ
مؤنث	مثنی	فَعْلَاوَانِ	فَعْلَاوَيْنِ	فَعْلَاوَيْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ

۳۔ اسم التفضیل:۔

ایسا اسم مشتق جو کسی موصوف کی صفت کو دوسری کے مقابلے میں برتر یا زیادہ ظاہر کرے اسم التفضیل کہلاتا ہے۔ یہ برتری یا زیادتی اچھائی یا برائی دونوں کے اظہار کے لیئے ہوسکتی ہے۔ یہ برتری کلی بھی ہوسکتی ہے اور موازنہ کے طور پر بھی۔ کلی برتری یا کمتری کو تفضیل کل کہتے ہیں جسے ہم Superlative degree کے نام سے جانتے ہیں۔ موازنہ کے طور پر برتری یا کمتری تفضیل بعض کہلاتی ہے جس سے ہم Comparative degree کے حوالے سے واقف ہیں۔ اسم التفضیل مذکر کے لیئے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور مؤنث کے لیئے فُعْلٰی کے وزن پر۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے اور جمع مکسر بھی۔

		رفع	نصب	جر
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنّٰی	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَيْنِ	اَفْعَلَيْنِ
	جمع سالم	اَفْعَلُوْنَ	اَفْعَلِيْنَ	اَفْعَلِيْنَ
	جمع مکسر	اَفَاعِلُ	اَفَاعِلَ	اَفَاعِلَ
	واحد	فُعْلٰی	فُعْلٰی	فُعْلٰی
مؤنث	مثنّٰی	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَيْنِ	فُعْلَيَيْنِ
	جمع سالم	فُعْلَيَاتٌ	فُعْلَيَاتٍ	فُعْلَيَاتٍ
	جمع مکسر	فُعَلٌ	فُعَلًا	فُعَلٍ

تفضیل بعض:۔

تفضیل بعض سے مراد ہے دو چیزوں یا اشخاص میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسری کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم انگریزی میں Comparative degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید عمر سے زیادہ اچھا ہے۔

- تفضیل بعض میں اسم التفضیل خبر ہو کر آتا ہے لہذا نکرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ واحد مذکر آتا ہے (جملہ اسمیہ میں خبر کے مبتدا کی مطابقت میں ہونے والا قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے) اور اس سے پہلے حرف مِنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اَلرَّجُلُ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ

اَلرَّجُلَانِ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ

اَلرِّجَالُ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ

اَلْبِنْتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

اَلْبِنْتَانِ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

اَلْبَنَاتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً

هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ لِسَانًا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

تفضیل کل:۔

تفضیل کل سے مراد ہے کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم Superlative Degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید سب سے اچھا ہے۔

اسم التفضیل کو تفضیل کل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں

i) اسم التفضیل کو معرف باللام کر دیں اور مرکب توصیفی بنا دیں

اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ افضل مرد)

اَلرَّجُلَانِ الْاَفْضَلَانِ

اَلرِّجَالُ الْاَفَاضِلُ

اَلْعَالِمَةُ الْفُضْلٰى

اَلْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَيَانِ

اَلْعَالِمَاتُ الْفُضْلَيَاتُ

ii) اسم التفضیل کو مضاف بنا کر لائیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہو جن پر برتری ظاہر کرنا مقصود ہو مثلاً

اَعْلَمُ النَّاسِ (تمام لوگوں سے زیادہ عالم)

جب اسم التفضیل مرکب اضافی کی صورت میں جملے میں خبر بن کر استعمال ہو تو اس وقت عدد اور جنس کے اعتبار سے اس کا اپنے موصوف یعنی مبتدا کے مطابق یا نہ مطابق ہونا دونوں طرح جائز ہے۔

- زَيْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ
- مَرْيَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا

  مَرْيَمُ فُضْلَى النِّسَاءِ
- اَلْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا

  اَلْاَنْبِيَاءُ اَفَاضِلُ النَّاسِ

- فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ
- وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى o اَلَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى
- وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ
- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ

☆ خَيْر" اور شَرّ" کے الفاظ بطور اسم التفضیل تفضیل بعض اور تفضیل کل دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں

- اَنَا خَيْر" مِنْهُ
- اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

☆ اگر قرینہ موجود ہو تو حرف جر اور اس کے بعد والے اسم کو حذف کیا جا سکتا ہے

- بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا o وَالْاٰخِرَةُ (خَيْر") وَّ اَبْقٰى

یعنی

- وَالْاٰخِرَةُ خَيْر" مِنَ الدُّنْيَا وَاَبْقٰى مِنْهَا

☆ اسم التفضیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے اور صرف ان افعال سے بنتا ہے جن میں الوان وعیوب والا مفہوم نہ ہو۔ اگر کسی ضرورت کے تحت مزید فیہ یا الوان وعیوب والے افعال سے اسم التفضیل استعمال کرنا پڑے تو حسب موقع اَشَدُّ (زیادہ سخت)، اَكْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ)، اَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر لگا دیتے ہیں جسے تمیز کہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تمیز حالت نصب میں استعمال ہوتی ہے۔

- اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)
- اَكْثَرُ اِخْتِيَارًا (اختیار میں زیادہ)
- اَعْظَمُ تَوْقِيْرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ)

☆ جن افعال سے افعل التفضیل بن سکتا ہے بعض اوقات ان میں بھی اَكْثَرُ جیسے الفاظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر بطور تمیز استعمال کرتے ہیں جو بہتر ادبی انداز بیان ہے،

- اَكْثَرُ نَفْعًا